Urdu ? Delhi ...

Title - MUAYYADUL ISLAM.

Author - John. Devin Port; Mutarjuma Mirza Yusuf Ali Khan.

Publisher - Matba ul Daji (Delhi).

Date - 1870

Pages - 200

Subjects - Quraan - Tareekh; Islam - Tareekh: Seerat; Tareekh - Islam.

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

ہزار شکر بدرگاہ کریم کارساز کہ نسخۂ غریب و رسالۂ عجیب موسوم بہ

مؤید الاسلام

واقع دہلی کوچہ نئوان گذر چاندنی چوک متصل چھاپہ خانہ
در مطبع بدر الدجی باہتمام خواجہ قمر الدین خان طبع شد

مؤلف

مؤلف اف جون ڈیون پورٹ صاحب مصنف کتب مفصلہ ذیل

وقائع عمری علی پاشا والی جنانہ — رسالہ برای اہل اودہ —

رسالہ دربیان ملک گورک وراجہائی گورک مویدسوانح تاریخ ہند —

مجموعہ تواریخ وتصانیف مختلفہ مفید طلبا —

فہرست مضامین کتاب ہذا —

مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کی عیب اون لوگونکی بابت مگر میری سمجھہ مین نہین آئی جو کہتی ہین کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تہی اور اونہون نی مفصلہ ترتیب بنایا تہا اور قرآن ایسا لکھا جیسی کوئی جعلساز لکھی میری رای مین جو مصنف حب آدمی قرآن کو پڑہیگا اوس کا یقین اس قول سی بالکل مختلف ہوگا — از کتاب کارلائل صاحب جلد ۶ صفحہ ۲۱۴ مطبوعہ لندن

مؤلف وجی ڈلوی وغیرہ تجار کی فایدہ کیلئے طبع ہوئی مقام ۱۳۷ لونگ ایکر

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار پرستش اوس وحدہ لاشریک کی ذات ہی جسکی ایک لفظ کن کی بھیہ
ساری کائنات ہی اوس کی دریائی کمال مین آسمان سی ہزارون حباب
اوس کی پرتو نور اجلالسی مہر و ماہ سی لاکھون کہ ایک ضیا یاب قطرہ آب اوسکی
فیض عمیم سی درنایاب بن جاتا ہی تیتہ اوس کی عنایت صمیم سی یاقوت ناب
ہوجاتا ہی وہ دانہ خشک سی سبزہ تر نکالتا ہی اوسکے حکم سی خاک سی آب پاک
جاری ہوجاتا ہی کبھی شام کبھی صبح ہی کبھی دن ہی کبھی شب ہی غرض اوس
صانع مطلق کا جو کام ہی وہ عجب ہی جب اوس کا دریائی غضب جوش مین
آتا ہی فرعون سا انا ربکم الاعلیٰ کہنی والا غرقہ طوفان فنا ہوجاتا ہی جب وہ
اپنا زور جبروت دکہاتا ہی تب پشہ سی نمرود کا مغز نکلواتا ہی اوس کی بزرگی
کی ایوان کی سائی مین مرغ خیال شکستہ بال ہی اور اوس کی قصر عظمت
تک کمند اوہام پہنچنے کی کیا مجال اوس کی انتہائیں رحمت کا حصر گن

شیان

زبان ہوا اگرچہ صبر ہوئی تن نہ زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
قابلیت عطا فرمایا دیدۂ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکہین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر رنگیر ہون اوسنی پیغمبر رسول
بہجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا رہروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین ہرچند اون
خاصان خدا نی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکہائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کو
پانوں نہ بڑہاتا تہا حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی پند و نصایح کی یہ
نتیجہ دکہایا تہا کہ ایک گروہ قلیل سات ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پہر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی تشییع ملت حنفی مین سعی بی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمراہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس
برگزیدۂ خدا کا سمجہانا افسانا جانا باوجود تمام عمر اعلان کلمۂ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلئے مامور ہوئی اون حضرت نی کمال رفق و
مدارا سی ہر ایک کو سمجہایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوای چند

اشخاص کی کیسینی اوس عز احد مطلق کو یکتائی نمانا اور طریق مہ پرستی کو بجا لاتے
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطے غیرت
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود با وجود سی رونق
بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پہ لاوے اور وا پسان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل مقصود دکھاوے اور بموجب آیۃ دالی ھذا الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو
نعت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لولاک ہو ثابت ہے پیدایش سی اوس کی خداوند ونیہ اپنی مہربان ہی
وہ جس کی نعلین تاج سر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگاروں مین روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر سہر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یوہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ وہ جسکا زمین سی بالائی عرش
اکلیم مین گزار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی سخت لواپیغمبران
مسکین وہ کون یعنی حضرت ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
خاتم النبیین **میم ممنون** محمد عربی بادشاہ عرش حریم کری ہی روح
قدسین جسکی در کی دربانی خدا کو نہین کہہ سکوں پہ کہتا ہوں وہ کہ اوس کے

محمد شبہ دانی مین ہاے خدا اوانی ٭ وہ لباس بشر مین نور خدا تھا واللہ اعلم کیا ماجرا تھا
بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو یہ رتبہ کس کو نصیب ہو ٭ غالب تمنای دیدہ بینہ
کردگار بود ایزد از خویش امیدوار ٭ زرراز نہان پردہ برزدہ ٭ زذات خدا
معجزی بہر زدہ ٭ وہ خاتم نگین رسالت وہ گوہر دریای جلالت قصر اسلام کو اوسکے
معمار شرع نے قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نے مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک حبس اصنام بیت الحرام سے نہ
دور ہوتا وہ نور پاک تھا و اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یوہین خالی رہجاتا بہشت اوس کی محبونکی فرش راہ ہی چشمہ کوثر کو اوسکی
خادمونکی چاہ ہی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائیگا طاعت کو گناہ پر رشک
آئیگا شعر وسعت دہ کش امت شوریدہ کار ٭ ضامن آمرزش پروردگار
عذر ز عاصی بود اندر گناہ ٭ طرفہ کہ من عاصی او عذرخواہ ٭ اگر موسیٰ کے ید بیضا تھا تو
اونکا ہم و بیسا دست قمر شگاف کسیکی بنایا رسالت نی اوسکی نسبت سے زینت
پائی نبوت نی اوسکی سبب سی یہ رفعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
اوسکی روضہ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سی اسیلئے
غبار ہی کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہی اوسکی حکم سی رجعت آفتاب کا کیا عجب
اگر وہ اپنی لب معجز نما سی فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین ہوجائی شعر وحید

والنسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہو گئے ہر ایک
عہد مین اوس خاصہ کردگار کی دین کی بہتری کی سامان ہوی یہی حجت حق اسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکران
نبوت بہی مانجاتی ہین اور اہل استنکاف کی زبان سی بہی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
سنی ہر پایتخت دار السلطنت لندن مین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین بڑی مستعد اور مورخ بی
بدل و انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقایع عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی آنحضرت کی نسبت لگائی ہین اون کا
جواب لکھکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر ہندوستان مین آئی تو اوسکی پڑہنی کو
عمر ایک دوست اپنی کی طبیعت لہرائی جو کہ زبان انگریزی ہمارا کوئی نہین جانتا اسوسطی
مشفقی خواجہ فخر الدین خان صاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدین خان صاحب
عرف خواجہ امان صاحب مترجم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ ہین اونہون نی بہی
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزی سی اردو زبان مین ترجمہ ہو جائی تا ہر ایک مشتاق اوسکی پڑہنی سی حظ
اوٹہاوی اور اس کار خیر کی انصرام مین ثواب بہی عاید حال ہو جائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نے اسکی درستی کی کمر ہمت چست باندہی اور محمد عنایت الرحمن خان صاحب کہ وہ فن
ترجمہ نگاری مین یگانہ تمام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہو چکا تو مؤید الاسلام نام

مر کہا اور قصد انطباع کیا اور اس خاکسار سید محمد ان مہدی مجددح سے دیباچہ لکھنے کو فرمایا
بندہ خواجہ صاحب کا حکم بسر و چشم بجا لایا کسواسطے کہ رضا جوئی احباب و کار ثواب ہے
اب آگے اصل مطلب کتاب سے ہے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے تصنیف سے میری غرض یہہ ہے کہ آنحضرتؐ کی وقائع عمری پر جو جہوٹے
الزامات اور بے انصافانہ بہتان ہوئے ہین اون کو رفع کرون اور یہہ ثابت کرون
کہ آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑے مربی اور شفیع رسان تہے وہ مصنف جنہون نے
تعصب مذہبی کے سبب سے اس سچے عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہے اونہون نے
یہی نہین ظاہر کیا کہ ہم نا منصف اور اوس عدل سے خالی ہین جسکی اتباع کے واسطے
حضرت عیسیٰ نے اسقدر شد و مد سے تاکید فرمائی ہے بلکہ اونہون نے اپنی رائے مین بہی غلطی کی
ہے کیونکہ اونکی فکر مین اونکو یقین ہو جاتا کہ جیسے عیسائیون اور اس زمانہ کی عقلا کا
طریقہ نہین ہے کہ بے اوپر ادب کے معقولات پر نکتہ چینی کرین بلکہ مشرقی لوگونکا طریقہ ہے
پابند تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح بیان کر سکتے ہین کہ آنحضرت کو نیک
شارع مذہب اور منتظم سلطنت خیال کرنا چاہیے ہے آپ سر زمین عیسوی کے

ساتوین صدی عیسوی مین اگر ہم یہہ لکہین کہ آپ ایسی شخص تہی کہ دنیا مین آپکا نظیر
پیدا نہین ہوا تو اس مین بہی شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی
اور گرامی آدمی تہی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عرب کا
کیا حال تہا اور وہ آپکی بعد کیسی ہو گئی اور علاوہ اسکی اس بات پر بہی غور کرین کہ آپکی
سلوک نی کروڑہا آدمیونکی دلین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکہی تو اسصورت مین ایسی بڑی
آدمیکی صفت اور ثنا نکرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول
کرنا خدای عزوجل کی قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی — القصہ مؤلف کو یہہ بہی اقرار کرنا
چاہیی کہ چند جگہہ اوسنی چونکہ اوسکو اپنی رای اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تہا اور مصنفین کے
راے اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اس مدد کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہین کچہہ شبہہ نہین کہ تمام مقننین اور فتح کرنیوالون مین ایک کا بہی نام اس طرح نہین لیا جا سکتا
جسکی وقایع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکہی گئی
ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی مبرا کردین جو
مورخون نی آپکی طرف منسوب کیی ہین تو باقی اچہی طرح سی یقین ہو سکتا ہی آپکی ولادت کی زمانہ مین اکثر
عرب کی حصی غیر قومونکی زیر حکومت تہی کوہستانی عرب کی تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر
بادشاہان قسطنطنیہ کی عملداری مین تہی اور خلیج فارس کی کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ
و فرات بہتی ہین اور ملک جزیرہ نمای عرب کی جنوبی حصی خسروان فارس کی قلمرو مین شامل تہی بحر قلزم کی ساحل کا

ملک عرب کو جزیرۃ العرب اسواسطی کہتی ہین کہ اوسکی تین طرف پانی ہی اور ایکطرف خشکی — مترجم ۱۲

ایک حصہ مکہ معظمہ کی جنوب تک عیسائی بادشاہان حبشہ کا ماتحت تہا صرف مکہ اور وسطی دشوار
گذار ملک ان دونوں کی اثر سے بچا مذہب اونکی حکام کی موافق ہتا چنانچہ جہاں اہل یونان اور اہل حبشہ کی عملداری
تہی وہاں عیسائی مذہب کا غلبہ تہا اور جہاں فارس والونکی عملداری تہی وہاں مذہب مجوس پایا جاتا
تہا حالانکہ یہ دونوں مذہب عقائد مین بالکل مختلف ہین باقی سب مقاموں مین بت پرستی کا نہایت زور تہا
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کے پرستش کرتی تہی مگر آخر کار اونہوں نے وہ پرستش چہوڑ دی
اور شیاطین کو اسلئی جنہین وہ خدا کی بیٹی کہتی تہی سند بنا لیا اور یقین کرنی لگی کہ یہ شیاطین ستارون اور
ستارونمین بستی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جاہی ایک دیوتا نہین پایا جاتی تہی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کے خاص خاص دیوتا اور اوتار تہی اور اونکو انسانکی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو نہ عقبی
کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تہا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سی اور اوسکے معدوم ہونیکو
انجام قیامت منسوب کرتی تہی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا دور تہا چونکہ موتکو ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تہی لہذا نیکی کی جزا مانتی تہی نہ بدی کی سزا اسطرح کی سوئی اعتقادی اور بد مذہبی اون یہود اور عیسائیون
مین بہی جو پائے جاتی تہی جنہون نی یہان پہلے ہی سکونت اختیار کی تہی اور زور پکڑا تہا یہودیون نے اہل
روم کے ظلم سی اس سرزمین مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہی پناہ پکڑی تہی عیسائی لوگ بہی
پوپ پرستی اور اپنی مذہب والونکی ظلمون اور تکرار سی بچنی کو یہان آچہپتی تہی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین تہین اونہون نی طرح طرح کی بدعتین اور بری
اعتقادیان اختیار کر لین تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

مصر فریفتہ تھی اور ہیرن اور سیلین اور سنن تو ژین اور پوچین مذہب والونکی کمزوری نہایت دق تھی اونکی پادری لوگونکی بے اعتدالی اور عہدونکی فروخت اور جہالت نے مذہب عیسائی کو بڑا دہبہ لگایا تہا اور عیسائی لوگونکو نہایت بد رویہ کر دیا تہا عرب کے جنگلو مین جاہل مجنون اہب بکثرت تہی اور بیہودہ تجربات مین اپنی اوقات خراب کیا کرتی تہی الغرض ان لوگون کے غول کے غول شہر مین آکر اپنی تعلیمات اہل شہر کو تلوار کی ذریعہ سے سکہایا اور منوایا کرتی تہی نہایت ذلیل بت پرستی بی اوس سے پرستش کے جگہہ چہین لی تہی جس مین حضرت عیسی بی خدا تعالی قادر مطلق اور بی مثال اور نفع رسان کے بندگی کا حکم کیا ہی ان عیسائیون بی اپنی خیالین ایک نیا ارد ولنیس قایم کر لیا تہا اور اوسکو اپنی مذہب کے اولیا اور شہدا اور ملایک آبا دنیال کرتی تہی جیسا بت پرست اپنی دیوتا اوسی ڈوکیش کو آباد سمجہتی تہی اس زمانہ مین ایسی ہی عیسائی تہی جو جوزف کی بی بی مین نبی کی صفات قایم کرتی تہی تبرکات اور کہتی اور تراشی تصویرونکو وہی لوگ پوجتی تہی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نے منع فرمایا تہا کہ تم اپنی مقامات متبرکہ کو زندہ خدا کی کیا کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین مذہب عیسائی کا بہی یہی حال ہو رہا تہا آنکی ولادت کی زمانہ مین تمام اونہون نے اپنی مذہبونکی اصول چہوڑ دیئے تہی اور تنہائی چہگڑون اور فروع مین مصروف تہی اہل عرب کو ظاہر ہو گیا تہا کہ ہم اپنی اپنی مذہبونکی بڑی اصل یعنی خدا تعالی کی خالص پرستش بہول گئی ہین اور سوء اعتقادی اور بدعات کی لحاظ سی اپنی بت پرست ہم عصر کے مساوی ہین —— محمد علیہ السلام کس مین پیدا ہوئی سنہ ولادت مشکوک ہی مورخین نی مختلف سنہ لکہی ہین مثلاً یہہ مین سنہ ۵۶۹ سنہ ۵۷۱ سنہ ۵۷۲ سنہ ۶۱۰ سنہ ۶۲۰ عیسوی مگر ان سب مین صحیح تر دو مہینون نومبر سنہ ۵۷۱ عیسوی ہی واضح ہو کہ حضرت عیسی کی سنہ ولادت مین بہی اختلاف ہے

حضرت مریم سی مرادی یعنی عیسائی کہتی ہین کہ حضرت مریم جو حضرت عیسی کی والدہ تہی اونکا نکاح ہوا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوی ۱۲ فرقہ کو جو حضرت مریم مین دیوی کی صفات قایم کرتی تہی مریم اناپٹ یعنی مریمی کہتی ہین

بھی چھٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تہا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوئے جبکہ ڈیونیسیس
اگزیگس رومی پادری نے شہنشاہ جسٹینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یوسی بی اس اور ٹرٹلین وغیرہ مورخون کی بہت سی باحثون اور تکرارون کی بعد یہہ بات معلوم
ہوئی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۹۹۹۳ برس بعد پیدا ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور ملکی اور معاملات غیر اقوام کی شاہانہ بسر کرتی تہی اور وہ بہادر
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کے حاصل کی تہی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چہوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہو گئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تہا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تہا اور فی الواقع اونہین کے
نسل سی تہا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت اسمعیل کی آنحضرت تک کی
نسلین گذرین بعض ترپیس لکہتی ہین اور بعض ساٹہہ مگر اسمین سبکو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سی تہی آنحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف یہہ
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کئی پشتین گذرین — یہہ خاندان آل قریش کا
ہی تہا کہ جسنی پانچ پشتون تک شہر مذکورہ الصدر کی حکام اور درگاہ کعبہ کی متولی مقرر
ہو گئی — آنحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تیرتہ
کا مقام تہی اور اس مین تین سو ساٹہہ بت سال عرب کے شمار کی موافق تہی — کعبہ اسواسطی اور
بہی معظم ہی کہ اوسکی تعمیر کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتون مین جو انسان نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلی تعمیر ہوئی تہی —

یہہ درگاہ — بلا تشبیہ — اہل یونان کی بتکدہ کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ
خیال کیجاتی ہی یہان تمام نبی آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور
درگاہ کی جدرونکی نذر اپنی اون تصنیفات کو جو یاد کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان
کر جایا کرتی تہی — اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین ورقونکی قدر تہی
اس عمارت کی قدامت نی اسکی زیادہ تر معظم کر دیا تہا کیونکہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ
حضرت سلیمان علیہ السلام کے مسجد سی نوسی ترانوی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی
ہی — اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر چاندی مین جڑا ہوا ہے اور زمین سے
چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کے پتہرون کا
ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سے زمین پر گرا تہا اور بعد ازان آپکا تکیہ تہا
کہتی ہین کہ وہ ابتدا سی سپید تہا مگر اوپر سی ایک ناپاک عورت کی مس ہو جانیکی گناہون یا اور ون زائرونکی
بوسہ لینی سی سیاہ ہو گیا ہی عرب کے تمام مورخ آنحضرت کی وقت پیدائش کے بیان معجزات مین ایک دوسرے
پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ اور ون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون
پر آنحضرت کے ولادت کے وقت ایک عجیب طرح کی روشنی تہی اور ساوہ جہیل کا پانی اوسی لمحہ خشک ہو گیا اور
آتش پرستون کی آتشکدہ کی آگ جو ہزار برس سے برابر روشن تہی یکایک بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کے
والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئے تو آپکی نانا نے جو بڑی منجم تہی آپکا زائچہ
طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان و شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قائم کرینگی آپکی
ولادت کی ساتوین روز آپکی دادا صاحب عبد المطلب نی تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کی اور اس

حقیقت یہ ہے آپکو سب کی علمنی پیش کرنی آپکا نام محمد ﷺ تعریف کیا گیا بہت نہایت شان والا رکھا — آپکی عمر ابہی پوری دو برس کی ہی نہوئی تہی کہ آپکی والدہ نی انتقال فرمایا اور اون کی وراثت سی دو اونٹ اور چند بہیڑین اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتہہ آئی اسوقت تک آپکو آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب افکار اور غمون کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہوگیا اونہون نے بدوی قوم کی دائی ڈہونڈہنی شروع کی ایسی حالتین دائی ملنی بہت مشکل تہے کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرت کی مفلسی دیکہکر ناک چڑہا کر چلی جایا کرتی تہین آخرکار ایک سادات قدریہ کی بی بی رحم کہا کر حضرت کو اپنی گہر لیگئی اوسکا گہر طایف پہاڑ کی قریب ایک گانو مین تہا یہہ گانو جو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گہر پاہین خیلہ دو برس گذری تہے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسط مین ایک تل دیکہکر اوہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہونی کو جنون کیطرف منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی — جب حضرت چہہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ ان دنون مین یثرب سی واپس آ رہی تہی — وہان آپ اپنی قریب رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریۂ ابوا مین ہی اور قریۂ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادت مندی اس سے خوب ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی بیشبہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

سے تو مین ہر بس آپکو اپنی یتیمی اور بی کسی کی قدر ہوئی اس مضمون کو حضرت قرآن شریف مین
جب کہ اپنی روح کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس موثر طور سی بیان کرتی ہین
فرماتی ہین تجہکو کیا اوسنی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہی — ایک اور موقع پر جب
حضرت مدینہ سی حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تہی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور آپکی
چند معتقد بہی آپکی ساتہہ تہی یہہ لوگ جانتی تہی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نی آپکو
روتی دیکہکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر
ہی اللہ تعالی نی مجہکو اس وقت زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مین نے انکی مغفرت کیواسطی
اجازت چاہی تو نا منظور ہوئے اب مجہکو اونکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور مین رونی لگا —
آپکی والدہ کی وفات کی بعد آپکو آپکی دادا صاحب عبد المطلب نے اپنی حفاظت مین لی لیا عبد المطلب
اس زمانہ مین شہر کعبہ تہی جب اونہون نے دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی بیٹی اور قایم مقام
نی حضرت کو اپنی تربیت مین لی لیا اور آپکو حضرت مین اسطرح رکہا جسطرح کوئی اپنی بچونکو
رکہتا ہی اسی زمانہ مین آپ نی علامات ذہانت اور طالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین بیٹہکر
فکر کرنا پسند کرتی تہی اور اسقدر تنہائی مین بیٹہی رہنی کی شایق تہی کہ جب آپکی ہمجولی کہیلنی کی درخواست
کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نی عمدہ کامونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کہیلون
کیواسطی جب آپ تیرہ برس کی ہوئی تو آپکی چچا صاحب جو ایک بڑی امیر سوداگر تہی قافلۂ شام
کی ہمراہ جانی لگی حضرت نے بہی ہمراہی کی درخواست کی آپکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنے پہلی سے
مضمون امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو آپکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنے

یہ مراد ابو طالب بن عبد المطلب سے ہی جو آپکی حقیقی چچا تہی اور حضرت علی کے والد ماجد

سپہ گری اختیار کی اس سے یہہ عجیب بات ظاہر ہے کہ اہل عرب کے نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہیں اور اکثر اونکی عمدہ قوموں میں اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہیں ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشوں کو جلد جلد بدلتے ہیں جو حضرت نے ان مہمات میں عالم
جوانی میں سعی کی اس سے آپکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہو گیا اور آپکی قدر جو آپنے ان اوصاف
کے سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہو گئی جب لوگوں نے دیکھا کہ آپ صادق الکلام نیز اپنے
اور خوش اوقات ہیں جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجروں نے حضرت کی بڑی ہنر اور
لیاقت کو دیکھکر چاہا کہ ان آپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر میں جسمیں حضرت اپنے چچا
کے ساتھ تھے آپ شام کے جنگل میں ایک عیسائی دستخانہ کے قریب پہنچے اونمیں سب سے بڑے پادری
نے حضرت کو بغور دیکھکر ابو طالب کو ایک گوشہ میں لیگیا اور کہا اپنے بھتیجے سے خبردار رہنا
اور اسکو یہودیوں کی شرارت سے بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑے مطلب کیواسطے پیدا ہوا ہے
بعض مورخین کا قول ہے کہ اس پادری کی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئی اور اس آئندہ نبی ہونے
والے نے حضرت ابراہیم کی اولاد سے بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارت کی سفر میں مصروف
تھے تو آپ مختلف میلوں میں جو عرب کے مقامات مختلفہ میں ہوا کرتی تھی جایا کرتے تھے اور
یہاں اہل عرب کی معقولی اور مذہبی عقائد بیان کئے جاتے تھے آپکو اس سبب سے ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہو گیا اور حضرت کو بت پرستی کے بیہودگی اور اپنے اہل وطن کے بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منقش ہو گئی اسی زمانہ میں کعبہ شریف میں آگ لگ گئی اور اسکا بہت سا حصہ
جلگیا تھا پھر اوسکی مرمت ہونیکو تھی اور باہم یہہ تکرار ہونے لگی کہ سنگ مقدس کو کون اسکے

پہلی لڑائی اِس تکرار کی رفع کرنیکی واسطی یہہ بات قرار پائی کہ اس پتہر کی دوبارہ جڑنیکی
ہتیاری اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حد مین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
تمام رسوم پوری کرنیکی بعد اوس پتہر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتہر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت تمام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتون کی واسطی بنایا جنکا کہ غارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتہر تہا جس کو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد ڈہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما بنی —— آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مر گیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نی آپکو اس
عہدہ کیواسطی تجویز کر کی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کی آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہوگئی جو کہ بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود تشریف لے گئے
اور اون کی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کے فرد دیکہ کر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور چمکیلی
آنکہین چہرہ عمدہ خال و خد اور متناسب اعضا اور خوب چہرہ لمبا سا ایک جادو تہا کہ جسکی
سبب سے اون کی شکل اون کی اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سے زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

ہمنی تجہسی کوئی بات ایسی نہین کہی — محمد — جو تجہسی پہلی پیغمبرونسی نہ کہی ہو — تیرا
خدا البتہ بخشنے غفور ہی اور سزا دینی والا — اس آیت کی جواب مین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کے
کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دکہائی جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنی انکار کیا اور فرمایا کہ مجہی
اللہ تعالی نی نصیحت اور راہ راست بتانی کی واسطی پیدا کیا ہی معجزہ دکہانی کو نہین
پیدا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سی ارشاد کیا
کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین چہ ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جاسکے — کسی نی نہین
لکہا کہ آنحضرت نی اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطی کسی مکر یا جہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو
برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہی آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت
مذہبی نی اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی اور چند لوگونکی کچہہ حقیقت نہ تہی آپکا کوئی کام اور
زمانہ حرارت مذہبی سی خالی نہ تہا یہہ تعجب کی بات ہی کہ آپ صریحًا فرماتی ہین کہ مجہمین معجزہ
دکہانیکی طاقت نہین مگر توبہی ہر طرح کی معجزی آپکی طرف منسوب کئی گئی ہین اور آپکی ذاتی
حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہی جیسی کسی عیسائی ولی کا
ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سی اسقدر مختلف ہین جیسی — پولوس مقدس کے
عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن صاحب نی ان مصنوعی معجزون مین سی یہہ معجزہ لکہا
ہی — کچہ فہم عیسائی بیان کرتی ہین کہ آنحضرت نی ایک کبوتر پال رکہا تہا جو آسمان سے
[illegible] کوشش کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ کرو [illegible] کے
بیان کیا اوسکی عربی مترجم پوکوک نی پوچہا کہ اون مصنفین کے نام کیا ہین جنہوں نے

روایت نقل کی گروشش نے ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بھی معلوم نہین مگر
اس خیال سے کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس موضوع تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لاطینی ترجمون وغیرہ مین ابتک شامل ہی ـــــ جب
ابو لہب نے دیکھا کہ آنحضرت کی دشمنی ہنوز انکی بدخواہی مین سرگرم ہین اونے نہایت التجا
سے انکو سمجھایا کہ اب اس باب مین بہت جدوکد نہ کیجے مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب بھی اوسمین اونکی شریک ہون
تو بھی مین اپنی ارادہ سی باز نہ آونگا ـــــ آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچھہ خیال نکیا
اور پھر چند مہمان جمع کیے انمین اکثر لوگ انکی ہمقوم تھی ـــــ روایت ہی کہ اونکی
سامنے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکہا جب یہہ لوگ کہانے سی فارغ
ہوچکے اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی نعمتین اون لوگون کو ملینگی جو میری امت مین آوینگے اس فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون ہی جو اس بہاری کام مین میری مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام و جانشین
ہوگا جیسے حضرت ہارون حضرت موسی کی تھی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تھی کسیکو
کچھہ جرأت نہوئی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کرے کہ آنحضرت کی چچازاد بہائی جو جوان
دلیر تھی یکایک کھڑے ہوگئے اور باواز بلند کہنے لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکھون مین نزلہ کا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میرے
ٹانگین سب سے لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جانشین بنجاونگا آنحضرت نے یہہ بات

سنکر حضرت علی کو بہی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکہو یہہ میرا بہائی اور میرا قائم مقام ہے

جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرماچکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا

شروع کیا اور روز بروز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی

وہ مقام صفا تہا جو بیچ پہاڑیان ہین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبہی کبہی جبل حرا

کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قران شریف کی لایا کرتی تہی

اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال

حضرت عمر اپنی بہن آمنہ سی بہت ناراض ہوی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہوگئی تہین

انہی دیکہا کہ وہ ایکدن بیٹہی قران پڑہ رہی ہین انہی اون کو خوب مارا اور قران کو زمین پر پہینک

دیا اس لڑکی نی قرآن کو جبر و سنجیدگی سی اوٹہا لیا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی پر سر گرا دیے

ہوی کہ آپ اور بہی زیادہ خفا ہوئی اور اونسی قرآن چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن

اتفاق سی قرآن شریف کی چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف

کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی

ہتیار نکہولی اور سیدہی مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جائی پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوی آنحضرت

نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہاں سی آتی ہو کیا تم یہان جبتک

رہوگی کہ تم آسمان کی بجلی دیکہو اور وہ تمپر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس

آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی برگزیدہ نبی ہین ایمان لایا ——— قریش

کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کے رواج دیتی رہتی ہین انہون نے طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نہ سمجھی یہ
باتین دیکھکر آنحضرت نی حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ
ابیسینیا مین چلی گئی اور وہان مامون ہوئی یہہ پہلی مہاجرت آپکی رسالت کی پانچوین برس
ہوئی ان پناہ گزین مرد و عورتون اور بچون کی تعداد اسی ہوگی ان لوگون سی نجاشی بادشاہ
ابیسینیا بہت مہربانی سی پیش آیا اور وسی قریش کی اس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تھی ان کی
گرفتار کرنی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہوگیا —

باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہوگئی اور اہل شہر کو اونسی
اندیشہ ہونی لگا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آئندہ کوئی آدمی اسلام قبول کری مگر جبتک آپ کی
چچا ابو طالب زندہ رہی تبتک آپکو اس بات سی کچھ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت
کرتی رہی دو برس بعد اون کا بھی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی
لگی ابو طالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپسی
اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ
نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پہینک دیتی اور طرح
طرح سی آپکی حقارت کرتی — اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا — ابو طالب کی
انتقال سے تہوڑا ہی عرصہ منقضی ہوا تھا کہ حضرت خدیجہ نی آپکی گود مین انتقال فرمایا —
آپکو اپنی بی بی کی سبب سے صدمہ جانگداز ہوا — بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

شفیق اور مددگار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوجود اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ——
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربی
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ کے
قبر اب تک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویز
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہے اس تعویذ پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی —— آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکر گذار رہے
آپکی اس شکر گذاری سی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیبیون
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپنی حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ——
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالی
نی آپکو انسی زیادہ حسین اور بہتر نعم البدل نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی —— اوسی بہتر اور زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ممکن
نہی اونہون نے اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نے مجہی تسلی دی اور میری مدد کی —— چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نرہا تہا اور
آپکو قریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کی رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہی طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تھی لہذا آپ کو ناچار کوئی امن ڈھونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خدمت
گذار زید کو لیکر طائف کی جانب روانہ ہوئی — یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ ساٹھہ میل کی
فاصلہ پر ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تھی
— جوہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوئی آپنی وہان کی تین امیرون سی ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پھیلانی مین میری
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا — اونہون نی وہی مخالفت
کرنی شروع کی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تھی اور آپ کو نصیحت کی کہ آپ کہین اور پناہ
گزین ہون — مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کی عقلا اور سمجھدار لوگ
آپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نی حضرت پر بلوا کیا
آپکو پتھر ماری اور دو یا تین میل تک رعیت مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچھی آئی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تھک گئی تھی اس جاہی پر بہت سی
باغ واقع ہین اون مین سی آپ نی ایک انگور کی باغ کی سایہ مین دم لیا پھر وہان سی آپ پھر مکہ
کیطرف روانہ ہوئی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطعم ابن عدی کو پیام بھیجا
شخص بڑا ذی وجاہت تھا اور آپکا معتقد بھی تھا اس شخص سی آپ نی یہہ درخواست کی
کہ مجھی شہر مین صحیح سالم کسطرح پہنچا دی — یہہ بات اوسنی منظور کیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم سب کی سب مسلح ہوکر کھڑی ہوجاؤ اسکی
بعد آنحضرت مع زید کی مکہ مین داخل ہوئی مطعم منادی کرتا جاتا تھا کہ کوئی آپکی بیچ اور

نکلے آنحضرت کعبہ میں گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر مطعم اور اوسکے گروہ کو بطور
بدرقہ کے لیکر اپنے گھر تشریف لے آئے ـــ حضرت خدیجہ کی وفات کے چند مہینہ
بعد آنحضرت نے بی بی سودہ سے نکاح کیا جو بیوہ تھیں اور اسی وقت حضرت عایشہ سے
بھی شادی کی حضرت عایشہ آپکے دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تھیں اور نہایت کمسن
تھیں اس نکاح سے آپکی یہ غرض تھی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بھی مستحکم ہو جاوے
ـــ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے بی بی خدیجہ کی وفات کے بعد گیارہ یا بارہ نکاح کیے اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتوں سے منسوب ہوئے تھے اس سبب سے بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتے ہیں اور آپکے اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتے ہیں ـــ معاذ اللہ مگر علاوہ
اسکے کہ اہل عرب اور مشرقی لوگ آنحضرت کیوقت میں ایک سے زیادہ نکاح کیا کرتے تھے
اور اون کا یہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تھا ـــ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ
آپ پچیس برس کی عمر سے پچاس برس تک ایک ہی بی بی پر قانع رہے اور جب اونہوں نے
تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اوس وقت تک اونکی بابت کوئی چرچا نہ پیدا ہوا تھا
اب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسے ملک کا باشندہ
ہو جہاں ایک سے زیادہ نکاح کرنے جایز ہوں اور وہ شخص پچیس برس تک صرف ایک بی بی
پر قانع رہے مگر غالب ہے کہ آنحضرت نے جو اپنی آخر عمر کے تیرہ سال کی عرصہ میں بہت سے نکاح کیے وہ
صرف فرزند کی امید میں کیے ہونگے وہ [illegible] تھا جس میں زاہدوں کی قافلے مکہ میں آیا کرتے تھے
اس کا زمانہ ہوتا تھا جیسا کہ [illegible] لوگ باہم جنگ کرتے تھے اور اولادوں [illegible]

سے چہول اطراف سے اس عمومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نے اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کے
بہت لوگ معتقد ہوگئے یہہ لوگ یثرب کے رہنے والے تہے جب اہل یثرب اپنے وطن کو گئے
تو اونہون نے اس نئے مذہب کے نہایت تعریف کے اور اپنے دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کے لوگ اس مذہب سے نہایت متنفر تہے لہذا اہل مدینہ نے یہہ مذہب اور بہی
خوشی سے اختیار کرلیا حضرت نے اپنی رسالت کے بارہوین سال آپنی اورشلیم کے شہر دیکہا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سے مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہے قرآن کی سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہے آنحضرت نے جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے یہہ سنکر مین اوٹہ کہڑا ہوا
اور مینے دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑے ہوئے ہین اور اونکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ ایک
عجیب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم
گہوڑے کا سا دم خچر کیسی اور سم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرون کا ساتوان جوڑا کہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئے اور اونکے ہمراہ ہوئے جب آپ اورشلیم
مین پہنچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سے ملاقات ہوئی

پہر حسین جو اس زمانہ مین چالیس برس کی تھی اسکی دو دفعہ شادی ہو چکی تھی اور
اسنے دو بیٹی اور ایک بیٹی جنی تھی مگر تاہم ایسی ایک حسین آدمی کی خوش وضعی اور
شوخی دیکھکر اوسکا دل نہ رہ سکا اور اوسنے حضرت سے نکاح کی درخواست کی —
اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تھا آپکی شکل شاہانہ تھی خال و خد باقاعدہ
اور دلپسند تھی آنکھین سیاہ اور رسیلی تھین بینی ایک ذرا ابھار تھی دہن خوبصورت
تھا دانت موتی کیطرح چمکتے تھی رخسار سرخ تھی اور اونسے تندرستی عیان تھی آپنے
اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکھا تھا آپکا دل آویز تبسم عمدہ
اور رسیلی آواز اور تکلف سے اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سے بات کرنا ہر
ایک آدمی کو جس سے آپ خطاب کرتے متوجہ کر لیتی تھی آپ مین فرشتون کی صفات تھی
آپکی نصیحت جلد مؤثر ہوتی تھی حافظہ خوب تھا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تھا رای صائب
تھی طبیعت دلیر تھی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی نسبت کسی کی رای کچھہ ہی کیون
نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطلب کے جسکی واسطی آپ پیدا ہوئی تھی ہر ایک
آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تھا آپکی قدرتی فصاحت بسبب استعمال
عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تھی — آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ
مسن ہو گئی تھی گبن صاحب مورخ نے اسطرح لکھا ہی — آنحضرت حسن مین شہرہ آفاق تھے اور یہہ
صرف اون لوگون کو بری معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالی کیطرف سے نہین عطا ہوئی پیشتر اسکی کہ آپ کوئی
بات فرماوین آپ کا تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل او

رسیلی آنکھون اور وضع دار تبسم اور بکھری ہوئی ڈاڑہی اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کھینچ دی اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی
دنیوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا امرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ غربا کی ساتہہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چہپا لیا تہا اور آپکا خلق خیر خواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رای صائب صاف اور
قطعی تہی آپکی خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کام
یابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دلمین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی ——— عبد اللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین بیاہی ہوئی اونہون نی نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کی
طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نہ تہا کیونکہ آپ نی سوا اوس
تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی پائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس نا
علم ادب سی غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبان کی قدر نہ سمجہتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال ہی سی کمال حاصل کرتی تہی
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی فقرات

٥ حضرت موسی اور حضرت عیسی ... صرف تجربہ کار آدمی تہی اونہون نی ... علم ... سیکہا ... علیہ السلام مصنفہ ... صاحب باب چہارم صفحہ ۱۲

حفظ کرتی تہیں اکتفا کرتی تہی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تہی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو اوستاد سے ملتا تہا بڑی اہل ہنر ہو جاتی تہی کیونکہ جیسے ہی ایک
قسم کا مدرسہ تہا جو ہمیشہ کہلا رہتا تہا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والے
آدمیون سے عمل کر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تہی اہل مشرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سے بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکہا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سے ہوا
تہا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تہی نکاح کیوقت حضرت کی اٹہائیس برس کے عمر تہی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی تھے مگر وہ بہت صاحب جمال تہین اگرچہ حضرت کی
عمر اور آپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تہی مگر پہر بہی آپ ہمیشہ متفق رہی اور جب
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی — اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہو سکے
اسیطرح حضرت عیسیٰ کے بہی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جوزف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تہی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل خداداد
کو ترقی دی رہی تہی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تہی جو آپکو خدا تعالیٰ کیطرف
سے سپرد ہونا تہا — آپ اپنی تئین الزامات اور بہتانون سی بچاتی ہین علیحدہ مصروف
رہتی تہی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کہوہ مین جا کر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

تہی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سی تین میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان آنحضرت بیٹہے
فرمایا کرتی تہی اور بیٹہکر فکر کیا کرتی تہی کچہہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تہا کچہہ اس سخت محنت
کی سبب سے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا اثر پیدا ہو گیا آپکو اکثر تو ہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگی ــــ آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چہہ مہینہ تک ایسی خواب دیکہا کئی جیسی
آپکو دن بہر خیالات رہتی تہی ــ اس بات کی اصلی حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرتی کرتی یہہ خیالات بندہنی لگی تہی یا آپ پر مرض کی سبب سے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تہی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہو جاتا تہا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تہی ــــ آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تہی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سرد دنون مین بہی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تہی ــــ بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہونی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تہی تو اوس اونٹ پر بہی ایک عجب طرح کی حالت طاری ہو جاتی تہی کبہی پچہلے پیرون
پر زمین پر بیٹہہ جایا کرتا تہا اور کبہی اوٹہہ کہڑا ہوتا تہا یا یکایک کہڑا ہو کر اپنی ٹانگین
اودہر اودہر پہینکنی لگتا تہا گویا یہہ چاہتا تہا کہ اون ٹانگون کو توڑ کر پہینکدے ــــ
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تہی یہہ عیسائیون کی لونانی فرقی کی ذلیل جہوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نئی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضرور ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا

کرنا ضرور چاہئی تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض بہی ہوتا تو اوہنین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا او یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی —— عیاذاً باللہ —

آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان شریف کی مہینہ مین آپ اپنی حجرہ مین
لیٹی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہوگئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کرکی پڑہو اور اوسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
٢٠ سی بنایا اور اوسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس سے نکے روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہوگیا اور وہ نوشتہ آسانی سے پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ اے محمد تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ——
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صور حقیقی سمجہہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکھو ۱۲ مولف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوئی ہین مثلاً قیصر روم
کی شہزادی کی حکایت اور اوسکا بردلش کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
گردم دل پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوئی کرنا اور زمانہ حالمین
مولی توش اور میڈم ڈی گاین اور سوئی ڈن بروگ اور میڈم کروش وغیرہ کے
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہو جاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہو گیا تہا کہ مجکو حضرت جبرئیل خدا تعالی کیطرف سی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چوبیسوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنی
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجہی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجہپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گہبرا تا ہے
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کر لیا اس بات کا کچھ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچھ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پہ بہت مہربان رہی اور ایسی بی بی کی
ساتھہ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی غریبی سی امیر بنا دیا
اپنی جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتھہ بسر کیا کئی اسصورتمین
وہ کہنا آپکے بات کو یقین بکرتین لہذا اونہون نے آپ کی اس وہم کو واقعی خیال کر لیا
اور تصدیق کر لیا کہ آپ خدا کیطرف سی نبی ہو گئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا غریب غلام

ایمان لایا اور آپ نے اوس کو آزاد کر دیا پھر آپ کی چچا زاد بھائی علی ابن ابی طالب ایمان
لائے پھر آپ نے ابوبکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئے ابوبکر قریش خاندان میں
بڑے امیر اور ذی وجاہت تھے اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابوبکر کو
دیکھکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سے اس نئے مذہب میں داخل ہوگئے ―― یہہ بات بھی
صاف باطنی پر خوب دال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ ایمان لائے وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تھے جو آپکے عادات سے خوب واقف تھے اگر معاذ اللہ ―― آپ فریبی
ہوتے تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتے اور انپر بھی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تھوڑے
دنوںکی بعد آپکی اس کامیابی میں ایک سخت خلل پڑ گیا آپ نے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگوں کو جمع کیا اور جوہین اونکے سامنے اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بے پروائی سے سننے لگے اور اونکی دلونمیں شک پیدا ہونے لگا جب آپنے خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلوں پر بھی قناعت نکی اور اپنے سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہے کہ بتونکو غارت کر دوں اور اپنی اہل ملک کو پھر مذہب ابراہیم کا معتقد کروں
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئے اور اونہوں نے ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کر دیں
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفت میں سرگرم تھے اوسقدر اور لوگ نہ تھے ―― ابوطالب
اگرچہ اسلام نلائے مگر پھر بھی اپنی بھتیجے کی حفاظت کیا کئے ―― اب چند سال آپکی نہایت
مصیبت سے بسر ہوئے لوگ آپکی ساتھ طعن اور تشنیع سے پیش آتے تھے اور بہت [illegible]
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تھے وہ بھی اسی حالت میں گرفتار تھے ―― ایک سال

آپ کی دشمنون نے کہا کہ آپ اپنی ارادہ سے باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجی مگر آپ نے قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی اس سورت
مین سے یہہ چند آیتین منتخب کیجاتی ہین ـــ یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سے الہام ہے مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سے الہام
ہوتا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیگر اون کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یعنی جزای بی زوال پائینگی کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جس نے دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوس نے اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نے دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تا کہ سب لوگ اوس سے دعا کرین بعد اسکی اوس نے آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نے آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ـــ
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو ـــ اون دونون نے جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین ـــ اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سے پناہ مانگ کیونکہ خدا تعالی
سمیع اور علیم ہی ـــ قریب کہین سے کیون نہ آئی انہین فریب نہ آئیگا یہہ
قرآن شریف ـــ پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور ستودہ صفات کیطرف سے نازل ہوا ـــ

انہی

اون ہی آپ نے ای بہائیو خطاب کرکی ملاقات کی اور اون کی ساتھہ نماز پڑھی ہمکی
بعد آپ آور شتابی سی حضرت جبرئیل کی ساتھہ روانہ ہوئی یہان حضرت نے نور کا
ایک زینہ دیکہا جو آپکی واسطی تیار تھا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک بیلونی کی قلابہ سی باندہ گئی یہہ قلابہ ایک تہیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
سو آپ نے اس لئی سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا منتظر رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو ساتون آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ورجل شاعر نے بہی (بلا تشبیہہ) ڈینٹی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نے فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کے سی تہی بعض پرندون کے مشابہ تہی اور بعض
چیستہ وغیرہ کی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین آپنی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
بہت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
بت پرستی مین خرچ تہی تاکہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق کے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب نبی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی تہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہوتا یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پرسی اب تک انسان کا گذر نہہ ہوا تہا اور جو سماتو
کو خدا تعالی کی تخت سی جدا کرتی تہی سدرہ کے

پاس آیک اور فرشتہ آپکا انتظار کر رہا تھا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور کروڑون فرشتی دکھائی جو اللہ تعالی کی تعریف مین مصروف تہی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوئی اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سی دو کمانون کی فاصلہ پر آ آپنے اوس تخت پر نور سی کلمہ لکھا ہوا دیکھا کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمد اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو خدا تعالی نے آپسے کہی معلوم نہین ہو سکی جو کچھہ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے یہہ التجا کی کہ الہ العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہو گئی — بعد ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئی — جب آورشلیم مین پہونچی براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گھر واپس آئی — بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر مین اسقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پر سی حضرت جبرئیل کی آواز سنکر اوٹھے اتفاقاً اونکی ٹھوکر سی ایک پانیکی ٹھلیا گھڑونچی پر سی گر پڑی مگر جب آپ واپس آئی تو وہ ٹھلیا زمین پر گرنی نہ پائی تھی آپنے اوسی استہ مین تھام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکھدیا مگر پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر نگرا — معراج کا بیان ایسا ہی کہ ہر ایک راوی بڑی مبالغہ سی بیان کرتا ہی — لوگون نے معراج کی بیان مین تعصب مذہبی کی باعث سی اپنی اپنی خیالات کی باگین ڈہیلی چھوڑدی ہین سفر آورشلیم اور صعود آسمانی دونون عجیب طرح بیان کئے ہین جلسے کو واقعات گھٹا ہی اور اوسمین خوب شاعری کی ہی — معراج کی مضمون پر آنحضرت کی معتقدین مین نہایت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

[illegible]

بعض

بعض کہتی ہین کہ اورشلیم تک تو اپکا جسم بہی گیا تہا مگر اسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کہتی ہین کہ صعود اسمانی اور سفر اورشلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو اخیر ہی قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے بہی اوسکی درستی
ہونیکا انکار نہین کیا ـــ جس سال کہ معراج ہوئی اوسی برس مسلمان سن مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان بردار رہینگے
اور انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑ کا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعت النساء
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسی عورتونکی قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرط یہہ
تہی کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آوینگی بت پرست عربونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہوجاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کرڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگاوینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف نہون چونکہ مکہ مین آنحضرت کی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ اپکی نہایت مداح تہی اور عقل کی آپکی پاس آئی انہین مین سی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکہا اور اونہین یہہ بنیاد مذہب تلقین کیا بعد اسکی اونہین یثرب کو
واپس بہیجا کہ وہان جاکر اسلام پہیلاوین اونہون نے اس مذہب کو نہایت جمعیت دلسوزی سے
پہیلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کرلیا جب انکو یہہ حال معلوم ہوا انحضرت نے وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابو سفیان جو آنحضرت کا سخت دشمن تہا ابو طالب کے پیچہی مکہ کا حاکم ہوگیا

اور اکثر اہل قریش نے بہی یہہ ارادہ کر لیا کہ آنحضرت کو قتل کروا ڈالین کیونکہ وہ
دیکہتی تہی کہ آنحضرت کی وجاہت و اقتدار روز بروز ترقی پر ہی آپ نے ان دونو
دشمنون سے بچنے کے واسطے وہان جانیکا قصد کیا تہا ـــــ جب یہہ راز آنحضرت کے
افشا ہوا کہ قریش لوگ مجہے قتل کرنا چاہتے ہین آپ اور آپ کی دوست ابوبکر رات
کو چہپکے نکلکر بہاگے اور حضرت علی سے کہگئے کہ تم میرے بستر پہ میرا بستر اوڑہکر
لیٹ جانا قاتلون نے پہلے آپ کی گہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑ کر گہر
مین گہس آئے مگر بجاے آنحضرت کے حضرت علی کو پایا جو صبر و شکر سے اوس موت کی منتظر
تہے جو آپ کی ہادی کیواسطے تجویز ہوئی تہی آپکی اس وفاداری کو دیکہکر اون خونیون کو
بہی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چہوڑ گئے کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی
اس عرصہ مین آنحضرت اور آپکی دوست مکہ سے چہوٹ کے جبل ثور کی ایک گہائی مین جا
چہپے ـــــ اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہے اور ابوبکر کی بیٹیا و بیٹی آپ کیواسطے
کہانا پانی لاتی رہی اور خبر بہی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تہے حضرت ابوبکر اپکو اس
مصیبت کیحالت مین دیکہکر بہت دل شکستہ ہوگئے اور کہنے لگے وہ بیچنے ہم یہان سے کیونکر
نجات پائینگے ہم صرف دو ہی آدمی ہین آنحضرت نے فرمایا یہہ بات غلط ہے تیسرا ہمارے
ساتہہ ہے وہ خدا تعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکہیگا ـــــ جب قاتل آپ کی تلاش کرتے
کرتے غار پر پہنچے تو دیکہتی کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہے اور اوسپر مکڑی
نے جالا بنایا ہے ـــــ یہہ دونون باتین معجزہ سے وقوع مین آئین تہین جس سے اونہون نے یہہ

اوس پہاڑ کا نام جبل ثور ہے جسکے کونے مین غار ہے ۱۲

نتیجہ نکالا کہ یہہ غار خالی ہی اور اور طرف ڈہونڈنی چلی گئی جب آنحضرت اور اونکی دوست
نی یہہ حال دیکہا وہ غار سی نکل آئی اور ایک ایسی سڑک کی راہ سی یثرب مین آئی جو جاتی
تہی یہہ دوسری ہجرت سولہوین جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین اور حضرت کی رسالت کی تیرہ برس
بعد واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس مین خسرو پرویز بادشاہ تہا اور آنحضرت ترپن برس کی
تہی ——— اہل یثرب نی آنحضرت کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور آپکی تشریف آوری کی
یادگار مین یثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا (یعنی شہر نبی) مدینہ مین آنحضرت
بڑی ہادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک بد شکل سی منبر پر بیٹہکر آپ نی
اپنی قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اس قدر حرارت اسلامی اور
فرمانبرداری پیدا کی کہ جتنی قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت
کی ناسی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ آپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ
فرمانبرداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسئلون پر مبنی تہا
مگر اب اسکا استحکام بہت ضرور ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد
کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین
کہ اس جانب نماز پڑہی جائی ——— اسوقت آپ نی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور یہہ بہت
سادہ وضع تہی آنحضرت نی اس مسجد کی تعمیر مین اپنی ہاتہہ سی بہی کام کیا تہا ———
اسی زمانہ مین آپ نی یہہ حکم جاری کی کہ موذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا
کری یہہ موذن سب مسلمانون سی کسی مینار پر چڑہکر کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے

کہ اللہ بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمد اوسکی بہیجی ہین آؤ نماز پڑہو خدا ایک ہی بڑا ہے
اور وہ واحد ہی آپمین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہی سبکو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سی وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین کو آپسی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکی بدن مبارک سی مس ہو جاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
ہونیسی بہی زیادہ حشمت اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی سادی وضع سی بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عایشہ کا قول ہی کہ آپ اپنی حجرہ مین اپنی ہاتہ سی جہاڑو دیلیا کرتی تہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ہاتہ سی پیوند کر لیا کرتی تہی آپ کہجورین اور جو کی روٹی اور دودہ شہد کی
ساتہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی تمام پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینیہ
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دنیوی کیطرف بہی اسی کم توجہ نفرماتی تہی آپکو
خبر آئی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ہزار اونٹ ہین اور ابو سفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نی نوسی پچاس بڑی تجربہ کار سپاہی اوسکی محافظت کیواسطے بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اسوقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑی بہم پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بحر قلزم کیقریب چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا خیام کیا ہی آپنی اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سی فرصت نپائی تہی کہ اہل مکہ کی لشکر دور سی نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اونکی تمام جمیع نظر نہ آئی ورنہ معلوم ہوا کہ وہ بہی تعداد مین مگر بہت زیادہ نہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیاب ہونیکا مدار صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنی اپنی دونون ہاتہ

آسمان کیطرف اوٹھائی اور یہہ دعا کی ـــــ ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
اقرار فراموش نکیجو اسلئے کہ اگر یہہ چھوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پھیل جائیگی اور
تیری صادق عبادت پردۂ زمین سے بالکل اوٹھہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہو گئی آنحضرت
کی آنکھین سرخ ہو گئین آپنے آواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگے
وہ سیدہے وہان داخل ہونگے پھر آواز بلند فرمایا کہ فرشتے ہماری طرف ہین مجھے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماری طرف چلے آتے ہین دیکھو جبرئیل اپنی گھوڑی حیزوم کو آواز دے رہے ہین کہ آگے بڑہ اور
اللہ کی تلوار قتل کر رہی ہے بعد ازان آپنے جھک کر ایک مٹھی خاک اوٹھالی اور اہل مکہ کیطرف
پھینک کر کہہ فرمایا کہ خدا کرے انکا رو سیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سے مقابلہ نکر سکے اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئے آپ نے یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کر دیا
ـــــ جنگ بدر کا قرآن شریف مین اکثر جگہہ مذکور ہے اور آپکو جو اسقدر فتحیں
حاصل ہوئین اونکے بواسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسرے برس یعنی سن ۳ ہجری
عیسوی مین ابوسفیان اور اہل قریش نے تین ہزار آدمی جمع کئے اور ابوسفیان اونکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سے چھ میل کی فاصلہ پر آکے ٹھہری آنحضرت نو سو پچاس آدمی اپنے ہمراہ لیکر تشریف
لیگئے اور جبل احد پر لڑائی ہوئی ـــــ قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کی صورت بناکر
آگے بڑھے میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سے زیادہ تندرو
اور دلیر تہا اور آنحضرت نے بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنرمندی سے کیا تہا اونکی سوار پہلے کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جا گھسی مگر اونکے لوٹ کی شوق نے اونہین پشیمان کر دیا

اور خالد نی فوراً اونکی پہلو اور پشت پر انکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر چوٹ
کا زخم آیا اور دو دانت پتھر کی صدمہ سی شہید ہوئی خالد نی آواز بلند پکارا جو نبی تہا
قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خائف ہوکر بہاگنی لگی اور یہہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط
مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہین ایسی کمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہوگئی اور آپکو
ایسا محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی جلدو مین جو حضرت علی نی اس سخت مصیبت
وقت مین ظاہر کی تہی آپنی اپنی چاہیتی بیٹی فاطمہ کا اونسی نکاح کردیا — حضرت فاطمہ ایسی
حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار
کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبریٰ
— حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نی رمضان مین روزی
رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کی قومون نی یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہوگئی ہین
اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بہیجئی تاکہ وہ ہمین آپکی مذہب
کی تعلیم کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نی اونہین فوراً دغا اور بی رحمی سی قتل
کر ڈالا یہودیون نی بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جا بجا آپکی
قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون
کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی آپ اس زمانہ مین ایسی وجاہت تہی کہ آپکی حکم سی شراب خواری بالکل
موقوف ہوگئی اور تمام صحابہ اہل اسلام عرق انگور سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب
و اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تہے کیونکہ اسلام اس زمانہ مین

دشمنون سی گہرا ہوا تہا ـــــ قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عربی قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد و پیمان کرکی مدینہ پر چڑہائی کی اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نہتہا اول ایک آدمی جو رائی صائب رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد ـــــ محاصرین کی تمام کوششین عبث ہوگئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی ـــــ آخر کار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم قراط کو اول ہی لڑائی مین پسپا کر دیا[۱] ـــــ اس مقام پر[۲] آنحضرت کی اوس الزام کا لکہنا اور ابطال ضرور ہی جو مخالفین تعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجایز نکاح کیا حقیقت حال یہہ ہی کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا ـــــ یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کی صلبی لڑکی کی حکم مین ہو جاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قران شریف نی منسوخ کر دیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کر لیتا تو کچہہ مضایقہ نتہا آنحضرت مسماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی ایسی ہی مہربان تہی لہذا اپنی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہو جای چونکہ اونکی بعد اونمین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

[illegible]

دفع الزام نکاح زینب ۱۲ مترجم

نانا آپ نی اسوقت دیکہا کہ یہہ الزام مجہپر ہوگا کہ بیٹی سی شادی کر دی تو ر اکو زینب کی گریہ وزاری اور مصیبت پر بہی رحم آیا جو کہ اور کچہہ عیوض آپکی قبضہ مین نہ تہا اپنی زینب کے طلاق کی بعد خود شادی کر لی ـــ ہر چند آپنے اس خیال سی کہ سیاد اوہ لوگ جو رسم مذکورہ بالا پر ابتک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا مگر آخر کار رحم اور خیال عیوض نے غلبہ کر کی لوگون کی اعتراضات سی غافل کر دیا اور اپنی زینب سی نکاح کر لیا جب آپ ایک لڑائی فتح پا کر واپس آئے تو لوگون نی حضرت عائشہ پر جو آپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سیا و امانی افسر کے کیطرف نظر رکہتی ہین مگر جو کہ حضرت عایشہ نی صاف صاف حال بید ٹہر کر بیان کر دیا اور زبانی کی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہو گیا اور آپنے حد ایک ملزم کو اسی اسی کوڑی لگوائی ـــ جو کہ آنحضرت نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی تہی حملی اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کی اہل مکہ نی انکی پاس ایک بڑی بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی تجربہ کار کر دیا تہا آپنی ایک فارس کی مسلمان کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا حکم دیا اور دشمن کو قریب و جوار کی گانو لوٹ نی دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نااتفاقی پیدا ہو گئی لہذا مخالفین نے محاصرہ چہوڑ دیا اور گہر کی راہ لی ـــ یہہ لڑائی سن چہہ سو چہبیس اور چہبیس عیسوی مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی ـــ اس لڑائیکو خندق کی لڑائی کہتی ہین بعد

سلمان ایک شخص کا فارسی نام ہے جو کہ مشاہیر صحابہ میں سے ہی ۱۲

اسکی

اسکی آنحضرت نے حملہ آوری شروع کی اور ناکون اور القواب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا ـــ جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو آپکو معلوم نہ تہا کہ مجھپر یہہ مصیبت آنیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نے جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار
لڑائیون مین مارے گئی تہی یہہ خیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ آنحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کر ڈالون لہذا اوس نے ایک بکری کا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملا دیا اور نہایت خوشامد کر کی آنحضرت کی سامنی شام کیوقت لا کر رکہدیا آپ نے ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہر تو سہی تو نے اسمین زہر ملایا ہے آپکی قوم مین
بشر نامی ایک سردار تہا اسنے آنحضرت سے زیادہ لقمے کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہو گیا
اور اوسکی دست و پا بے حس و حرکت ہوگئی اور مر گیا آنحضرت کو بہی اور اون تمام لوگون کو
جنہون نے یہہ بکری کا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنے اپنے اور ان لوگون کی گردے
پر پچہنے لگوائی آنحضرت نے اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نے یہہ کیا حرکت
کی اوسنے دلیری سے کہا اے محمد تو نے میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطے
مینے اپنے دلمین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ اس بکری کے بچہ مین زہر ملا ہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتے ہین تو ہمکو آپکے ہاتہہ سے نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی بہتری
ہوگی آپنے اوسکو اوسیوقت مروا ڈالا بعد ازان بہت دن تک بیمار رہے اور چونکہ آپکو بہی
اس زہر سے شفائے کلی حاصل نہین ہوئی اسبات کا کچہہ تعجب نہین ہے کہ آپنے یہودیون پر

اسکی عوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہودیونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور اختیار مین اور بہی ترقی ہوئی
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نی درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعال دی آپکی دل مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہان کی لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی اسواسطی آپنی
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ اونکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سی
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر اور منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبار
مخبرات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ۱ تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ۲ اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ۳ آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین ۴ محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اس سال مین مقدسات شہر موسوم بالبلدہ کی زیارت کرین ۵ مسلمان
جبتک مکہ مین رہین صرف میانون مین تلوارین لاوین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ۔

ذکر مصالحہ حدیبیہ ۶ ہجری

وہ وہان تین روز ٹہیرین اور کسی باشندہ شہر کو بجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر

انحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فتحمندی کی پہلے

بنیاد کافی سمجہنا چاہئی اگرچہ انحضرت کو احکام قران کی موافق ادای رسوم حج کے

بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام کے بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور

اوسوقت سی تین سو ساٹہہ بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ انحضرت نی کعبہ مین حجر اسود

پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام باواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تا کہ انحضرت کو اپنی اپنی

بادشاہونکی طرف سی اونکی فرمان برداری کا پیغام دین انحضرت نی بادشاہ حبش پاس

ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی انحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ

اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقتور اور بخشندہ ہی مین اقرار

کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی اور رسول خدا نی مجکو لکہا

سو تو اپنی بیٹی ام حبیبہ کو ہماری نکاح مین دی مین بدل راضی ہون اور اوسکی جہیز مین چار سو

ہزار طلای سکہ دیتا ہون — اس زمانہ مین انحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوس پر محمد رسول

اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول

اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمون کا پہلا نامہ ہیرقل حاکم روم کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو

ہی خسرو فارس پاس بہیجی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کر ڈالا اور ہم کو حکم دینا

کہ یا تو تو آنحضرت سے دعویٰ نبوت چہوڑ دے یا اونکا سر کاٹ کر بہیجدے جب آنحضرت
کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنے یہہ کلمات بآواز بلند فرمائے اسیطرح اللہ تعالیٰ خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کر دیگا اور اوس کی معاونین کو نامقبول فرمائیگا تہوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکے
بیٹے سیرویہ نامی نے قتل کر ڈالا بعد ہم مع اپنی رعیت کے مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسے
یمن میں بحال رکہا مورخین عرب کا قول ہے کہ ہرقل قیصر بادشاہ روم کو آنحضرت نے نامہ
بہیجا اوس نے اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنے تکیہ کے نیچے رکہہ لیا اور اوسکی جواب میں
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بہیجا (ہونسا) (اور المنذر) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئے اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئے آنحضرت کی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہے کہ آنحضرت میں صرف نیک خصائل اور زور شمشیر ہی سبب نہ تہا بلکہ
آپکے کلام میں بہی بہت اثر تہا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تہی اور اہل عرب کے
دل پر بڑا اثر پیدا کرتی تہی اور چونکہ زبان زد خاص و عام ہوتی تہی لہذا دور دور پہنچ جاتی تہے
وہ کتاب جو آنحضرت نے لائے لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بہی بڑی بڑی عمدہ
اقرارون سے پری اسمین فرمانبرداری کم ورکا ہے اور اوسکا صلہ بڑا ہے اور اسکی پڑہنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ بڑا حاکم ہے اور ہر چیز کا خالق ہے ـــــ جب آنحضرت نے اور
مدینہ میں اپنی حکومت قایم کرلی تہی اوسی زمانہ میں آپنے یہہ بہی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
کی خبر دی کو مہی جو ان کی بادشاہون میں بہی پہیلا دین آپنے بوشی کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب دا واقع تہی ایک قاصد بہیجا مگر اس قاصد کو ایک عیسائی امیر نے جسکا شرجیل
نام تہا

اس قاصد کا نام حارث بن عمیر تہا

شرجیل بن عمرو

نام تہا قتل کر ڈالا دیشر جیل سرگیت لی اتس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل
سی قبیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئی انحضرتؐ نے فوراً تین ہزار آدمی طیار
کئے اور نصیحت کی کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سامنی آسمانی اور
زمینی جنت کے آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپنے اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عوض لینی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسی مقابلہ پیش آئین اور کسی
وسایل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین ـــــ چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہی کیونکہ مع اہل عرب اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی
ــــ مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار
کا نام زید تہا دوسری کا نام جعفر تیسری کا نام عبد اللہ تہا انحضرتؐ نے
انحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبد اللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اور یادگار رہی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپنے علم کو دونون تنڈون مین پکڑ لیا اور

پچاس زخم کہاکر شہید ہوئی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوئی آپ نے بآواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطے ہے ایک یونانی کی نیزہ نے اس امر کا فیصلہ کر دیا
یعنی آپ شہید ہو گئی مگر خالد نو مسلم نے اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لے لیا اُنکی ہاتہہ مین نو تلوارین
ٹوٹین اور اُنکی جرأت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہو گئین آخرکار اہل
اسلام فتحیاب ہوئی اور آنحضرت نے خالد کو جنکی ہنر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئی
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریش نے عہد شکنی کی اور عہد نامہ مذکورۂ الصدر
سی منحرف ہوئی اونہون نے آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اُنکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نے طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوئی حاطب نے سارہ
نامے لونڈی کی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئے اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈی کو جا پکڑا اوسنے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوسنے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہے حاطب بن بلتعہ کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نے اس حملہ مین ایسی جلدی کے
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچگئے اہل شہر نے بے عذر دروازہ

سنہ ۸ھ
لقب سیف اللہ خالد بن ولید ۱۲
سنہ ۸ھ در غزوہ فتح مکہ ۱۲
خط حاطب بن ابی بلتعہ ۱۲

کہول دی اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القصوی اونٹ پر سوار
بصد مسرت و انبساط داخل شہر ہوئی — ابو سفیان آپکی سامنی گرفتار ہوا آیا
اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعد ازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنی
ہاتھہ سی گرا دی چلی اور سات مرتبہ گرد پہر کر کلمہ کو باواز بلند مشتہر کیا — خدا واحد
ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعد ازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل بیابان مین حضرت ہاجرہ کو دکہایا تہا اسکی بنیادی
مجمع مین قرآن شریف کی اڑتالیسوین سورت پڑہی — جب آنحضرت
نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی ٹکری یہان سی
اودہر گری تہم ادمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہسی کیا چاہتی
ہو حضرت ہا ادمیون نی بہت عجز و انکساری سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرمائی مین جیسی باپ اپنی بچی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ مین — ہوازن اور قریش کی قومون نی ابتک اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی لوٹ سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیو اسطی گئی اور انمین دو
ہزار نو مسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن تہوڑی تہا ہم مین بہت سی
ہین ہمارا بہت جلدی فتح ہو جائیگی مگر مخالفین نی ہزار ہا چہپان لیکر حملہ کیا مسلمان او
ناگہان حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام الہی یاد رکہنی لگی

مددسی کام نہ چلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی آنحضرت نی اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہورہا تہا اور آپ نے
شجاعت فطری سی فوج کو شکست سی باز رکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نی ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمانبردار ہوگئی اور
ایلچی سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور اسقدر
روپی آنحضرت کی ہاتہہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہنچے
انہون نے بہت گریہ وزاری کی اور آنحضرت سی عرض کیا کہ آپنی قومونکی خانہ بربادی نہ کیجئی
یہہ بات سنکر آنحضرت نی اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سے یہہ چند کلمات فرمائی ای مسلمانو
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ مین
انکی مان اور باپ اور بچون کو آزاد کردون اور اون کا مال اونہین واپس دون مین اون
درخواست نامنظور نہین کرسکتا اگر تم اسبات پر راضی ہوجاؤگی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کری کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہے اوسی چاہئی کہ جون اوسکا ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتار دونگا اور اللہ تعالی چاہی اس سی زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نی بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کیئی گئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی ــــ
اس زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو کثرت آئی اور انہین مسیلمہ بادشاہ یمامہ
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور بدنظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کے

متحون کا ذکر سنا جسکی مونہہ مین پانی بہر آیا اور پہر کافر ہو گیا اسنی لکہا کہ آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطی اپنی صحابہ اور نیک نیتی بہی ضروری ہی اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکہا مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدہی دنیا آپ کی اور آدہی
میری آنحضرت نے یہہ جواب لکہا محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
کی ہی اسکی میراث اللہ جسکو چاہتا ہی اوسی دیتا ہی ہجرت کی دسوین سال مین حضرت علی
یمن کو بہیجی گئی کہ وہان اشاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدان کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکہکر مسلمان ہو گیا صرف نجران کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نے جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نے دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہو گئی اس کامیابی کو ہم صرف آپکی رای صائب ہی کیطرف منسوب نہین کر سکتی
یہہ بات بہی خیال کر سکتی ہین کہ فتح نصیب تہی اور آخر کار ہم یہہ بہی کہہ سکتی ہین کہ آپکی مذہب
تہذیب کو وہ حال کی عیسائیون کو کیسی ہی معلوم ہو جب ہم اوسی زمانہ کی اہل عرب کے راہ و رسم سی
مقابلہ کرین بہر اسپر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوائی اسکی اسبات کا بہی خیال کرنا چاہئی کہ آپنی یہہ
قانون جاری کیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عوض نہ لی سکی آپنے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یہہ بات تعریف کے قابل ہی اس قانون سی
آپکی غرض یہہ تہی اون کینہ ہونیکا انسداد کرین جو خانہ جنگیون کے سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہو گئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن بہی تہی چونکہ آب اونمین جرأت

اسلامی پیدا ہوگئی پہندا اونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون اور یا فتح کرین ــ حکومت اور غنیمت اور شان شوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جب تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا واحد ہی اور محمد اوسکے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان کی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۶۳۰ عیسوی مین آپ نی اس ذکر غزوۂ تبوک جو ۹ ہجری مین ہوا ۱۲
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تامل کرکی وقت ضایع نکیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہوگئین اور گرمی
کی دن آگئی سب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرتی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کی طرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا ــ اس زمانہ مین آپ دس ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح و مرتب کرکی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آئین
جو بیان قابلیون سی بڑہ کر تہین آخرکار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہا کر شام
مین پہونچی مگر یہان لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چند خفیف محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹے
ریاستون پر منقسم تہا اونکی مہمات کی شہرت نے اون کو دل شکستہ کردیا اور یہہ تمام
لوگ انکی فوج مین آگئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے جزیہ وغیرہ لیا

اور

اور ہمیشہ مغلوب تہو مونکی مذہب کا لحاظ رکہا اونکو مذہب اسلام سے تلقین نہین کیا صرف
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اس طرح سی آپنی ان آیتون پر جو قرآن شریف مین انکے
بارہ مین عمل کیا وہ آیات یہہ ہین — کہ لا اکراہ فی الدین اور تم کہو کہ تم ایمان لاؤ صاحب بصیرت
ہو جاؤگی — اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو نیک و بد
خوب جانتا ہی — آنحضرت کی اس سبب ہی اور بہی فتح ہوئی کہ آپنی عیسائیون پر بہت رحم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئی تو تمام اہل شام انکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ آنحضرت فریبی اور دغاباز نہ تہی یہہ صرف مخالفین کے
بہتان ہین انکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا ماریہ قبطیہ کی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ ساٹھ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ نی سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بجائی نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزادہ کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نی یہہ خیال کیا کہ آسمانون نی بہی انکی صاحبزادہ
کا ماتم کیا مگر آپنی اونکے اس بیہودہ اعتقاد کو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد
پر متوجہ ہو کر فرمایا ہی ہم وطنو آفتاب اور ستاری اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمی کے پیدا
یا موت سے کبہی گہن وغیرہ نہیں لگ سکتا اسوقت سی آنحضرت نے اون لوگونکی تعلیم اور ناصحانہ میں مصروف
ہوئی جو سنہ مین قرآن سے شریف کے زیادت کرنی آئی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد کرنے
لگی جو مین نہایت عمدہ نصیحت جس پر قائم ہو نیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ میری امتی رسوم بد سی پاک ہو عقل

وفات صاحبزادہ کی آنحضرت کو نہایت رنج ہوا وہ لوگ جو آپ سی حسد کرتی تہی آپکو منظور شان ابتری نسل دیکہہ کہتی تہی جیساکہ دم کٹی ہوئی

وبزرگی کرین آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی یہہ حج نہایت
شوکت و تکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی زایران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ صلاح ہوا کر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سی باہر آئی اور آہستہ آہستہ سبک کی سی چال صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کرکی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باآواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اور اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
وشوکت ضرور اوسی مین ہی اوسکا نام تعریف کے لایق ہی اور اوسکے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین گئی اور یہہ ہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہ برس کی
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا پہر اب ارادے دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہونی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلغمی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوف ناک بیشک ہی جن لوگون سے آپکو نہایت محبت تہی
آپ نی اونسی فرمایا کہ تم میری گرد ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپ نی اپنی وفات کی جگہہ کیواسطے
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو بخار بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف سی غشی کی عالم
مین آپ اکثر باآواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
نسوی دلکی پہر ایک رگ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش و حواس قایم تہے

ذکر وفات نبوی سنہ ۱۱ ۱۲ ربیع الاول

اور یہ اُسی درست تھی اسی تکلیف کی ہنگام مین آپنی شام کی دو شہری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسلام کی جھنڈی کو دیا دی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپکو اونکے
وفاداری پر کامل اعتماد تھا اس فوج کا سردار بنایا اپنی وفات کے تین دن پہلی تک آپ
وقت کی نماز پڑھا یا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ مسجد مین اپنے خادمون کی کندہون
پر ہاتھ رکھکر آتی اور تب بھی سر پر نہ ٹکتا تھا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑہاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پھر آپ باہر نہ آسکی آپنی حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و صفائے باطنی سی یہہ فرمایا کہ اَی بھائیو اور ای
آدمیو اگر مینی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹھ حاضر ہی
تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میرے
خطا کو ظاہر کری اگر مینی کسیکا ایک حبہ بھی لیا ہو تو وہ مجھسی نفع اور زر اصل دونون لیلی
حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپپر تین درہم لینی ہین آنحضرت نے
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹھانیکی سامنی کچھ حقیقت نہین سمجھتا حضرت فاطمہ انکی بستر پاس بیٹھی ہوئی اکثر
روتی تھین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون روتی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کر دیا آپکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ و زاری کرنی لگی اور اونہون نی آپکی پلنگ کو گھیر لیا اور رونی
لگی آپنی فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

لاش کو غسل دینا پہر اوسی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کنارے پر رکہنا اور قبر اسی جگہہ کہودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سے فارغ ہو تو حجرہ سے باہر ہو جانا تہوڑی سی توقف کے بعد آپنے فرمایا
کہ پہلی میرا دوست جبرئیل میری نماز پڑہیگا اور اوسکے ساتہہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگے جب یہہ فرشتے نماز پڑہ کے چلے جاوینگے اون کے بعد عزرائیل اور اونکے ہمراہی
نماز پڑہینگے جب وہ سب رخصت ہو جائین تو تم لوگ گروہ گروہ آنا اور میرے
نماز پڑہنا اور میرے واسطے دعای مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہیے کہ وہ میرے
غمخواری کرین تاکہ اور مسلمانون مین بہی یہہ رسم جاری ہو جاے مین نہی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ و زاری اور واویلا کرین تا کہ مجہی تکلیف ہو اسکے بعد آنحضرت
چند لحظے بیہوش رہے بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکہوانا چاہتا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچاییگی حضرت عمر نے آپکو قرآن کہولکر دکہایا
اور باواز بلند عرض کیے کہ وہ کتاب الٰہی جا چکی اسکے بعد تمام آدمی حجرہ سے باہر چلے آے
اور صرف حضرت عایشہ رہ گئین وفات کے دن آپ نے اپنے دونو ہاتہہ پانی مین بہگوکے اور
باواز بلند فرمایا اے خدا میرے دلکو تقویت دے کہ مین موت کے خوف سے گہبرا جاؤن پہر
آپ بیہوش ہوگئے حضرت عایشہ کا قول ہے کہ آپکا نزع کیوقت مین اونکے برابر بیٹہی تہی اور آپکا سر مبارک
میرے گود مین تہا آپ نے یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنے لگے اور
لڑکہراتی زبان سے یہہ الفاظ فرمایے مگر وہ سمجہہ مین آتی تہی — وہ یہہ ہین اے خدا میرے گناہ معاف کر

اے میری دوست جبرئیل میں تیری ساتھ آسمان پر چلتا ہوں پھر آپ نی اوس بستر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ میں بچھا ہوا تھا — آنحضرت نی تیرھویں ربیع الاول کو انتقال
فرمایا ہجرت کی گیارھویں سنہ کی پہلی تاریخ تھی اور یہہ تاریخ آٹھویں جون ۶۳۲ سنہ
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن شریف تریسٹھ سال کا تھا صرف تئیس سال ہی
آپنی نبوت اختیار کی تھی آپ مدینہ میں دفن ہوئی ہیں مکہ میں نہیں ہوئی لوگ
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہیں کہ آپکا تابوت زمین سی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ
صندوق آہنی ہی اور آپکے روضہ کی چھت سنگ مقناطیس کی بنی ہوئی ہی یہہ
باتیں بالکل بیہودہ اور بی اصل محض ہیں بلکہ آپ حقیقت میں زمین میں دفن ہوئی ہیں
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی دست چپ کیطرف مدفون ہوئی ہیں آنحضرت
کی وفات سی لوگوں کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچھنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفاتکی بعد بھی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطے غیر
حاضر ہوئی ہی وہ ابھی تم سب کی سامنی واپس آتی ہی لوگ صرف اسبات کی منتظر
تھی کہ حضرت ابوبکر بھی اس بات کی تصدیق کریں جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
کرایا چاہتی ہیں حضرت ابوبکر نی پوچھا ای عمر یہہ تم خدا کا حال بیان کرتے
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہیں ہے مگر آنحضرت نہیں ہیں کی ایک آدمی تھی
جسطرح ہم سب انتقال کرینگی اسیطرح وہ بھی وفات پا گئے

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلوے کی فرو کرنے مین کچھہ دقت پیش آئی مگر آخر کار آپ نے
قرآن شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون اسکے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی — ہمکو اس جگہہ یہہ ہی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا بہی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سردارون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام اونکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ سی لیکر — مین طنجی پر تک فتح نکر لیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کرلئی جبکہ مورخ عبد اللہ کی صاحبزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امراسی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امّی محض نہی لیکن بڑی تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض و بارکیان خوب سمجہتی

سی اور

تہی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سے ذلیل معتقد کی سمجہہ کی موافق بہی بات کرتی تہی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تہی اور آپکی چہرہ مین حسن اور دبدبہ
دونون پائی جاتی تہی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکہتی تہی اور آپکی عظمت
کرتی تہی اور آپ مین اسطرح کی عقل تہی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجہا لیتی
تہی آپکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی بہی بہت محبت تہی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تہی جب بہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تہی جو آپکے
شان کیخلاف تہے باوجود اس شان وشوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تہی کہ آپ
نہایت ذلیل کام کرنیکو بہی کچہہ کسر شان نہ سمجہتی تہی ان باتون کا تعجب اسجگہہ
ضرورتی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تہی آپ اپنی جوتیان سیتے
خود گانٹہا کرتی تہے اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تہی بہیڑون کا دودہ اپنی ہاتہہ سی دوہتی
تہی آپ خود آگ روشن کرتی تہی اور آپ ہی راکہہ بہی پہینک آتی تہی آپکی روزمرہ
کی خوراک کہجورین اور پانی تہا اور تکلف کی خوراک شہد اور دودہ تہا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کہاتی تہی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کی وقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کہین تہین ـــ شاہد کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکہا ہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی جگہہ بغیر لکہی نہین رہ سکتے
اوسکا قول ہی کہ اس صحرانشین شخص مین صرف سیر چشمی اور صفائی باطنی اور بلند

نظر کی ہی تہی بلکہ اور بات بہی تہی آپ نہایت سنجیدہ تہی اور دونون مین یہی انکا شعار متانت ہی اور جنکو خدا تعالی نی اپنی ہاتہہ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگو نکا قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل کرتی تہی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تہا اور آپ اوس کی خوفون اور شان وشوکت سی خوب واقف تہی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس بات کو آپ سی مخفی نکر سکتے تہین اسطرحکی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہیکی طرف سی محمول ہو سکتی ہی ایسے ادمی کی آواز بزہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور ہر جگہہ ہزارہا خیالات آتی تہے آپ سوال کیا کرتی تہی کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسی لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین بستا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجہی کس بات کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی ـــــ جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک ٹیلی اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بہی جو مع اپنی ثوابت وسیاروں کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب نہ دیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی کی الہام کو جو اوسمین تہا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین بٹہائی باوجودیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تہی مگر آپنی اپنی ملک مین تمام مجنون اور پریشان اور بدو کی قومون کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنی نئی خصلتین اور حقیقتین پہلائین تئیس برس سی کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وہ بادشاہان شام و مصر و سوڈان ہیا کو مغلوب کیا اور فتحون کو اٹلانٹک سی بحرۂ خضر اور اوکسس تک پہیلایا اگرچہ جبسی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر یہہ مذہب سواے ہسپانیہ کی ورسب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکونمین جو بحیرۂ خضر کی گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہی آنحضرت ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت راے نی ایک ایسا مذہب کہ آتش پرستون کا تمام زردشت کی یک چند لوئی ہوئی مجلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب برہمنی کو مغلوب کیا اوسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سے بہی زیادہ رایج تہا بالکل غارت کردیا اور مذہب عیسائی سی بہی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر تک سبہی ملک لیلیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا ہسپانیہ کا بہت سا حصہ دبالیا اور سوائٹزرلینڈ کی حدون تک بڑہ گیا اور اسی سبب سی قدیم سلطنت روم نہایت خائف ہوئی اور آخر کار وہ قسطنطنیہ کی بہی روم مین قایم ہوئی

ترجمہ اشعار عربی از قصیدہ بردہ مصنفہ شرف الدین بوصیری در تعریف جناب رسول خدا صلعم

آنحضرت انسان اور جنات دونون کے بادشاہ ہین ۳۴ اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین ۳۵
وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نہ کرو
تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۶ آپ ہی کے
شفاعت پر سب گنہگار ہر ایک امید موقوف ہی — صرف آپ ہی کے سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگی ۳۷ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکہائی — جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑ لیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹیگا ۳۸ تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر اور نیک صفات کے
سبقت ہی — علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ اس خدا کے
نبی کی دریائے علم سی ہر ایک ذی روح ایک گہونٹ مانگتا ہی اور لا انتہا نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو لفظ
سی نسبت ہو — وہی اونکی علم اور نیکی کو انکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور قوی قدرت ہین — اور جن مین ظاہری اور باطنی ہر طرح کی
اوصاف مجتمع ہین ۴۲ خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لیے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی جمیل
اور لا انتہا نیکیون کے مقابل ہونیکا ارادہ کری — صرف آپ ہی کی ذات ہمہ تن محمد
ہی ۴۳ اگر عیسائی اسی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف منسوب کرتے اور شیخی سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوا دات خدا کی نبی صحابہ اس نبی کی تعریف کرے ۴۴ اپکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو شاید نبی کی عمدہ گی
لا انتہا ہی — میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثنا خوانی کرون ۴۵ اگر

آپ یہہ چاہی کہ آپکی اوصاف باطنی کو سمجہہ جاؤن تو یہہ قصد بیہودہ ہی ۴۹ — اسکی
مثل ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کہڑا ہوکر دیکہتا ہی تو اوسکا اصلی عرض وطول
نہین معلوم ہوسکتا اور جب قریب سی دیکہنی کا قصد کرتا ہی تو نظر خیرگی کرتی ہی ۵۰ — اسلیے
کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سراسر بدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کی
ماہیت اس دنیا مین جان سکی ۵۱ — جو کچہہ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے
تمام مخلوق مین افضل ہین ۵۲ — آپکا وہ چہرہ مبارک صفت وثنا کی قابل ہی جسپر آپکے
حسن کو نیکیون نی اور بہی ترقی دی ہے — آپکا حسن دلفریب بلکہ آپکی اصلی اوصاف یہہ تہے
کہ آپکی خط وخال سی ہر دل عزیز ہوتا اور اوصاف باطنی ظاہر تہے ۵۵ — فی الحقیقت آپکی ذات مین
بہار کیسی پہولون کا حسن ونزاکت اور چاند کیسی شوکت تہی — آپکی فیاضی سمندر کی طرح
وسیع تہی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل ۵۶ — آپکی چہرہ مین انبیا وابرار کی سی
کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے
مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو ۵۷ — وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈہکتی ہی وہ
عطر اور عنبر سی بہی زیادہ خوشبودار ہی — وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس
خوشبو کو سونگہتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین ۵۸ — اب مین اوس
مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون — جیسی کہ تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے
کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس غرض سی روشن کرتی کہ مسافر لوگ اوسکو دیکہکر
یہان آوین اور آرام پاوین اسیطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تاریکی

کو منور کرتی ہین ۹۱ یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو آنحضرت سے
لکھوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئین — مگر چونکہ یہہ احادیث خدای لایزال کیطرف
سے ہین لہذا وہ بہی بی زوال ۹۲ ہم اونکی واسطی کوئی زمانہ مقرر نہین کرسکتی کہ کب
وہ ظاہر ہونگی — ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جو روز جزا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا — اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارم مین کیا واردات ہوئی ۹۹ تو ای شخص جسے یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تونی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی سی ضبر دار اوسی چھوڑنا نہین اگر تو یہہ ۱۰۰
چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑہون کہ جسکے ذریعہ سی مجھی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو — تو پی تھہر اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی مجھی دوزخ کے
آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ۱۰۲ جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ ترازو
سیدہی ہی — جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ یہہ آنحضرت کی خالص حدیثین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین — اگر حاسد لوگ بوضعف علم و عقل
کی اپنی حسد سی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچھہ عجیب نہین ہی ۱۱۴ کیا ای نبی تو نہین
دیکھتا کہ وہ آنکھہ جو بڑہاپی کی سبب سے ضعف بصارت ہو جاتی ہی اوسی آفتاب کی روشنی
دہوندلی معلوم ہوتی ہی — اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ۱۵۲ ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے — تیری سوا مین کس پاس افسوس
خوفناک لمحہ مین پناہ کو جاسکتا ہون ۱۵۳ ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک دنیا میں مدد کریگا — جسدن خدا تعالی خود مجسم بنکر ظاہر ہوگا تو تیرے شوکت میں کچھ داغ نہ لگیگا ۱۵۲ — فی الحقیقت یہہ دنیا اور عقبی دونوں خدا تعالی کی مخلوق ہیں اور ہر ایک حکم جو خدا تعالی نے اپنی بی زوال قلم سے اپنی لوح محفوظ پر لکھا ہے اوسکا بھی علم ہے

حصہ دویم ذکر قرآن شریف ۱۵۳

قرآن ایک عربی لفظ ہی اور لفظ قرا (اوسکے معنی پڑھا) اسی مشتق ہی اسکی اصلی معنی پڑھنا یا پڑھنے کی قابل چیز کی ہیں — قرآن شریف کے اور بھی نام ہیں اور وہ یہہ ہیں الکتاب (کتاب خاص) وکتاب اللہ (یعنی خدا کی کتاب) وکتاب مجید ۱۵۴ (کتاب بیش بہا) وکلام شریف (لفظ بلفظ رسی) ومصحف (مجموعہ قوانین اعظم) والفرقان (وہ چیز جسنے حق وباطل میں فرق کیا) وتنزیل (وہ چیز جو آسمان سے اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا ہیکی طرف سے نہیں جانتے بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بھی جانتے ہیں بعضوں کی رائے ہی کہ وہ خدا کی ذات میں شامل ہی اور یہی باعث تھا کہ خدا تعالی نے آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور ممتنع الجواب ہی اس بات کا قرآن میں بھی ذکر ہی — قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سے کی گئی ہی یہہ لوح نہایت وسیع ہی اور خدا تعالی کی تخت کے قریب ہی اور اسپر خدا تعالی کی گذشتہ اور حال اور آیندہ کی سب حکم لکھے ہیں مسلمانوں کا یہہ بھی اعتقاد ہی کہ سب چیزوں سے پہلے اللہ تعالی نے اس لوح کو بنایا اور بعد اوسکے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتے ہیں کہ یہہ لوح جوہری اور ایک جوہر کی بنی ہوئی ہی اور قلم صرف ایک نور کی بنی ہوئی ہے جسکا شگاف سے وہ نور گرتا ہی جو خدا تعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکھنی مین سپاہی کا کام دیتا ہی
اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قرآن کی کاغذ پر نقل لے اور یہہ نقل ایک جلد مین تھے خدا تعالی نے
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ہاتھہ رمضان کی مہینی مین شب قدر کو اول آسمان پر بھیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کرکی کچھہ حصہ مکہ مین اور کچھہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تیئس برس کی عرصہ مین پہونچایا ــــ اور آپکو یہہ بھی
تسلی دی کہ مین اصل قرآن کو مجلد و جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکھایا کرون گا ــــ حضرت کی عمر کی آخری سال مین حضرت جبرئیل نے
اس قرآن شریف کی آپکو دو دفعہ زیارت کرائی ــــ کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکری ٹکری کرکی اوتری ہین اور اونکو آیتین
کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان سورت مین لکھہ لیا ــــ یہان تک کہ حضرت جبرئیل کی
ہدایت سی وہ پوری ہوگئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چھیانوین سورت کی پہلی پانچ
آیتین سب سی پہلی نازل ہوئین ــــ وہ آیتین یہہ ہین[۱] ــــ تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہ جس نی آدمیکو خون کی چند لخطون سی بنایا تو پڑہ کیونکہ خدا تعالی نہایت فیض
رسان ہے جس نی تجھی قلم کا استعمال سکھایا (تا کہ تو الہام کو لکھی) اور انسان کو وہ بات
سکھائی جو اوسی نہ آتی تھی ــــ جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آیتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکھوادین تو وہ آیتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہیلائین ان مین سے چند آدمیون نے انکی نقلین
کرلین مگر اکثر نی حفظ کر لیا جب یہہ اصلی آیتین واپس آئین تو ان سبکو ملا کر ایک

۱ یعنی سورہ علق کی ابتدا کی پانچ آیتین ... ۱۲

صندوق مین رکھدیا اسکا کچھہ خیال نرہا کہ کون سی پہلی اوتری ہی اور کون سی پیچھی
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین —— قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ——
عربی لوگ واحدکو سورت اور جمع کو سور کہتی ہین —— قلمی نسخون مین اکثر
سورتون پر تعداد و شمار ہین لکھتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبھی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہو اور کبھی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو —— مگر اکثر نام سورت کی اول لفظ سی لیا ہی
بعضی سورتون کی دو یا تین نام بسبب نقلون کی فرق کی ہوگئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتکی نام مین
داخل نہین ہی ہر ایک سورت اور چھوٹی چھوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنکو عربی زبان مین آیت (نشانی یا معجزہ کہتی ہین) نوین سورت کے
سوا ہر ایک سورت کی نام کی بعد یہہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکھا ہوتا ہے
—— قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجیب
جیسا مردہ کو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تہی مگر آنحضرت کا معجزہ پائیدار اور بے زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکھتا ہی —— قرآن بہ لحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بڑی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

قدمای عرب کی مذاق کی موافق مقفی اور مسجع عبارت مین لکھا ہی سب کو ایسا لگا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذی علم تھا اگرچہ قرآن شریف زبانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین کہین اور زبانون کی بھی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبان کا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکھون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سے پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جاؤن سے غیر مفہوم ہی اور دور معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ خوب بیت ٹھیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سے پڑہنے والا پہلی گھبرا جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکھکر رجوع کرتا ہی اور آخر
فریفتہ ہوجاتا ہی ــــ آنحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پر لکھا ہوا
تھا حضرت ابوبکر نے جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا ــــ حضرت ابو بکر
نے قرآن شریف کی آیات کو صرف کھجور کی پتون اور جانورون کے کھالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سے نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکھا اور جب یہہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ آنحضرت کی پاس اس غرض سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی قرآنون کی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلدوین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تھا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوئی انکی
عہد مین بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قرآن کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہی اون

جسکو معلوم کر دیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کما حقہ سمجھنے کیلیے اس بات کو خیال کرنا
چاہیے کہ جب آنحضرت کا خروج ہوا اوس زمانہ مین طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگونکو
بڑا خیال تہا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تہی ایک مسلمان کا قول ہے کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہے یہانتک کہ اگر کوئی عجمی ہے کسی شخص کو
قرآن پڑہتے ہوئے سنے تو اوسے فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ اسے تمام عربی عبارتون پر فوق ہے اگر
اسمین سے کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کر دین تو وہ ایسی معلوم ہوتی
جیسی لعل چمکتا ہے اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہے جسکی تابندگی سے آنکھون
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہے کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ رواج سے ابتک اوسپر
نہایت حیرت ہے — چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قایم خیال کیا جاتا ہے آنحضرت
ہمیشہ اوسی کیطرف اشارہ فرماتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ میری نبوت کا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کے سامنے جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تہے اور جنکے
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تہی کہ ہم ایک دوسرے پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجاوین یہہ دعوی کرتے تہے کہ تم ایسی ایک سورت تو لاؤ جو اسکی مقابل ہو — روایت
ہے کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقا کی چند قصیدے تہے جو کعبہ مین لٹکائی گئی تہی
مصنفین مین سے ایک مصنف تہے ہنوز بت پرست ہی تہے کہ آنحضرت نے عموماً اپنی شریع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سے ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہے تمام تعریفین جو خدا سے
علاقہ نہین رکہتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سے نہین آتے

لفظون کا سایہ ہین ـــ چند روز تک کوئی ایسا شاعر نہ پایا ہوس کی مقابل
مین قصیدہ لکہتا آگر آخر کار قرآن شریف کے سورت موسومہ بینات دروازہ کعبہ کو
چسپان دیکھی اور لبید پہلی ہی چند آیتین پڑہ کر ایسا شرمندہ ہوگیا کہ اوسنے اقرار کر لیا
کہ یہہ آیتین بغیر خدائی الہام کی نہین ہو سکتین اور اوسی وقت اسلام قبول کر لیا
قرآن شریف کی وہ آیتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین ـــ بیشک یہہ
کتاب حق ہی ـــ یہہ اون متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین
اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی اونکو
عنایت فرمایا ہی ـــ اور نیز اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجہپر (ای محمد ﷺ)
اور تجہسی پہلی نبیون پر کیا ـــ اور جنکو عقبی کا یقین کامل ہی یقینا یہہ لوگ خدائی راہ
پر چلتی ہین اور فلاح پاوینگی ـــ اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اون لوگون کی
مانند ہین جسنے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی نی اوسکی گرد کی چیزین روشن ہوگئین تو
اونہی اپنی آنکہین بند کر لین ـــ خدا تعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرے مین
چہوڑ دیتا ہی اب وہ دیکہہ نہ سکینگی وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین سو اسطی وہ توبہ
نکرینگی یا وہ ایک آسمانی بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کی
ڈر سی اپنی کانون مین اونگلیان دی لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین ـــ اللہ تعالی کافرون
کو محیط ہی ـــ بجلی اونہین اندہا بنائی کی سوا ہر طرح کا صدمہ پہونچتی ہی اور جبتک وہ
اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا چہا جاتا ہی تو وہ مفلوج ہو جاتی

کہ اگر

بینات سی مصنف کی بموجب بقر یا سورۂ علق مراد ہی مشہور برات لکہا گیا ہی اور ترجمہ آیات آغاز سورۂ بقر کا ہی سہو مترجم ۱۲ آخر کار لبید آنحضرت کی بہشت کام آئی اور ... کی تمام ادیان ... آنحضرت اور قرآن شریف اور ... کا جواب لکہا ... خصوصا ... اس قوم کا ...

پہری کی کہڑی رہ جاتی ہین سو وہ تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
اور موزون کا سبب ہی جس سی آنحضرت صلعم اپنی شعر کو آراستہ کیا ہی قرآن شریف
کا اختلاف عبارت نہایت عجیب ہی کیونکہ بعض اوقات آنحضرت سرو چہوڑ دیتی ہین
اور اللہ تعالی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنی نہایت شان و شوکت
آیتونمین بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور خوش ہوجاتی ہین
جبکہ آپ جنت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی ہین تو آپکی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین — قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اونمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
اوسے نہین چہوتی اور سنبہالی سی رکہتی تا کوئی غفلت سی اوسے چہو لے قرآن شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہ ہی — کوئی اوسے نہ چہوئی مگر وہ
لوگ جو با وضو ہین — وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبہی اپنی کمر سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دیلیتی ہین اور لڑائیون مین
اوسی اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی او
جواہر سے آراستہ کرتی ہین اور قصداً اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی قرآن شریف
اونکی تعلیم کی بنیاد ہی تمام لڑکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اور اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہ کہ تمام اون کی رہنی اور قانون قرآن شریف سی موقوف ہین اونکی قاضی اوس

ختم لیتی ہین تمام مسلمانون پر فرض ہے کہ اوسی پڑہین اور اوس سی اپنی زندگی کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجد مین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کر دیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کی آواز لاکہون آدمیون کی دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی — ایسی ہی متقی مسلمان ہوئی ہین جنہون نی اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام و کمال پڑہا ہی — قرآن شریف مین اکثر جا بجا حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی کرو بد دوستی کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کی رواج دینیکی سوا وہ فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کی طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی ہی کا حکم ہی اور ادای زکوٰۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک کہ اگر دشمن یا جبریہ بہی ہو کہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہئی ان تینون فرضون مین سی آنحضرت نماز کو بقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز کا پہلا رکن ہی سیل صاحب نی اپنی کتاب موسومہ پری لمنری ڈسکورس کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتی ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ اونکو یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی حضرت امام غزالی نی طہارت کے چار درجی مقرر کئی ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور غلاظت

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی ... رحمۃ اللہ ... کتابین احیاء العلوم و کیمیای سعادت وغیرہ ... مشہور ہین ... سنہ ۵۰۵

اور

این حاشیه متعلقه صفحه ۷۶

اور بچانا ظاہری آپکو کری دوم اعضای جسم کو بری کامون اور اور شرارت سی بچای

سوم دلکی بری خواہشون اور بدیون سی حفاظت مین رکہی چہارم اپنی خیالات

کو اون محبتون سی بچاوی جو اونہین خدا کیطرف رجوع ہونی سی باز رکہتی ہین اور آپ

یہہ بہی فرماتی ہین کہ جسم ایک محل ہی اور دل اوسکا گوہر ہی دلیل سی آپ اون لوگون

کی بہت شکایت کرتی ہین جو سوی اعتقادی سی صرف طہارت ظاہری سی پاک ہوتی ہین

اور اون لوگونکو برا سمجہتی ہین جو دلکی باشندان رسوم کی پابند نہین حالانکہ انکی لوہمین تخم دغا اور مکر

اور جہالت بہرا ہوا ہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض عیسائی جو مسلمانون پر یہہ الزام

لگاتی ہین کہ مسلمانونکا یہہ مسئلہ ہی کہ صفائی ظاہری اونکو گناہون سے بچاتی ہی یہہ صرف

انکا بہتان اور الزام بیجا ہی ـــ قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب

اخلاق ہی کا ذکر نہین ہی بلکہ گبن صاحب کا قول ہی کہ دریائی اوس سی گنگا تک قرآن شریف

مجموعہ قوانین مانا جاتا ہی یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور

فوجداری اور مضامین بہی اسمین درج ہین ـــ اور وہ قاعدی جو آدمیونکی اعمال اور مال کی نسبت مقرر کیے

گئی ہین ـــ وہ خدا تعالی کی بی زوال رضا سی بنائی گئی ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح

بیان کرسکتی ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہی اس مین قوانین علاوہ سے

اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزا دہی سب موجود

اور مذہبی رسمون سی لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہی اور قرآن نجات روح

ہی او صحت جسمانی اور حقوق عامہ و حقوق شخصی اور نفع رسانی خلایق اور نیکی اور بدی سے

اور سرای دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی ــــــ لہذا قران شریف اصل

میں انجیل سی بالکل مختلف ہی جس میں کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی

نہیں ہیں بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتیں کہ جنسی خدا کی یاد اور تہذیب

نفسی ہو موجود ہیں مگر ان حکایات میں کچھہ ربط ظاہری نہیں معلوم ہوتا قران شریف

اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہیں ہی بلکہ اوسمیں

نظم و نسق ملکی کا بھی بیان ہی اسی بنیاد پر سلطنتیں قایم ہیں اسی میں سی ہر ایک قانون

ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی منفصل ہوتی ہی ــــ آنحضرت

نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار

حاصل ہو اپکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بھی عیسائی پادریوں کے طرح اپنی ہم مذہبوں

اور اونکی سلطنتوں کو خراب نکر دیں اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد

رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنی اس امر میں آپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی

علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی

علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمیں صرف خدا تعالی کی پرستش اور نہ پادریوں

اور نہ ظاہری رسموں کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خدا تعالی کیسی کام کرنی کے

ہدایت تہی ــــ رمنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام میں بالکل پادری پن نہ تہا

اور آپسی زیادہ کوئی ادن رسموں کا دشمن نہ تہا جو مذہب کے تایید کی بہانہ اوس کے

ہیئت اصلی بالکل خراب کر دیتی ہیں اس لئے فرقہ میں بہی عیسائی لوگوں میں اون کے

۵۱ جواب معترض دربارہ ربط علم و مذہب دیکھو نمبر مولف ۱۲

۵۲ آٹھویں ہجری تک عہد حکومت تک انگلستان میں قانون بنانا پادریوں کی سوا کوئی اور شخص کو نہ پڑہ سکتا تہا اور پادری

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز و اکرام کی بالکل اصل نہی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک دوسریکو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو آقا اور باپ کہنی سی باز رہین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا باپ ہی ——— لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی واقف ہین وہی علمای امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکے مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمای مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین اونکی خدمتین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران لعد کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ کسی پر اور نہ وظائف ریاست پر وہ اپنا گذارا مقدمات متنازع فیہ کی آمد سی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور اون زمینون کے محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کی گئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان شرع انگلستان کے پادریون سی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نتہا قرآن سی خوب ظاہر ہے کہ آنحضرت نی موحد تہی آپ نی بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادثہ کو فنا اور ہر طالع کو غروب لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ——— آنحضرت خدای یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بہید سی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

بقرہ و سورہ

مترجم ١٢

ہی اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبان سی
دوسری اور ستاون اور چھیاسٹھویں سورتوں مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون
پر کامل عقیدہ رکھتی ہین اور مفسرین قرآن نے انکی اسطرح تعریف لکھی جیسی ریاضی کی حدود و علوم
بیان کیے جاتی ہین ایک موحد حکیم بہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہو سکتا ہی تمام
مخلوقات دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک دل کی
دنیا مین موجود ہی ہر ایک زمانہ کی بنیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکہائین کہ خدا تعالی انکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا آپ نے
واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین انیسوین اور دسوین سورتین دیکہو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نی قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ وغیرہ
نہین جیسا آگی پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہے وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کر دیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کر دیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی مسئلون کو بغیر گواہی چہوڑدی لہذا
اوس نی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ انہین دوبارہ قایم کر دی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

رہمی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیونکی جو خدا کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا تعالی کی سوا اور کو بہی پرستش مین شامل کرتی
ہین چنانچہ آنحضرت فرماتی ہین بسورۃ نسا ع ۲۳ ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کی خلاف ہو عیسی مسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا تعالی کی نبی ہین تم صرف
خدا تعالی اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیث کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی نہ بڑہاؤ
خدا تعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
بہیجنی سے غرض یہہ تہی کہ وہ اون سب مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رائج تہی ایک مذہب بنادے
اور اونکو خدا تعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قواعد اور رسمین ہین جنمین
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دنیوی اور دینی انتظام
اور منزل کی خوشی بنا اور بہر سبب اوسکے آدمیونکو آنحضرت کا فرمان بردار بنا دے اور اونکو یہہ یقین کرادے کہ آنحضرت
اور خدا تعالی کی رسول ہین جنکا پیچ اور اقرارون اور اگلی زمانہ کی پیغمبرون کی ذکر کرنی کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا تعالی کی
کی مذہب کے زمین پر پہیلانیکی واسطی اوسی طرح بہیجی گئی ہین جس واسطی دنیا مین آئے ہین کہ دینی اور دنیوی امور مین اوسکے سلسلہ
کی چاہین یعنی قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا تعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کی اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا تعالی کی وحدانیت کو پہر قایم کرون وہ یہہ بہی ارشاد فرماتی ہین کہ صحیح مذہب ایک ہی سی زیادہ نہین ہو سکتا اور اگرچہ بعض قواعد اور
اور رسمین خدا تعالی کی ہدایت کے موافق تبدیل ہو جاتی ہین مگر اونکی اصل کبہی تبدیل نہین ہوتی کیونکہ وہ بی زوال اور حق ہے اور جب
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا تعالی اوسکی درستی کی واسطی نبی بہیجتا ہے تاکہ وہ اون غلطیون کو جو مذہب مین تلقین ہوئین ان

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ظہور تک سب مین زیادہ بزرگ ہے
— آنحضرت نے کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکے یہہ فرمایا (سورتین[1] ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ) کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجھی حضرت جبرئیل نے بتایا (سورت ۴۲) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کرے جنمین آنحضرت فرماتی تھی کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کردی ہے خصوصًا اوس مقام پر جہان پیغمبر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۴ و ۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) مروایت[2] ہے کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کے پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دنبہ کی کہال پر لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے
حضرت اسحٰق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک[3] اور
ترجمہ کی موافق جسکی اکثر عیسائی مانتی ہین آنحضرت نے قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا مردہ ابن ثوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سے جو عبد المسیح کے
نسطوریون[4] عباد ستخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہے تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتے ہین (
سورتین ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ و ۲۷) قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خداتعالیٰ کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۴۳ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰
و ۴۹ و ۵۷) اوس مین لکہا ہے کہ خداتعالیٰ قدیم اور غیر مخلوق ہے اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہے (سورتین ۶ و ۱۳

ف ۱ جوینده کو چاہئے کہ ہر سورۃ کو ان اعداد کی بموجب سی قرآن مجید مین دیکھلے تا آخر کتاب یہی۔ مترجم

ف ۲ یہہ روایت مسلمانون مین کہین مشہور و معتبر نہین ہے۔ مترجم

ف ۳ یہہ روایت بالکل متعصبین اہل منکرین اسلام کی بنائی ہوئی مستور ہے۔ مترجم

ف ۴ نسطوریہ ایک فرقہ ہی مذہب نصاریٰ سی اور یہ فرقہ دو کا نام نسطورس ملکانیہ ... مترجم

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۴۰) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتا ہی جو ناشکری نہین کرتی (سورتین ۳ و ۹ و ۱۴ و ۶۴) اور گنہگارون کی خطا معاف
کردیتا ہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۵ و ۲۵ و ۱۱۰) خدا تعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزا دیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸) یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بی زوال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلند خیال شاعرونکی نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۴ و ۳۲ و ۵۶) اور خصوصاً گنہگارون کی بی
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجاویگی اور جو اندازہ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲ و ۸ و ۵۳ و ۵۴ و ۲۵ و ۵۵ و ۵۶ و ۱۶ و ۱۷ و ۶ و ۸۴) قرآن مین خدا تعالی کی ہستی کی
ساتہہ اوسکے رزاقی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۳ و ۲۹ و ۲۳ و ۳۴) اور کاتب تقدیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۴۱ و ۶۷) بہی لکہا ہی —— قرآن شریف مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے
فرشتی پیدا کئی ہین —— (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
نبیون کی پرستش کرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتی متعین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکہتی ہین (سورت ۱۳) شیاطین انسان کی دشمن ہین — (سورتین
۶۳ و ۳۶ و ۴۳) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مخالف و رحم
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲۶ و ۵۵ و ۷۲) اور سب سے زیادہ بات یہہ ہے

نہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کرین مگر یہ سمجھین کہ آپ بشر نہین ہین (سورتین ۷ او ۲۹ ا
عیسائی جسقدر بی انصافی قرآن شریف کی تہذیب سے اعتراض کرتین کرتی ہین او سیقدر بی انصافی
سی اونکی مسلمون عیسائیون پر اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی افراط
(سورتین ۴ و ۷ ۱) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور (سورتین ۴ و ۵ ۱ و ۱۸) غیبت
اور بہتان (سورت ۴ ۱۰) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۱۳) دنیوی مال
و منال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہی کہ خیرات
دو (سورتین ۲ و ۳ و ۳ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی مان باپکی عظمت کرو (سورتین ۴
و ۱۷ و ۲۹ و ۱) تم خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی
اختیار کرو (سورتین ۹ و ۱۷ و ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے
حق رسائی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۴۸) نیکی بات
خلق و حیاسی پیش آؤ (سورتین ۴ و ۲ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۳
و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۲ و ۳ و ۴۷ و ۳) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۴) خلقت
کی خیرخواہی کرو (سورت ۲۸) ـــــ گنہگارون کی خطا معاف کرو
(سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۳۳) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳)
اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہو نہ اسواسطی
کہ دنیا مین تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کرچکی ہین قرآن شریف
صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہین ہے بلکہ اس مین مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بھی ہین اور یہی حال موسیٰ کی پنٹاٹک یعنی توریت کی پانچ پہلی حصون کا ہی قرآن
شریف مین چار سی زیادہ نکاح کرنیکی ممانعت ہی (سورت ۴) اور جو رسوم نکاح مین جاہلیت سے
اونکا حکم ہی (سورت مین ۲۲ و ۲۳) اور معاملات زناشوی کی تعلیم ہی (سورت ۴) وہ ویلانی کی حد
واسطے مدت مقرر کی گئی ہی (سورت ۴) اور بیوہ عورتونکی واسطی بھی مدت ہے (سورت ۲ و ۴)
اور جہیز اور مہر کا بھی ذکر ہی (سورت مین ۲ و ۴) اور یہہ بھی لکھا ہی کہ طلاق کسطرح ہونا چاہئی
(سورت مین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نے بوریاثون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بھی غفلت نہین کی اونکا شور مذکورۃ الصدر مین ذکر ہی قرآن شریف مین جھوٹی گواہونکے
... کا بھی حکم ہی (سورت مین ۵ و ۲۴) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اوس مین مکر
(سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل الشان (سورت مین ۲ و ۴ و ۲۵) قتل اطفال (سورت مین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشتہ دارون سے (سورت ۴) بی حیائی اور زنا کاری کی واسطی سزا مقرر سے
(سورت مین ۴ و ۱۹ و ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی تھی بلکہ وہ
مقنن اور شارع بھی تھی اپنی اون قوانین کو جنکا رواج نہین دیا جبتک کہ ہجرت
نکرلی اور آپ کا مذہب جیسی طرح پھیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کیئے
کہ جب آپ نی مکہ فتح کرلیا ـــ مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے
اپنی انجیل کی کبھی ایسی تکریم ہوئی ہوگی پھر بھی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف
مجموعہ قوانین مذہبی اور مالی اور ملکی ہی اون کا یقین امور مندرجہ ذیل پر منقسم ہے
اور ان باتون کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

دو حصون پر منقسم ہی ایک کو ایمان[۵۱] اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی یقین کا نام ہی دین[۵۲] مین نماز اور وضو اور زکوۃ اور روزہ اور حج[۵۳]
شامل تھی تاکہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچھی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال
رکھنا چاہیئی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین[۵۴] اور معاملا
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچھہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک نقطہ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا چاہیئی
دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ جوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سننی سی آدمی کی دل پر ایکطرح کا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مخصص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
صحیفون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا بھی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسی اولسی آخر تک پڑہین تو کہین ایسے

۵۱ یعنی نیک چلنا ... ۱۲

۵۲ ... مکان ...

۵۳ مکہ کی زیارت قدیم عادت کے موافق مقرر کی گئی تاکہ اوسکی حرارت مذہبی تازہ ہوتی رہی اور اونکی عقائد یکسان رہین ۱۲ موُلف

۵۴ ...

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ہنسی آجائی — وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے
بنا ڈالی ہی اوس مین کمال وحدانیت ہی اور اوس مین خدا تعالی کا مضمون بیان مین
کچھ دقت اور ابہام نہین ہے — اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ ہر
مقام پر موجود ہی اور اوسکی حکم سے تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی مانند یہہ
رائی نہین ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے
مگر آپ سب چیزون سے علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین
سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی ان لینی پڑی اور سمجھ
مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اسطرح دی اور غیر منقلب پرستش پہ
قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر جگہہ مختلط کر دیا ہی القصہ یہہ
ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کے تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب
غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل نکالین ہین جو خلاف عقل نہین اسواسطی کہ تعجب
کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سیاپانیون کی پرستش اجرام
فلکی اور زردشتیون کی آتشکدون کا استیصال تمام کر دیا — اب ہم اسلام کی اون
چند عقاید کا مختصر حال لکھتی ہین جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہین — اسلام نے
سے غیر مذہب مسایل کچھ ایسی درست اندازی نہین کہ غیر مذہب والون کو تکلیف دی او

پر کبھی ایسا ظلم قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سی موجدان بدعات کو سخت سزا ملی ہو نہ یہہ ارادہ کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبر سی اسلام قبول کرائین — اہل اسلام دعوت اسلام کر تی تہی مگر اپنی مذہب کو بجبر قبول نکراتی تہی — مذہب مین جبر نہین کرنا ہو نی چاہیے — یقینی وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین یا یہودیون کے مسلکون کے متابعت کرتی ہین اور عیسایٔ اور سابانی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین خدا اون کو جزائی خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگی نہ اونہین چیلد ملال پہونچی گا — علاوہ اسکے اسلام قبول کرنی سی نو مسلم کو بہی وہی حقوق ہو جاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی کی اور غلامون کو اون شرایط سی آزادی حاصل ہو جاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی علیہ السلام آنحضرت کیوقت تک لیا کرتی تہی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قریب قریب عرب کی ملکون مین رایج تہا اسلام کی سبب سے بالکل معدوم ہو گیا اور قرآن شریف کی سبب سے بردہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بہی جاتی رہی کہ زمین کے ساتھہ اوسکی خدمت گذار بہی فروخت کئی جاتی ہین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اون لوگون کو بہی حفاظت کا حکم ہی جن پر اسلام غالب آئین قرآن شریف کی سبب سے ہر طرحکا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی نہ جا سکی اور رہگئی قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اشکال جاتی رہی غیر مذہب کے آدمیون کو آزادی حاصل ہو گئی کہ جاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقرر روپیہ دین یا نہدین اور اور طرح کی چندی جو اونکی اہل مذہب اونسی زبردستی لیا کرتی تہی دین یا ندین اسلام قبول کرنی کیواسطی صرف کلمہ پڑہنا پڑتا تہا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

قرآن شریف
سورہ

لرتی ہین کہ ختنہ بھی نہایت ضروری ہی یہ غلطی ہی — فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہے کہ استقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہ لکہین — اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قران شریف خدا تعالی
کی بیان اچہا ایسی سنجیدہ مضامین سے بہرا ہی کہ جنکی پڑہنی سی ہر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب ایسی ان لوگون نے سنا جو اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم سو اعتقادیون اور بت پرستی سی متنفر تہی تو انہین اور بہی اپنی مذہب
کی بنیادین ثابت ہوگئی — دویم یہہ کہ اس مذہب مین تمام ان مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلی
اور رسوم اور روایتین جنکی کہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رایج تہی — سوم
قران شریف ایسی ہادی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین —
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان سببون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نی اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی — مگر غیر متعصب
اور اہل انصاف اس خیال بیہودہ سمجہتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجاویگی کہ آنحضرت نے کبہی قبل
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دینے کی واسطی اعتماد نہین کیا — ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کے رسم و رواج کو دیکہکر رای لگائین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
انکی معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام نی اس بات مین کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور اس زمانے غیر تربیت یافتہ قومون مین اکثر حرام

کاریگا بہت رواج تھا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتوں سی خراب ہوا کرتی تھی مگر جب آپ نے
ان باتون کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہو گئی اسی صاف ظاہر ہی کہ ایکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سچو ان مذہب والون
مشتابہ ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کی بھی نہین ہوتی —— یعنی پارسا مسلمان
متعدد نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے —— کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑھی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہوا اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پھر اوسکا مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی سی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی التزام
اور دوستی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
بہ نسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی کی جنکا قرآن شریف
نے ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند رکھا —— ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بھی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی وہان قرآن شریف
بھی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونھون نے مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اوسوقت ابھی
کو وہان حج بہم کئین اوسوقت تک وہان کی حکام اور سلاطین کسی مذہب کی پیرو نہ تھی اور ان
لوگون نی قرآن شریف کو پڑھا اور اوس سی آگاہی حاصل کی کنارہ مالیبار اور ملاکا مین

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوتی پادشاہان ترنابات اور تدور کی بیٹے اور
ذوجوار کی سلاطین کی یہہ مذہب اختیار کر لیا اور جب خاندان مغلیہ قندھار کیطرف آئی اور گجرات
اور اون سلطنتون مین حکمران تہا جو ہنوز مسلمانون کا غلبہ نہ ہوا تہی بہت سے آدمی ہندوستان
مین قرآن پہونچانی لی آئی تہی جب بنگال دلی ہندوستان مین آئی تو اونہون نی دیکھا
کہ اسلام نی ہندون کی بیہودہ مسائل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخون
مین یہہ لکھا پایا کہ ہی مورثان بادشاہ ہندوستان جس کا کہ دہلی السلطنت کی ملک تہا
اوس نی ہماری آتی مین تخمینا چہہ سو برس پہلی مورثون کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست
مین بہت اچھی اچھی عہدہ دئی اور آخر کار اون کا مذہب اختیار کر لیا ان بادشاہون مین
آخر بادشاہ جس کا نام ہیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹھکر ہندوستان سی چلا گیا تا کہ
اپنی عمر مکہ مین بسر کری ـــــ یہہ لوگونکا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تھے فی
الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو حق کی قائل نہین ہین دو مین سی ایک بات
قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب یعنا قرآن ہی نام رکھا چارون فرقہ
عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور سابانی کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی
تہی کہ یا جزیہ ادا کریا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع الاسلام
ہونا پایا جاتی مگر جو مسلمانون کی قصے سے اونکی وہ قطعہ مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت
کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی معاہدہ کر لیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ
مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کے مقابلہ مین نہایت رحم دل

تھی جو روم اور قسطنطینیہ کی پادریون کی فرمانبرداری کرتی تھی بس یہہ بات سچ
ہی کہ اگر بجائی اہل عرب اور ترک کی اہل یورپ ایشیا کی مالک ہوتی تو وہ اسلام کو اسی
طرح نہ رہنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنی دیا ہی کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سی وہ
اپنی اور ہم مذہبون پر ظلم کرتی ہین جنہین وہ خیال کرتی ہین کہ مذہب حق پر نہین ہین جرد ھلکا
شتر لنسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کی
معتقدین نی پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہو سکتا و اودوا
کیتھولکون نے صرف سینٹ بارتھولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین اتنی خونریزی
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہین قتل کیئی یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیونکے
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وہ بدگمانی یہہ ہی ــــ کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے
جنھون نے مسلمان ہونے پر یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی سی دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات
ہرگز صحیح نہین ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت ایسی رحم
دلی کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بھی زیادہ بے رحم تھی ــــ
آنحضرت کی نسبت مین اگرچہ تعلیم باطنی نہین ہے پر اسمین کچھ شک نہین ہی کہ وہ باقاعدہ اور
باربط ہی یہہ مذہب ایک شاہراہ کی مانند ہی جو بد اعتقادی اور بیشک مذہب والی حکما کے
بدعات کی ضلالت مین بغایت ان حکمائی مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تھا کہ اگر ہم یہہ کہین
کہ مسلمانون نے اپنی تمام عہد حکومت مین عیسائی مذہب کے کوئی ایسی قسم نہین دیکھی جسکی
نسبت مین دلیل نہون اور جسکی تسلی اونکی قدر کرنیکی لایق نہون تو اسمین کچھ مبالغہ نہین ہے

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطے پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین داخل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو انہوین جلد بشتیں کے طرف منسوب ہین اونسی بہی یہہ
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حواریون کو اسبات مین شبہہ تہا کہ آیا یہود لوگونکے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم شروع ہی عیسائی موزخون کو خود اسبات کا اقرار ہی کہ جب عیسائی
مذہب بادشاہون وغیرہ نی قبول کر لیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہو گئی جسکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فساد نی معلمان مذہب کے دلمین جا پائی پکڑی اور اونمین
بہت بحثین اور تکرارین شروع ہو گئین فلاٹ صاحب کی رای ہی کہ قسطنطین ٣١٩ کے زمانہ سی بہت
پہلے ہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہو گئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوس نے معلمان مذہب کا بہت قدر کی اور اونہین اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور اختیارات ملکی کے شایق ہو گئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب
کر دیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپنے اپنی مذہب کو قایم کیا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقیہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدایتعالی واحد او حقیقی کی پرستش جاری ہی — اگرچہ لوگ
آدمیونکی طبیعت اس عرب کے نبی کی ظاہری اوصاف باطنی کی نسبت جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے دلسی قایل تہی اور یہہ سمجہتے تہی کہ آپ پر وحی نازل

ہی اور آپ سچی نبی ہین ضروری ہی کہ مشرکون کو آپکا مذہب بسبب اوسکی عمدہ قواعد اور قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوا ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سے زیادہ صاف اور حضرت موسی کی مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے مقابل مین بہت عقل کی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان لوگون کے بد اعتقادیون سی جاتی رہی تہی — آنحضرت کی مذہب کے صداقت اس باتسی اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر اس مین اور مذہبون کی مانند خالق کی جائی مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نی اپنے وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جائی بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی — مین خدا اور اوس کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون — یہہ جو اکثر مورخ لکہا ہی اور اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شایع ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کر سکتا ہی کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جائی نماز اور زکوٰۃ قایم کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطی سرتاپا برکت تہا اور آنحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطی کی تہی — لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

٢ یعنی کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ

ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی کسر شان کرین اور جاہلانہ اوسکی بابت مین
گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتھہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ
پیدا کیا تھا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکھتی ہین کہ اپنی کیسی عجیب
طورسی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین
معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین
بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا
پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ——

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوسکے دیکھنی اور اس باب کے مطالعہ سی ناظرین
کو بخوبی ظاہر ہو جاویگی —— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب
سی زیادہ علم و فضل کی قدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور
مولوی کو دیکھتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقوم
ذیل قوم سب قانونون مین علم کی قدر و منزلت کی نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکھتا ہے
کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکھتا ہی کہ جنت
اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جاوی یا بہ تبدیل الفاظ
ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جاوی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق
ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین ——

علم عقلا کے انصاف شاہان سے نماز صلحا کے عبادت دلیران ع — اوران
سے بڑھکر زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نے قرآن شریف مین خدا تعالی سے کہوایا ہے کہ مال و
منال دنیا ناچیز اور بے حقیقت ہے مگر علم و فضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے خود بڑے
شد و مد سے علم کی تحصیل کیواسطے ہدایت فرمائی ہے اور آپکی خویش یعنی حضرت علی نے یہہ قول
فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے
فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ رواج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کی سارسن اور ملک ہسپانیہ
کی عرب تھے یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی بیچ سلسلہ خیال کی جاتی تہی اور اونہون نے خلفائے
عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا
یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین جسوقت یہہ
برکات علم و فضل کے پیہ رواج تہا مگر یہہ لوگ مثلاً مشہور جہالت اور بے علمی مین مبتلا تہی اور علم ادب
ہماری ہان سے بالکل نیست و نابود ہو گیا تہا — مسٹر [illegible] صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر
کی نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ نہایت درجہ کی جہالت مین پڑا
ہوا تہا اور بیجا فلسفہ اور حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ اہنی لاطینیان کہنا چاہیے لاطینیون کی فلسفہ و حکمت مین
صرف منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتی تہی کہ یہی دونون
علم عقل انسانی کی بنیاد مین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی
مین بہت سے مدرسے جاری کئے تہی اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے
تعلیم پاتی تہی اور پیہر ان علوم کو ان کے عیسائی مدرسون مین جاری کرتی تہی یہین اس بات کا اقرار

کرنا چاہئی کہ تمام قسم کی علم یعنی طب اور طبیعیات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکھی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کی جاتی ہین پہلی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب ہی کی سبب سے رایج ہوا — اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کر چکی تو انکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی سننے مین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
نہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل روما کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
رومانزبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کر لیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ لوگون نے
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پیرینیز سے گذر کر ادسطرف فرانس مین جا پہونچگئی — اون کو علمی ترقی
بہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین — آنحضرت
کی بہتیجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علی علم و فضل کے بڑی قدر کرتی تہی —
معاویہ جنکی وقت سے خلافت موروثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نے
اہل یونان کی فن سیکھنی شروع کئی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی بعد

ابو جعفر المنصور خلفای عباسیہ کی دویم خلیفہ علم و فضل کی بہت قدر دان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اسکے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان و شوکت مین بے نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفای عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید نے بکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم و فضل
کی بڑی مربی تہی ——— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین باہم خط و کتابت رکہتے تہے
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین ——— وہ بادشاہ ہی جسنے نہایت عالم
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجا کر اپنی ملک مین پہاڑی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جسنے اہل عرب کے علم و فضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزارہا اونٹ قلمی کتابون سے بہرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہی سول سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز اور مراکو اور کوردووا اور گرینیڈا
اور وہین پہیلا اور سول مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت کی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے نسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوس کو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہت ترقی دی اور ان لوگون کے علم کتابون کی یونان اور روما کی علم اوستین

دوبارہ

دوبارہ جان ڈالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح اور
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیسری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودہوین صدی تک
عرب کے علم و فضل ہی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ـــــ ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبد الرحمن اولاد خلیفہ عبد الرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبد الرحمن اول نی سنہ ۷۵۶ء
عیسوی مین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفائی اُمویہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندان مین
سبھی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور تیسرا ان مین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ـــــ یہہ آٹھوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جس نی امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہو گیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا یہہ
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کی قدر کرتی اور ترقی دینی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ اسقدر دور تہی کہ طلبائی یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہے
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو ہمین بہی شک تہا کہ اہل
عرب کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبد الرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

لاجواب تھا اونسنی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کبھی اور مشرقی بادشاہ
کی بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کو رٹو داسی تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین چھہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تھا اس خلیفہ کی محلسرا
مین چھہ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار تہی اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی امرو کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو ساتہہ کی حماموں مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ ٹولمی کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جیسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بی بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتھہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹھانا چاہئی بس ایسا کیونکر ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور ادہر اس کتبخانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) ابو الفراج
جسکی کہ خاندان نی اس کتب خانہ کی جلنی کی روایت بیان کی وہ اس ماقعہ کی چھہ سو برس
بعد گذرا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصر کے رہنی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرائی جس نے کہ

اسکندریہ

اسکندریہ کی کتب‌خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین لکھا ہی کہ یہہ حکایت
بالکل جہوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی بہاری اور قدیم کتب‌خانہ چوتہی صدی سی پہلی تہی
تعجب کی بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سی
ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکہا ہی اور گبن صاحب مورخ لکہتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنہین اہل عرب اور مولوفات
کی تحریرین ہین وہ جلا دی جائین تو البتہ عقلا خوش ہو کر یہہ بات کہتی کہ انسان کو فقر
بلا اس حرکت سی نفع متصور ہی — ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نی حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب‌خانہ جلا دیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی پادری زینوسی ناراض ہوئی
جنہون نی اہل عرب کی تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نی مشہور سمر و خانہ کو منہدم
کیا اور اس سی بہی زیادہ وینڈل قوم کیطرح یہہ بی وقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور مقبرون کو برباد کر دیا — اب ہم پہر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سی
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فائدون کی سوا جو عیسائیون کو جنگ صلیبی مین حاصل ہوئی یعنی انہون
نی اہل عرب کی آزادمزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکہکر اپنی ملک کی رواجون کی اصلاح کی
اور اپنی بادشاہون کی خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نی علم ادب متقدمین کو متاخرین سی ملا دیا

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکہا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کے ممنو اور سلیرنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابوعلی سینا و ابو
روز وبی نہر اینر اریل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دینے مین لوگون کی بہت مدد دی
جو تاریکی جہالت سے نکلے ہی تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور اونہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے نسبت
علم ادب کی طرف بہت مایل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہو وہ کالبد
بی روح ہی اور شان و شوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہی اپنی معتقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ــــــ عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہو نمین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا اماموں کا ذکر ہی کہ اوس نے
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس عالی
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ــــــ کون ایسا ہی جس نے شور لری کی تاریخ یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی اوس عمدہ قوم پر تعجب
نکیا ہو جنہون نے تو تہہ سو برس تک حکمرانی کی مگر اون کے مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایک

بی رحمی کا بھی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس
حرکت سی نادم نہو کہ اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی شیطنت اور ظلم اوس قوم کی
سر پا جسکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی — کون ایسا شخص ہی
جو زینبر پادری کی اس حرکت کی لکہنی سی شرمندہ نہو کہ اوسنی کورڈووا کی بڑی شہر کی
اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کی ساتہہ سو
برس کی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا — یہہ فرانگن صاحب ہی کی تصنیفات
ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کی عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہو گئی ہین یہہ پادری
صاحب ۱۲۱۴ء مین پیدا ہوی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نی
الکندی — اور ثابت ابو قرہ — اور علی الحسن — اور الفارابی — اور
الفرغانی — اور الازرقیب کی — قول اکثر نقل کی ہین اور معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ان مصنفین کی کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سی
واقف تہا علی الخصوص وہ بو علی سینا کی حکمت کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلسفہ
کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈ کن صاحب نی اپنی فلسفہ کی اول اصول ہمنام اور جید
— روجر بیکن صاحب سی حاصل کی تہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا
فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا — یہہ جو عیسائی کہتی ہین
کہ حال کی اہل اسلام علم و فن کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جا سکتا کہ یہہ بات بالکل
غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکہتا ہی

کیونکہ طلب علم اسلام کی اصول مذہب مین داخل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹھاتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پڑہنا لکہنا ضرور سکہادی کہ جسکے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجھہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہادی مسلمان ہر ایک طالب علم کو ہاتھہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض آدمی
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کرلیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہانکی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطہ
روپیہ دیتا ہی یا اگر اوسکے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین تعمیر ہوجاتی ہے
پہر جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکہو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات سے
پر قادر ہی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اوسکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی عیش کیلئے کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لیی جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کئی جائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یورپ تو نیا کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی جہالت کا حال لکہا جائی تو کوئی شبہہ

وہ ایسی قوم ہین جنکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت ابنائی جبرالٹر سی ہندوستان تک پہیل گئی دیکہو اشرف
ترک لوگ اور اشرف اہل تاتار آنحضرت کی شہرت اور شوکت ابتک رکہتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسوراث اور
بجازیت اور محمد ثانی اور سلیمان سی شہرہ مین مقابل ہو گیا مسلمانون کی مذہب عیسائی
کو پہری نیز ہزارون مین تنہین کر دیا گیا اونہون کی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
قلب ممالک مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور وینس کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنہین لاطنی قوم کی گرجون اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا گیا
وہ اوس سمندر کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط چٹہری یعنی پر ٹکر کہا کر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی جہازنے
فتوحات اور بہی حیرت افزا ہین آنحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتے
تہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج کرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
بڑی زمین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا ملک سسلی شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور اونہین لوگون نے
کورسیکا اور سارڈینیا اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک سسلی پر [illegible]

شہر مین سب قومون پر غالب ہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ۹۵۵ عیسوی مین عبد الرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لادکر اوسی مشرق ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز سسلی مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المعز کی نام تہا المعز ساحل افریقیہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبد الرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کرلیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المعز جو کہ سسلی کا بہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلی مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوس نے جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبد الرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ سی واپس آتا تہا گرفتار کرلیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبد الرحمن نے اپنی استعمال کیواسطی منگائی تہی بہت سی ایسی نوکرین جس سے ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبًا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازون کی نقل ہین جو
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کی ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ ان ونسنل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کیہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہے وہ اونیسوین صدی کی مغل بادشاہون کو امرائی انگریزی ہنہون نے مشرق مین

انیسوین صدی کی رفتہ رفتہ اور بملائمت تمام اپنی حکومت پہلائی لیکن اگر ان
مورخون کی نیت مین فساد ہوتا تو وہ مسلمانون کی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگون
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا تہا
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی اینگلو سیکسن لوگون پر کیا تہا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تہا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطہ مقرر ہوئی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصافی ہنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا کام انصاف کرنا تہا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امراکو دولت
کی اسقدر حرص تھی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچہہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاریکا اسقدر زور تہا کہ اسکوٹ لینڈ کی ایک شب بادشاہ زادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی مورخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نی ہندوستان مین نہایت ظلم و ستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اونسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین اورشلیم کو سرداران
گوڈفری ڈی بولین دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ

نہ ضعیف آدمی نہ عورتیں نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن تلواروں نے ماؤں کو
قتل کیا تھا وہوں ہی بچوں کو قتل کیا اور شلیم تمام گلیاں مقتولوں سے بھر گئیں اور دوسری
طرف سے بھی مجبوروں کی آہ و زاری کی آواز آنے لگی جب کہ سلطان مصر اور شام نے دوسری
صلیبی جنگ میں بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے ہرگز ظلم نہ کیا اور جب اہل قلعہ
نے اپنی تئیں اوس کو سپرد کر دیا سلطان نے ان عیسائی قیدیوں پر نہایت مہربانی کی اور
جو لوگ ایسے غریب تھے کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتے تھے انہیں مفت آزاد کر دیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ رچرڈ شیر دل کی بھی
حقیقت کچھ نہ تھی — سلطان مصر کو علم ادب میں بھی کچھ دخل تھا مگر اور فنون میں بھی
شخص کامل تھا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ میں اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا — یہہ
بادشاہ قیصروں کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تھا مگر اور لوگوں کے واسطے اس کے مہربانی
اور فیاضی کی حد نہ تھی رحم اور نیکیاں اوسکی واجبی بہت تھیں اور اوس نے اپنی زمانہ
حیات میں ایسے کام کئے کہ اوسکے ہمعصر عیسائیوں کو بھی ایسے کرنے چاہئے تھے — یہہ
سلطان بے شبہہ حلیم و حلیل اور فیاض تھا دمشق کی صلحنامہ کی تھوڑے عرصہ بعد اوسنے
انتقال کیا اور کچھ روپیہ اسواسطے دے گیا کہ میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین میں
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جائے — اب فرق دیکھو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تھا جسکی تمام شان اور شوکت اوس روپیہ سے
قایم تھی جسے وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تھا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور

مشہور ہو

تہا علم خوب دکہتا تہا اون کا نفس مہذب تہا اور جب ہم اوسکی پیدائیش اور تربیت کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تہی جو باغون کو آب یاری کرتے ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمانکا تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی — ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تہا اور یہہ شخص نہایت نیک بخت اور نیک خصلت تہا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا سولہ برس بعد ہمایون نے پہر اپنی سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ غاصب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تہا اگرچہ اپنی قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن تو بہی اوس کے ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنے بہت اچہی اچہی قانون ایجاد کئی اور اوس نے ایک شاہراہ بنوائی جو چار مہینے کی راستہ تک بنگال سے مغربی روہتاس تک جو دریای سندہ کی کنارہ پر واقع ہی پہیلی ہوئی ہی اس شاہ راہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرائی اور ہر ایک کوس پر ایک کنوان بنوایا تہا ہر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے لوگون کو آرام ملی — اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائی تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکہا تو اوسوقت تک بیاسی برس اس شاہ راہ کو بنی ہوئی گذری تہی — مگر جیسا ہمنی بیان کیا

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری نزدیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین بہی
کامل تہا اور اپنی حلم و اعتدال و فیاضی و شجاعت و رحم و بی تعصبی و جفاکشی و عالے
ہمتی کیواسطی مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہوں مین گنا جاتا ہی اسے
بادشاہ نی امتحان آبی و آتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادے
نہونی پائے اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی بیواؤنکے
ستی ہونیکی بالکل مخالفت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دئی اور
جزیہ اور تیرتھ والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائی مین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام ملکی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیرشاہ نے
بنانی شروع کئی تہی اور اوسنی تمام زمینین جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچہہ ایک زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمیندارون کو
اختیار دیا کہ اگر وہ نہین روپیہ دینا گوارا ہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہین تو
کریں یعنی پیداوار کا حصہ اور زمین محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سے اوسی
جنسے لوگونکو تکلیف ہو موقوف کردی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول

کہت گیا ہی اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلدارونکو بھیجی ہین وہ ہماری ہاتھ آگئی
ہین ان حکمونسی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تھا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تھا اوسنی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بھیجی ہین اونسی اوسکی خیرخواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرمونکو
قتل کی سزا نہ دینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کی بعد قتل کی سزا دیجا سکتی ہے
اوسنی حکم دیدیا کہ قتل کی وقت کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجاین
اوسنی اپنی فوج کی قوانین بدل ڈالی اور اوسمین بہت اچھی اچھی طریقہ داخل کئے اور یہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجای بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا علاوہ قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فائدہ ہو اوس نے
اور بھی بہت سی شان و شوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
جو تعریف نصف صدی بعد ہیبر صاحب متوفی نی لکھی ہی ہر ایک سرکاری سررشتہ مین خوب
انتظام ہوگیا تھا بہت ملازمین کی ملاحظہ سی تعجب آتا ہی کہ کسطرح اسقدر
ایسی شان و شوکت اور انتظام سی رہتی تھی اور بلوے وغیرہ ہوتی تھی اور باوصف
فضول خرچی کے کفایت شعاری پر بھی بہت نظر تھی — ٹیری و ڈیویل
صاحب آئل کے رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کے عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکھا

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی خصلت اور اوسکی رعیت کا حال جہنین صاحب
موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت
امن سی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت خود
کیطرف بہت مائل ہی لہذا وہ اونہین جہوٹی الزامات وغیرہ کی سبب سی ایذا رسانی
نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا
تہا ـــــ گر شاہجہان خلف الخلف اکبر کی سلطنت بہت سی ہندوستان
کی بادشاہوں کی سلطنت سی زیادہ امن کی تہی اوس کی تمام عملداری مین ہمیشہ امن رہتا
تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا سرطامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو سنہ ۱۰۲۵ھ مین
اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سی نہایت متحیر
ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر
بفت کی چہولون اور پردونسی آراستہ تہی ـــ ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ
بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور روپیہ
تماشبینون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح نہین سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ
کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کی پرورش کرتا ہو ـــ وہ اپنی
ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کی سوا ایسا کوئی
بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کی انتظام اور سررشتہ کی بندوبست کیطرف بہت قدر
راغب ہو ـــ یہہ ایسی شان و شوکت وری بادشاہ کی سلطنت کی تہی کہ جسمین

شہوت پرست تھا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد
کرایا وہ یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیر بادخر سینکو بادشاہ نوارسی
ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسکی ملامت کی اور خدا کا واسطہ
دیکر یہہ کہا کہ شہر سدوم جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو ۔ اکثر اہل اسلام بادشاہ
عجیب وغریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عالی ہمت بلند نیتی اور چالاکی اور
اولوالعزمی اور علم وادب اور ہنر اور فنون کی قدردانی مشہور ہی ـــ یہہ بادشاہ
اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اوسکی دربار مین حاضر رہتی تھے
اوسقدر کبھی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت
کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر ویسی اوس مال کی خرچ کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ
کی بعد جو چار بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور انکی رعیت
اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی معصرون ولیم نورمن اور اوسکی اولاد کا
بہی حال تہا جب لوئی ہفتم بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری
مقصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلا دینی کا حکم کیا اپنی بی انصافانہ حکم کے
سبب سے ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی اشٹیفن بادشاہ
عہد حکومت مین بغاوت ہو رہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت غارت
کر دیگئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کی لڑائی کی سبب اسقدر بربادی وتباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور ملک
مین نہوئی تہی مورخ لکھتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا ظلم انکی فیاضی سی بہت زیادہ تہا اسکی تردید

اونکی معاصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تھی ہم اسباب کو بخوبی ثابت
کر سکتی ہین کیا ہم کسی طرح یہہ بھی ثابت کر سکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض بھی تھے
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ء مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلئی بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین چالیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین تیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیڑہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
تفریح اور آرام کیلئی بنائین انمین سب سے زیادہ نہر جمن ہے جو کرنال مین پہاڑ و بستی چل کر
ہانسی اور حصار کیطرف جاتی ہے مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تھا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شریف تھا ہندوستان مین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین سادہ مزاجی اور شان و شوکت درجہ مساوات پر تہین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بد چلن اور بیہودہ تھا مگر بڑی عمر مین اس نی اپنی داغ کو مٹا دیا اور تہذیب
اخلاق مین شہرہ آفاق ہوگیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمانبردار
تھا اور اپنی بھائی بندونسی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تھا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تھا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہو جاتا تھا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان و شوکت بہت پسند کرتا تھا مگر خلیق تھا اور اکثر بہت اعتدال
رکھتا تھا کم سوتا تھا جواہر بنانی مین دخل رکھتا تھا توپ ڈہالنی جانتا تھا
اور دوست کاری پیشہ بھی جانتا تھا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تھا اور اپنی ہم قومونکی مانند حرام کار نہتا اس کا مذاق بہت اچھا

دہلی مشہور نہر اوسکی میر عمارت علیمردانخان نی تیار کرائی ـــ یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف صد ہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اب اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
سپاہیون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی ـــ اگرچہ
بعض مورخین نی دلیل یہہ لکہی ہین کہ مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا جتنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہونکے حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت صدہا اور ہزارون میل تک عمدہ اور محفوظ ہوئی سڑکون پر بیخوف
و خطر لیتی پہرتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی نسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزی دہلی خیر خواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
کائی جسپیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جو اب صرف الو وغیرہ
جانورون سی آباد ہین اور تہہ خانون اور صحرا ہین ہماری اس قول کی موید ہین

حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین سی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکھہ سکتی ہین — یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم سر
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچھا نہو گا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بھی نہر نتھی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوای چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی بٹیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پولس وغیرہ
بھی نتھی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چھوٹی چھوٹی گانون مین تہے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہای گیٹ تک تنہا
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سی الہ آباد تک
پہونچ سکتی تہی ہول ول صاحب نی اہل بنگالہ کی حال مین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم کے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی تہے اور وہان کے باشندون کے

مالی گیٹ تک تنہا کسی طرح ... سفر ... لندن سے ... ۱۲۰

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشارالیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوش نصیب
باشندون کو ذرا سی بھی تکلیف دینا بڑی بے انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
مین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
ہندوونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان عورت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوری کا کوئی نام بہی
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی مہمان
ہو جاتی ہین انکی حفاظت کیواسطی سرکار سی محافظ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لئی اونہین منزل بمنزل پہونچاتی ہین یہہ محافظ لوگ مسافر کی حفاظت کیجانے
اور مال کی سرکار کو جواب دہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہو جاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظ اوس سے پوچھتی
ہین کہ تجھی پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکھا اور تیری ساتھہ کس طرح
پیش آئی بعد اسکی وہ پہلی منزل کی محافظون کو واپس بھیجتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کی سند لکھدیتی ہین کہ بیشک مسافر ان سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مالک اور مسافر کو دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کی افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پھر اوسکی باجہ کو واپس کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی قیام کئی چلی
جائین تو اونہین اپنی خوراک مکان یا سوار کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

فردوری سرگز دینی نہین پڑتی لیکن اگر وہ تین دن سی زیادہ کسی مقام پر بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹہرین تو اونہین اپنا خرچ آپ اوٹہانا پڑتا ہی اگر کوئی چیز
اس ضلع مین کہوئی جاتی مثلاً روپیہ کی تہیلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانی
والا اس مال کو جہان اوسنی پایا ہی وہان کی کسی درخت پر لٹکا دیتا ہی اور اوس مکان کی
قریب جو کوئی کہیتی ہوتی ہی اوس مین جا کر خبر کرتا ہی پہر جو کچہ اوسی وقت اس شہر کی مشتہر
کرنیوالی کو حکم دیتا ہی کہ نقارہ بجا کر منادی کری —— اب ہم انگلستان کی اون بادشاہونکا
حال لکہتی ہین جو ان سلطان بادشاہونکی ہمعصر تہا کہ دونون مین مقابلہ ہو جاوی
سنہ ۱۳۸۱ بلوئی وات ٹیلر —— اس بلوی کی رفع ہونیکی بعد امرا انگلستان نے
پندرہ سو باغیون کو پہانسی دیکی اکثر اونہین سی [illegible] تحقیقات کی مارے گئی سنہ ۱۴۴۴
مین وکلف صاحب واضع [illegible] مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب کے معتقدین
پر عذاب کیا گیا سنہ ۱۴۰۸ مین ہنری دوم کی حکومت کو شروع ہوئی ایرلینڈ مین
ایک کسی قانون کی نسبی جو سنہ ۱۳۶۷ مین جاری ہوئی اس قانون مین یہ شامل تہا کے
کہ جو باشندہ انگلستان کسی ایرلنڈ باشندہ کی [illegible] نکاح کریگا تو وہی سزا
ملیگی جو باغیون کو ملتی ہی جو کوئی کہ ایرلنڈ والون کی سی ٹوپی پہنیگا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہو جاویگا یا قید کیا جاویگا جو کوئی اہل ٹہری مٹی بیچی
فروشون کے قوانین پر چلیگا اوسکی تمام مال [illegible] ضبط کی جاوینگی —— جو کوئی
اہل [illegible] ایرلنڈ کو اونکی مویشی اپنی زمین پر چرانی دیگا یا اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہین عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پایگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سے کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پایگا سنہ ۱۳۹۹ع مین رچرڈ
دوم کو لنکسٹر کی ہنری بولنکبروک نے زبردستی تخت سے اوتار دیا اور بعد ازان اوسی قتل
کر ڈالا اوسکی جائی خود تخت پر بیٹھا اور اپنا نام ہنری چہارم رکھہ لیا اور تخت کی
دونون شہزادی وارثون کو ونڈزر کی قلعہ مین قید کر دیا سنہ ۱۴۱۰ع جون بیڈبے
بدعت کے ایجاد کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس اوف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان جو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سے ملقب ہوا
موجود تہا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین کہ جو
بدعتی کہ دوبارہ قید مین آتا تہا اوسی کسی پست تاریک کوٹہری مین بند کیا
جاتا تہا نہ اوسکی لیٹنی کو سوکہی گہانس وغیرہ کا بستر ملتا تہا اور نہ پہننے کو کپڑے اور اوسکی
ٹہرنی کی جگہ مین چت لیٹنا پڑتا تہا اور اوسکے دونون پیر اور ایک ہاتہہ رسی مین
باندہ کر اوسی مکانکی ایک کونی کیطرف کہینچی جاتی تہی اور دوسرا ہاتہہ دوسری
کونی کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگونکا کیا جاتا تہا اور اوسکے جسم پر اسقدر
پتہر اور لوہا رکہدیا جاتا تہا کہ وہ اوسکی بوجہہ سے دبا جاتا تہا قید کی دوسری دن
اوسکو جو کی روٹی کی تین نوالی ملتی تہی اور پانی بالکل نہ دیا جاتا تہا دوسری دن
پانی جیلخانہ کی نزدیک ہوتا تہا — سوا اوسکی [illegible] اوسکا کہانا [illegible] تہا

اور روٹی بالکل نہ ملتی تہی اور اسیطرح قیدی تادم حیات قیدمین رہتا تہا یہہ سخت
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی یہہ ہمین تحقیق نہین کہ یہہ دستور
آخر دفعہ کب موقوف ہوگئی مگر یقینی اسطور سی اون قیدیون کو رکہتی تہی جنپر ایسا الزام لگا
جاتا تہا کہ جس سے اونکی تمام جایداد اور مال ضبط ہوجاوے اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹہرین اونسی اسیطرح پیش آتے تہی پرگلمن صاحب اپنے
کتاب موسومہ بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو وارداتین لکہتی ہین جو سنہ ۱۷۴۱
مین جورج دوم کے عہد حکومت مین واقع ہوئین سنہ ۱۷۶۵ء سی زمانہ ریاست جمہوری تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابونمین اسطرح
کی مقدمات کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قبیل کے سزائین دیگئین دفتر مین اس قبیل کی سزا کا آخری ذکر سنہ ۱۶۴۱ کی کاغذات
مین موجود ہی آرچیر نامی ایک دستانہ بننے والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہون نے آرچ بشپ لارڈ صاحب کے محل پر لیمبیتہ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذاب کل سی باندہ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چہٹی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اور شریکونکا
کا نام بتادی وہ پروانہ جسپر پیدی کونسل کے ٹہراو جو اس سزا کی دینی کی بابمین جاری ہوا
تہا اوسکی نقل لندن کے سرکاری دفتر مین موجود ہی جمیز دوم جب سلطنت سی الگ ہوا تو وہ آسیر
بہرادیسکی وقت موجود تہا سنہ ۱۷۰۸ء مین بغاوت کے بیخ کنی کیواسطے قانون جاری کی گئی سنہ ۱۷۰۹ء جون

کلیڈن

کلیڈن اور رچرڈ لوئتان بدعت کرنیکی سبب سے سمت فتیلہ ل مین جلای گئی سنہ ۱۵۵۵ الی نے
اور گلوسٹر کی ڈچس درحر بولنگ بروک منجم و سوتہول صاحب پادری و مارگری جورڈین
پر جون ہم پر جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا پہر جلاوطن کیگئی بولنگ بروک کو پہانسی
ہوئی اور سر پہاڑ مین سٹی باندہ کہینچا گیا اور پہاڑ گئی کہی گئے اور مارگری جورڈین جلائی گئی
سوتہول قیدخانہ مین مرا ــ اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی سنہ ۱۴۵۵ مین گلابی
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورک
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان سنہ ۱۴۸۵ مین ختم اور ان مین
بارہ بادشاہ زادی اور دوسو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ ماری گئی اس جنگ کے سبب سے
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امرا تباہ ہوگئی سنہ ۱۴۸۷ مین چوریلون کے
تحقیقات اور سزا دی شروع ہوئے سنہ ۱۴۸۳ مین رچرڈ سوم نی تخت چہین لیا اور اپنی بہتیجون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قیدخانہ مین مروا ڈالا اور لورڈ لیوزر
اور اور سرداروں کو بوم گرڈ کا قلعہ مین قتل کیا سنہ ۱۴۸۵ ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسکی
وقعت کسی عابا سی بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا اس واسطی پارلیمنٹ کی مدد کی بہت حاجت
نہین اور بہی استعانت اس مجلس کے حکو کرنی لگا اس بادشاہ نے طامسی اور شکیسن کو دوبارہ
جاری کیا جسی لوگ طعنہ سی بنی لوجس یعنی فیاضی کا ٹکس کہتی تہی سنہ ۱۵۰۹ مین اٹہواں
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا مغرور اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنی
غصہ کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

حکومت میں بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چھوٹی چھوٹی خطائیں
وغیرہ جنسی عیسائی بھی اوسکی حقوق میں فرق آئی جرم شاہی کہلائی گئیں ـــ
۱۵۳۱ء میں ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ اوس نی سترہ آدمیوں کو زہر دیا
اور اوسی پانی میں جوش دیکر مار ڈالا ـــ ۱۵۳۴ء میں کینٹ کی مقدس باکرہ
قتل کی گئی اور وہ آدمی فیلڈ میں بدعت کرنیکی الزام پر جلائی گئی ـــ ۱۵۳۶ء
میں ٹو پادریوں کا ہنری ہشتم کی افسر پادریان ہونیکا انکار کیا اور وہ ٹیبائی پر
پہانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑی کی گئی آرچ بشپ فیشر اور سر ٹومس مور جان سلیز
بہی اسی خطا پر ماری گئی ان ظلموں کی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی ۱۵۳۶ء
میں ہنری کی جورو این بولین کا سر کاٹا گیا اور ہنری نی جین سیمور سی نکاح کیا ۱۵۳۶ء میں انگلستان کی عبادت
خانوں کی [illegible] جنکی تعداد [illegible] کی ضبط کرلی ـــ اور بڑی بڑی عبادتخانوں
سی متعلق تہیں اونہیں اپنی اہل دربار پر تقسیم کردیا ـــ ۱۵۳۷ء میں [illegible] بغاوت کی
الزام سی جلائی گئی ـــ ۱۵۳۹ء [illegible] اور گلاسٹن بری [illegible] چاپر
عبادتخانوں کی [illegible] ہنری کی افسر پادریان ہونی کا انکار کیا اور اس جرم پر
اونہیں پہانسی ہوئی اور اونکی ہاتھ پیر کاٹی گئی اور چھ [illegible] قانون کی یعنی وہ چھ فقرے
جو پوپ [illegible] مسئلوں [illegible] سی [illegible] کی مددگار رہی جاری کیا گیا سکاٹ
لینڈ میں مصلحان [illegible] پر ظلم ہوا اور ساٹھ آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور پارلیمنٹ
نی حکم دیا کہ بادشاہ کی تمام [illegible] اور [illegible] قانون کی ہوتی ہے

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد یہہ ہے

چہہ سو چنتالیس عبادتخانی ــــ نوہ مدرسی ــــ دو ہزار تین سو چوہتر شہری اور

چہوٹی گرجی اور ایک سو دس شفاخانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکہون طلبا اور غربا

اور عمر ناجوان ہرروز جنہون نی پلتی تہی فقیر ہوگئی اور ہر طرف بہیک مانگتی پہرتی

سنہ ۱۵۴۰ مین جوہنس ٹمپلر نائٹون کا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال

اسباب ضبط کیا ــــ اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ مین مرگئی تہی لہذا انکلیو کی این سے

بیاہ کیا مگر چہہ مہینہ بعد بادشاہ نی اسی طلاق دیدی اور کہتراین ہوورڈ سی شادی

کی سنہ ۱۵۴۱ مین مارگریٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی

جو پلانٹجنیٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس منور ملکہ کا بہی سر کاٹا گیا اس ملکہ نے

لکڑی کی کندی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی

مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد وہی یہا لسی کی ٹاپ کی گرد ضربین لگاتا پہرا

اور ہوستی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سی کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی

زخمون سی مجروح کر دی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ مین کہتراین ہوورڈ کا سر کاٹا گیا ــــ

سنہ ۱۵۴۳ مین ہنری نی کہتراین پار سی شادی کی یہہ اسکا چہٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے

سامنی اس بادشاہ نی انتقال کیا ـ سنہ ۱۵۴۶ مین بدعت کی الزام پر این اسکیو قتل

ہوئی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ خمری اکو

جسمی کا انکار کیا ــــ اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ کو ہنری ہشتم نی چہپن برس کی عمر مین

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے فوتکی بعد ایڈوارد ششم تخت پر بیٹھا ۱۵۴۷ع مین تمام انگلستان مین تباہی
اور گداگرون پہلی ۱۵۳۶ع کا حال دیکھو بہت سخت سخت قانون بنائی گئی جج لوگون سی
مجسٹریٹون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پاوین پکڑ لاوین اگر پانچوین نمبر کا
پروانہ گداؤن کی بات مین انکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو شخص کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۴۹ع ۱۵۵۳ع مین میری یعنی مریم تخت پر بیٹھی اور اوسنی پوپی مذہب پہر قایم کیا ۱۲ فروری
۱۵۵۴ع کو لیڈی جین گری اور بعد لگلفرڈ ڈڈلی قتل ہوئی ۱۵۵۵ع مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹمر اور کسی قدر وہین بدعتی
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قید خانی بدعتون سی بہر گئی میری نی تمام گہر جو انکی متعلق تہین
اور وہ یکسان بحال کر دین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئی ضروری ہی بدکاریان نہایت
زیادہ ہوگئین قزاقیون اور بحری بڑی منطاؤن کی کثرت ہوئی اونکی سزا مین پچاس پچاس
ایک ہی اجلاس مین پہانسی دیگئی اور ذی رتبہ آدمی قزاق بنگئی ۱۵۵۸ع مین نومبر کے مہینے
کو ملکہ میری نی بیالیس برس کی عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دوسو پچاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چہپن عورتین اور لڑکے
تہی علاوہ انکی ہزارون آدمیون نی اپنی ایمان کی خاطر جان اور مال نقصان اٹہائی اسی سنہ مین ملکہ ایلی
زبیتہ تخت پر بیٹھی اور اوسی مناسبت کے کہ حضرت عیسی کی عہد مین بادشاہی گرجی مین رو حضرت عیسی کی

گوشت

کوشش کی جگہہ پیش آئی رومن کیتہولک مذہب والون نی اسباب سی انکار نہ کیا کہ پوپ کی ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اونپر بہی بڑی بڑی ظلم کیے گئی اور وہ جلائی گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے سوا کوئی اور نہ بنانی پائی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی سنہ ۱۵۸۷ع سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی خونریزی کی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہ تہا کہ میری نی ملکہ الیزبتہ کی قتل کی سازش مین جو بی بنگٹن کی تہی شریک تہی اٹہارہ برس کی سخت قید اور بہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی سنہ ۱۵۸۷ع مین آٹہوین فروری کو ملکہ میری کا سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کی تہی سنہ ۱۵۸۹ع مین آیرلینڈ کے رومن کیتہولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی سنہ ۱۶۰۳ع مین چوبیسوین مارچ کو ملکہ الیزبتہ نی ستر برس کی عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لینڈ کا بہی بادشاہ جیمز تہا اور وہ ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلنڈ پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہ قانون جاری ہوا کہ مذہبی معاملات مین کچہ رعایت کرنی چاہئی اور پیوریٹن مذہب والی بہت امر مین چاہتی سنہ ۱۶۰۴ع مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لینڈ مین بسپ یعنی بڑی معلم گرجا مین پادریونکی حکم موقوف کری دس بڑی بڑی سردار قید کئی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور بہت تکلیفین ان مذہب والونکو دی گئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا سنہ ۱۶۱۱ع مین جیمز نی اپنی کتاب جسکو بائبل کہتی ہی دوبارہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نی جنہون ...

چڑیلون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہ
بھی لکھا ہی کہ انہیں سزا دینا ضروری ہے — پارلیمنٹ نے اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطے وہی سزائین لکھی تہین جو بادشاہ نے اپنی کتاب
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کے تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سے سترہوین صدی کی آخر تک تین ہزار ایک سو بانوین آدمی گریٹ برٹن
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آئی مگر بالکل
صحیح ہی ان لوگون مین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل ہین جنہین ہیل صاحب جج
کلان نے اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نے تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جاسکتی مگر
جونہیں وہ دونو بیوائین پہانسی پاچکین اونکی دوسرے دن تینون بچی جج صاحب کی
سامنی صحیح و تندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نے بیان کیا کہ جو ہین اون دونون
عورتون کو پہانسی ملے اوسی دم ہم بچی اچہی ہوگئی سنہ ۱۶۲۵ع مین جیمز اول نے انسٹہ
برس کے عمر مین انتقال کیا اونکی جاہی اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اس نے اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلیمنٹ کی بے صلاح ٹکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان حرکاتسی رعیت نہایت ناراض ہوئے سنہ ۱۶۲۹ع مین محکمہ سٹار چیمبر کو بڑے
اختیارات دیئے گئی چارون مثلہ مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہوجائیگا کہ اس محکمہ سے خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ انصاف کہنا بیجا ہے ہربرٹ صاحب بیرسٹر نے ایک ایسا رسالہ

بتصنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمسٹر اچپ چیپ بار دو نو مقامون مین خلقت کی سامنی
ٹکاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور دہ بادشاہ کو پچاس
ہزار روپیہ اونکی اور دائم الحبس لگا دین — کرنل للبرن نی ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سی بغاوت متصور ہو کہ اس محکمہ نی تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی سپارجیم
مین قسم کہانیسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی ہی کہ مین ایسی سوال کا بہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سی میرا مجرم ہونا ثابت نہ ہو جاوی ججون نی کہا کہ اس شخص نی محکمہ کی حقارت کی
لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور ٹکاٹ مین ٹہوکا جاوی اور قید کیا جاوی جسوقت اوسی کوڑی لگتی
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بعضا حبت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر سپارجیم
کی ججون نی حکم دیا کہ مونہہ مین ٹہاٹ دیجاوی — ولیمس صاحب لنکن کی بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاڈ صاحب کنٹربری کی آرچ بشپ وہی اسباب پر جلنی لگی
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروا دیا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قیدخانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ انہین رہا کری
اور اونہین اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کروا دیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جسوقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اونکی گہر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال ڈس نی
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خطا پر اسی ہزار روپیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازان بیچارہ غریب بلا کی

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون کان کاٹے جاوین اور قید ہوئی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آئرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئی سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد ہوا
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونیکی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار پایا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۶ مین کرومول چہبیسوین جنوری کو وسٹمنسٹر ہال
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئی اوسکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بی تحقیقات کے قتل کئے گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھ آئی
تھی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سے ناراض تھی وہ گرفتار ہوکر بار بیڈوز
جزیرہ مین غلامی کیواسطی بہیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون نے کبھی کوئی ایسی بات کہی تھی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جاتی اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانے لگا
اور اس ٹکس کا نام وہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چھوٹے چھوٹے
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تہا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کر لے ۔ اب ہم حالی زمانہ کا حال
لکھتی ہین اور یہہ لکھتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئی تو ہمنی کیا کیا
کیا اور صاحب اوس زمانہ کا حال لکھتی ہین جب میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سے اوتارا

وہ لکھتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کبھی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہو رہا ہی بنگال بہار اور اڑیسا تینون صوبہ کا خراج مین
کڑور روپیہ سی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جبسی کمپنی نے جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کردی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچھہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندوؤن کے ناک مین انگریز کی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کردیتی ہین اور کسی نوکر کو رکہوا دیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر لیتی ہین اس بد انتظامی کے
تہوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچھہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لورڈ کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکھا کہ یہہ ملک اب تک بہت تنزل پر پہنچا اونکے
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ——— مجہی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیوان کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجہی
یہہ بہی کہنا چاہی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا بہی یہی حال ہی اور اون کے یہہ

ہو اور اونکی یہہ مفلسی کچھہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچھہ
ہماری پہلی بدانتظامی کیطرف سی منسوب ہو سکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بدانتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بہی یہہ خرابی پہیل گئی جیسی ملک اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک ہے ایک لاش ہوگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کہاتی جاتی ہین ہیسٹنگس صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بدانتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکہتی ہین مجہی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بی باکیون کے سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرتی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازی اور نوکرونکی بداعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط کتابت کرنی مین
بہی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکہتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشتی کی وہ بہی
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکہتا ہی کہ لوگ ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا ثبوت ہمارے
معاملات اودہ ہین — ملصاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کرور روپیہ آمدنی سالانہ نقد ہی ظلم کی تہی جب
اونکی ملک مین کچھہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد ایسی معلوم ہوا کہ سیر ملک کے محاصل پہلی کی نسبت
نصف ہوگئی ہین نو برس مین بحساب اوسط جو تیس لاکہہ روپیہ سالانہ کمپنی کی لئے نواب سے لیکر

ہیستنگز صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ ہزارہا آدمی کمپنی کی ملکی اور فوجی نوکری کی
تنخواہون پنشنون اور رشوتون کی طمع کی سبب سے مفلس ہو گئی ہین اور نواب کے خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بہی راضی کری اور اپنی نوکرونکو بہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہو گیا ہی نواب صاحب کی نوکر یہہ کہتی ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کر دیا ہی میری رای ہین ہمارا جو نواب پر اس مطلب کی لئی ٹکس
لگانا کہ ہمارے سے محفوظ رہین تو اوس ٹکس سے فائدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوس سے بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کی حفاظت کی
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
ہمنہین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ آپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دینی چاہئی — ہیستنگز صاحب کی ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہہ کر چپ نہین ہو رہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کر دیا جسکی نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیستنگز صاحب کی بعد لارڈ کورنوالس صاحب گورنر جنرل نی پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سے بہی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہر چند نواب صاحب نی بہت التجا کی مگر اونہون نے
نمانا لارڈ ٹینمتہ یعنی سر جون شور صاحب نی نواب سے زیادہ تر طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچا دی اور اوسپر [illegible] لگی انکی [illegible]
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہم تمہاری سب ملک

چہین لینگے اور اونسی ہادن کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کروڑ تیئیس لاکہہ روپیہ سالانہ تہی
بعوض ستر لاکہہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ونڈ ڈالا تہا لی لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب
زر اب بہی موقوف نہین ہوئی سنہ ۱۸۱۵ اور سنہ ۱۸۲۵ کی درمیان ہمنی چالیس لاکہہ
روپیہ سی کچہہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ وہنیک صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ یہہ روپیہ
ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین
ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچہہ بہی بہتر
نہو گا دیدیا — اودہ پر جو انگریزونے ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب
اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے
کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۳۷ع کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے
نواب سے چہین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ روی سے ہم یون کہ کوٹ اوف ڈائرکٹرز نے
اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون تک یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہون نے
کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ تہا دلیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بیہودہ ہی —
اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے
تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور سنہ ۱۸۳۹ع اور سنہ ۱۸۴۷ع مین گورنر جنرل نے
بادشاہ اودہ کو اپنی دو خطوط مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ
اپکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۴۵ع مین
سرکار کے حکم سی ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاؤن کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

ابن نواب سعادت علیخان

بہی اوس کتاب مین موجود ہی اودہ کی بابت کتاب دیکہو سنہ ۱۸۱۶ع مین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر ٹریورنس اس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا رای ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی ——
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا مین کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
سنہ ۱۸۲۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی بے عظمت
نہ کہتا ہون جیسی کہ لورڈ بیٹ کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اودہ کا قلمرو سرکار سے
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواہ وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہہر جاتا ہی —— کیٹ صاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلمرو سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح ہو کی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہے تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہری ہوتی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نہ رہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جسی آئین محمدی کے موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہو جاتا تہا اور
اوس زمانہ مین ایک بادشاہ بیسیر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
ملک سی مراد ملک اوده ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی آئین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچہی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی ــــ ای گروہ
[illegible] جب تم اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے ابنا و راجاؤن
تم بہی اس حیرت انگیز ماجری کو سمجہو اور سبق پکڑو ــــ لارڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لارڈ ہسٹنگز بہت ایماندار اور ہماری لارڈ [illegible]
صاحب بڑی آدمی مگر تو بہی ان گورنرون نی اپنی ایمانداری عقلمندی و سیر چشمی
کو کام نفرمایا اور بادشاہان اوده پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا ــــ
مسٹر [illegible] جو بعد ازان لارڈ [illegible] کی نام سی مشہور ہوئی اونکی بہی رائے یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہو [illegible] اونہون نی [illegible] مین
اپریل ۱۸۵۸ع مین [illegible] یہہ گفتگو بیان کی ــــ ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہین اول ریاست [illegible] دوسری ممالک حیدر علی
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ برار یون کے اس کے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب [illegible] اور راجہ [illegible] وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑے بڑے
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون امین سے [illegible] ظاہر لڑتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین بمبئی کی گورنری نے [illegible] سی جسے
مرہٹون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ فیصلہ کرلیا

کہ ہم

کہ ہم تجہی راجہ بنا دینگی اگر تو راجہ ہونیکی وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدیوی
اس معاہدہ کی بعد اونہون نے مرہٹون سی لڑائی شروع کردی اسکی چند روز بعد بنگالہ
کی گورنر نی برار کی راجہ سودہاجی بہونسلہ سی اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سے یہہ کہا کہ ہم
تمہین مرہٹون کا ملک لوادینگی اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزونکا دورخاپن
کہل گیا اور سودہاجی بہونسلہ اس بے ایمانی اور بدمعاملگی سی بہت ناراض ہوا نظام دکن کے
ملک ہماری ملکون کی شمال کیطرف واقع تہی اور وہ ہماری ملکونکو اپنی مفر تہی کہ اگر ہم
کچہہ اوسکی ساتہہ بدسلوکی بہی کی ہو تو بیجا نہین ہے اور اوسکی لکہنی کی یہان کچہہ ضرورت نہین ہے
نظام نی کمپنی کو چند ضلع سپرد کردی اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹہیرا لیا مگر خراج کبہی نہ دیا گیا
بدمعاملگی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نظام نی کہا کہ انگریز ایسی قوم ہی کہ انہین اپنا ہی خیال ہے نہ انصاف
کا اور اونہی حیدر علی کو بہی لڑنیکی لئی بلایا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی جبتک ہو کر
امن چین نہین پا سکتا جبتک کہ انگریزون کی پاس ہندوستان مین ایک انچ زمین بہی
رہیگی جب انگریزون نے خود اپنی بے ایمانی اور ہندوستانیون کی بدانتظامی کا حال اسطرح
لکہا ہو تو وہ رائی جو قسطنطنیہ کی وزیر اعظم نی اپنی جوابنامہ مین انگریزونکی نسبت
لکہی کہ سر اوبرٹ اس سلامی صاحب سفیر انگلستان کو دی اوسپر ہمی تعجب نہین کرنا
چاہئی اس کاغذ کو گریصاحب ام پی نی ہوز اوف کومنز مین اونتیسوین فروری
سنہ ۱۸۵۲ع کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کی بابت باہم گفتگو
ہو رہی تہی جب گریصاحب اپنی تقریر ختم کرنیکو ہوئی تو اونہون نی کہا کہ ترک

لوگ جیسے ہمنی مدد کی بہانہ دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی ہین
مجھی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجھی الزام لگاؤگی یا نہ لگاؤگے
کہ یہی بڑی مشکل ہے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک دریافت کرلے ہی
اور اوس جواب نامہ کی نقل یہہ منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے
سفیر سر روبرٹ این سلی کی جواب مین لکھا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

نامہ سلطان روم

سلطان خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون
اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری سے
دیکھہ چکا ہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے
کوئی بہی وفا اور ایمان داری جاتی رہی ہی — اگر تمام اور عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان
اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہئی انگلستان تمام اسبابون کی خرید و فروخت
کرتا ہی ترکون کو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچہہ علاقہ نہین ہے ہمنی کبہی تمسی نصیحت یا دست
اندازی نہین طلب کی اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہئی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد تمہارے
ہان ہی اور نہ کبہی ہمنی تمسی خط کتابت کی ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے
معاملات مین دست اندازی کی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ ہم ایسی لوگون کو
نفع پہونچاؤ جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہاری دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

(۱۸) لازم ہو کہ یہہ عبارت یا تقریر زبانی وزیر اعظم سلطان روم سے ہی جو کہ اوس نے سفیر بادشاہ انگلنڈ سے کہی در جواب نامہ بادشاہ مذکور ۱۲

تم اپنی وزیر کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرحکا فریب
دیا چاہتا ہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف متوجہ
رکہی ـــ ہمنی سنا ہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر مین ہے تم اپنی خدا کی بہی خرید و
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی نزدیک
تجارت کی ہین کیا تم اسواسطی آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتہہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ
اپنا سودا آپ کر لینگے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچہی دن
آئینگے ہمین آپ ترقی ہوگی جو خدا اور اوسکی نبی نی حکم دیا ہی وہ ضرور ہو کر رہیگا ترک
مکر و فریب نہین جانتی دورویی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صاف
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کی کاروبار مین خندق پیچ نہین
اگر ہم لڑتی ہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین
کہ جو ذلت یا عزت خدا تعالی نی ہماری تقدیر مین لکہا ہی ہو کر رہیگا ہم بہت عرصہ تک فتح و شوکت سے
بسر کر چکی ہین اور ہماری ریاست سارے زمین پر اول درجہ کی تہی اور ہم اسبات کا فخر کرتی ہین کہ ہمنی سالہا سال
تک عیسائیون پر فتح پائی اور انکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کر دیا
ہم خدای تعالی کی جو خالق موجودات ہے پرستش کرتی ہین اور محمد کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو
جیسی تم اپنا خدا اور نبی رکہتی ہو ایسی ہی بے ادب اور بد مذہب قوم کا اعتماد کیونکر کیا جا سکتا ہے

ہم اپنی ہر کام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا لکھتی ہین تمہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بھی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور نامنصف اور دغاباز ہونگی کبھی کسون
نی بھی اپنا اقرار یا بات جھوٹی کی ہی کبھی نہین کبھی کسی عیسائی حاکم نی بھی اپنا
وعدہ وفا کیا ہی نہین ہرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتماد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو برابر بھی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچھہ بھی تجارت اور خط وکتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتھہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہمین نہ تمہاری بیڑی مدد درکار ہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتی ہین
اور نہ دست اندازی جیسی بادشاہ کا حکم ہی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کر کیونکہ
مجلس سلطانی ایسی بیجا سمجھی اور جیسی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد بحری
کا بھی شکر کرون کیونکہ سرکار کی طلبین کبھی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو اپنی
سمندر مین داخل ہونے دین جو تم اوسکا دعا کیا چاہتی ہو نہ ہم اوسکے چاہتی ہین ورنہ ہم اونکی پروا کرتی ہین اسکی

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قواین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین بہی شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کر دینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائی آتی ہین اپنا کر لیتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا مغرور خیال کر کی لکہتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دیوآ
وار دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیوقوفانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوسپر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جائی کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیروان نی
جب کبہی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین قصور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹہایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی ارادون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہم طلوتون سے بہی بی ایمانی کی ایک تہمین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہون کا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بہی فروخت کر دیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہد نامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مقید لکہی جاتی ہین جیسے
زیادہ رشوت دی ہو سنہ عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جبکہ
وقتیکہ تمہاری صلح یا خطاب ہوئی یا دغا پائی اپنا نامہ لیکر چلیجاؤ سلطان کو تمہارے دست

اندازی روس کے باب مین درکار نہین ہے تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ تمام دنیا کو آپس مین
لڑوا دین اور بعد ازان اس اپنی بی ایمانی سی فائدہ اوٹھائین ــ ہمین تمہاری تجارت
بہی درکار نہین ہے کیونکہ ہماری سوداگرون نی تمہاری دورنگی سی بہت نقصان اوٹھایا
ہی خودغرضی تمہارا ایمان ہے اور صرف لالچ تمہارا خدا اور تم عیسائی مذہب کا اسواسطی
بہانہ کرتی ہو کہ اس پردہ مین اپنا مطلب حاصل کرو ہم تم سی اب خط و کتابت رکہنا
نہین چاہتے اور اسواسطی ہم حکم کرتی ہین کہ تم اس کا جواب نہ لکہنا فقط
اسبات کی ثابت کرنیکی لئے کہ قرآن شریف بہت موثر اور مفید مسائل ہین ہم اسباب کے
ختم کرنی سی پہلی ای الی سینٹ صاحب کی کتاب موسوم لائف ایک چوالی کی چند فقرے
نقل کرتی ہین اس کتاب کو مصنف نی خود سنہ ۱۸۵۵ع مین چہپوایا تہا ــــــ

صدق مقال و دیانت

ان بڑی بڑی بازارون مین جو ہر قوم کے آدمی اور ترک یا ملک شام کی خنقین مجمع
ہین اونسی کو یا عثمانیون پر معلوم ہوتا ہی یا ترکون کے خط و خال مین چند اور خط و خال
زیادہ ہو گئی ہین یہہ ترک لوگ اپنی دوکانکی سائبانون مین ہوتا ہی اور آرمینیان کے
سوداگر ونکی برابر بیٹھی رہتی ہین آرمینیا اور یونان کی تاجر ادہر اودہر دیکہتی ہین اور
ہر خریدار کو تاکتی ہین اور یہہ کہکر بلاتی ہین یہان آئی جناب کپتان صاحب یہان
آئی مگر ترک لوگ بہت سنجیدگی سی خاموش بیٹھی رہتی ہین اور حقہ پیتی جاتی ہین اور
اپنی تسبیح پڑہتی جاتی ہین اگر کوئی آدمی ایک ترک کی دوکان کی تختہ کے سامنے آ کے

شہری اور اوسی قیمت کسی چیز کی پوچھی کہ وہ بہت نرمی اور اختصار سے ۵ یا ۱۰
اپنی الیشیئر یا جو کچھہ قیمت ہوگی کہدیگا اگر کوئی آدمی اونکی عادات سے واقف نہو اور
اونسے سودے میں تکرار کرنی لگے تو وہ لوگ کچھہ جواب نہیں دیتے صرف منہہ اونچا کر دیتے
ہیں اور حقہ پینے لگتے ہیں ہر چند کوئی تکرار کرے مگر وہ قیمت میں ایک حبہ کی کمی نہیں
کرتے مگر عیسائی اور یہودی تاجروں کا حال بالکل خلاف ہے — اپنی الیشیئر سے ۸۰ پر
مانگتے ہیں اور ۸۰ سے ۶۰ اور ۶۰ سے ۴۰ پر اور زیادہ تکرار کرو تو اس سے بہی کم پر نوبت
پہونچ جاتی ہے — فائدہ یہہ ہے کہ اگر تاجر اربینیا کا رہنے والا ہے تو جتنی قیمت وہ مانگتا
ہے اوسی نصف پر راضی ہو جائیگا اور اگر یونان کا ہے تو ایک تہائی پر اور اگر یہودی
ہے تو چوتہائی پر مگر مسلمانوں کا یہہ حال ہے کہ اگر اوس کا کوئی اسباب خریدنا چاہے تو
تو اوسے چاہئے کہ جو قیمت وہ مانگتے ہیں وہی دے وہ ایک حبہ کم نہیں لیتے —
چونکہ کوئی عثمانی چونکہ اونکی اقرار سے نہیں پہر سکتا وہ اونکی بات کو بہی ایسا ہی سچا سمجہہ لیتے
ہیں اور فوراً یقین کر لیتے ہیں اگر کوئی ترکوں کی سامنے قسم کہائی اور کہے کہ یہہ بات سچ ہے تو
اونکو ہمین اوسی وقت اوسکی بات کا یقین آجائیگا ایکدن ایک فرانسیسی افسر بازار میں کپڑا خریدنے گیا
اور اوسنے وہ ہی کپڑا تلاش کیا جو ایکدن پہلے اوسکے دوست نے خریدا تہا مگر اوس تاجر پاس وہ کپڑا
ہو چکا تہا وہ دوسرے تاجر پاس گیا اوسنے وہی کپڑا دکہایا مگر قیمت زیادہ مانگی افسر نے شکایت
کی کہ تو قیمت زیادہ مانگتا ہے اور اوسنے اپنا نمونہ دکہایا سوداگر نے نمونہ کے
کپڑے کو خوب دیکہا اور معلوم کر لیا کہ بیشک اس کپڑے اور میرے

کپڑی مین کچھہ فرق نہین ہی اسلیے اوسنی خریدار سی کہا کہ تو قسم کہا کہ تینی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خریدا ہی جو مین کہتا ہون انسنی اسباب کے دیکھنی کی لیئے کہ دیکھون اس
قسم کا کچھہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگر نی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ——
الہی سینی صاحب فخر السنیسی لکھتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی بات
مان لینا اور شان و شوکت سی بیٹھا رہنا اور کم سخن کرنا مجھی بہت پسند ہی مین
نہین جانتا کہ عالم مین کہون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریدار ایسی اپنی
تئین اسقدر گہٹاتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچھہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹھنی والے
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بکنے
کل آنکھ کی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آتی جاتی والونکی کچھہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تہا اور یا وہ پاس کی مسجد مین نماز پڑہنی چلا جاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چھوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بھروسا کرتا
ہے علاوہ اس بڑی دار الخلافت قسطنطنیہ مین جہان سوداگر مقررہ کوٹہیون پر
اپنی مال کو تنہا چھوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک بلی سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہین ہوتین —— پر اور کہتا ہین صرف بہیا سے

اباد ہین

آیا دیہہ مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جسمین قزاقی یا قتل نہ سنا جاسے
اسیطرح کی ایمانداری کا ثبوت اور قریون مین پائیجاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح
کی روایت لکہتی ہین جو اوسنے حال مین اخبار مین لکہی ہی — کل مینے ایک بلغاری کی
کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوست کے اسباب لادنی کیلیئے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق
اور پیٹیان اور شطرنجیکی تہیلے اور بچھی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ
چاہتا ہون کہ تہوڑیسی خشک گہاس اسواسطی خریدلون کہ رات کو بچہاکر اوسپر سویا
کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا
کہ آؤ مین تمہارے ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دی اور اونہین
اور میری اسباب کو کوچہ مین چہوڑکر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا
کہ کسیکو تو یہان رہنا ضرور ہی ترک نی سنجیدہ ہوکر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے
مینی کہا کہ ہماری اسباب کے حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ دوہ اگر
تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہو سکیگا
مینی اسکی بات کو تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا
ویسے ہی رکہی ہوئی ہین اسبات کا بہی خیال ہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترک کے
سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چسپان کرین تو بعض
خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین اونکو اس خواب سی بیدار ہونا چاہئی تا
حال اور مزدورون کی ایمان داری ہماری ان کی سوداگرون کے نسبت زیادہ ہ

اعتماد ہو سکتا ہی یہہ حمال مصالحونکی گٹھڑ کی گٹھڑ گلیتا کی دفترون سی جہازون تک لیجاتی ہین
اور جہازون سی دفترون تک اور مجھی یقین ہے کہ کبھی ایک گٹھڑی بھی نہین جاتی رہی
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
گلیتا کا ایک تاجر قسطنطینہ کو واپس جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار شلنگ کی بنکنوٹ تہی
جب وہ پہونچا نہ پر اپنا اسباب اوتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بنکنوٹ ہوا پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین گرکر جا پڑی دنیا کی تمام خلقت اونکی جہپٹنی پر پل پڑے
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی تالاب کہبراکر ایک ایک کے پیچھے دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ بہر
بعد اوسکو اس معاملہ کی دیکہنی سی ثابت ہوگیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطے اس روپیہ کی تلاش
کرتی ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک
حمال نے اوسکا تہیلہ اپنی پیٹ پر اوٹہالیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنے
بنکنوٹ گننی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ صرف ایک بنکنوٹ بہی نہین گیا ——

مسامحت وفیاضی

چونکہ عیسائی اپنی مذہب کی مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دنیوی کی
لحاظ سی مذہب کیطرف کم توجہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس
سبب سی ترکستان کی لوگ ان باتونکو دیکہکر ہماری مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب ہے

کہ وہ ملک یورپ کو اقلیم تمدن کہتی ہین اور ہماری ذکر مین ہمین ملحد اور بدمذہب کہتی
ہین اگرچہ وہ ہمین حقیر جانتی ہین پر ہم اپنا ظلم نہین کرتی ہین اس کتاب مین کسی جاگہ
بہت سی نقلین لکھکر ثابت کیا ہی کہ یہہ جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر
قومون کو بزبردستی اپنا مذہب منوانی کا الزام لگاتی ہین یہہ بالکل بیجا ہے جیسے
کہ دنیا مین کوئی چیز نہین سی اونکا مذہب نہین چہوڑ دواسکی وجہ سے وہ غیر مذہب
قومون کے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتی اگر کوئی اون کو خوش کرکے
اور اون سی محبت کری تو یہہ دعا دیتی ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس
مراد یہہ ہی کہ خدا تجہی ایسی ہدایت دی کہ تو مسلمان ہو جائی لیکن اس سے زیادہ
اور کچہہ دست اندازی نہین کرتی مسلمانون کے علما کا قول ہی کہ دل مین
ہدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام ہے ان علما کا یہہ بہی مقولہ ہی کہ ہر
ایک سی نیکی کرو اور جہانسی محبت کرو لکہ ساتھ ہی مین مذہب کی تعصب سے
کسیکی ظلم نہین ہوا برخلاف اوسکے دیکہ اون لوگونکا حال جو اپنے
ہم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباہ ہو جاتی ہین تاریخ مین دیکہو
پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرائیل اسپانیہ اور پرتگال سی نکالی گئے
اور ترکی مین آکر قیام پذیر ہوئی یہان انکی اولاد چار صدیون سی بہت
امن و امان سے رہتی ہے مگر ہمین اقرار کرنا چاہیی کہ بعض بعض جاہل
عیسائیون اور خوش عقیدہ کیتہولک مذہب والون کا ظلم سے

بیچنے کیلئے اونہیں مقابلہ بہی کرنا پڑا تہیلیہہ بس میں حال میں بہی جبتک الیسٹر [?]
کوئی یہودی بازارمیں نہیں پہر سکتا ٹہرکی میں اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی
یا ارمینا کا عیسائی بری طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا — سلطان کی عملداری میں تمام مذہبونکی آدمی میں
ہر قوم کی رسمین اس ملک میں پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدیں گرجون اور یہودیونکے
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کیونکہ
مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا میں پیرس اور لیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسی
قانون میں یہہ نہین ہے کہ اس ملک میں غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مردی قبرستان میں لیجائی جاتی ہین تو ہزارون عیسائی بہت شمع ہاتھون
میں لیے اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی ستائش یعنی الصلیح پڑہتی جاتی ہین —
فیسٹ ویلو کی دن پیرا اور گلیٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازارمیں نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئے ترک لوگ اپنی سپاہیونکا
پلٹن اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ پلٹن خود عثمانیون کو بہی رستہ میں سی ہٹا دیتا
اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہی — مجہی امید یہہ سننی کی ہی کہ مشرق کی کیتہلک
لوگونکو فرانس اور آسٹریا مین ایسا ہی مد ملا جیسی کہ اوس یونانی عیسائیونکو اور انگریز
پروٹسٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کی کون حفاظت
کریگا چار پانچ برس گذری کہ ایک خنجر بانکنی والی یہودیکو موصل کی پادشاہ پاس پکڑکے

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ برہم ہوگئی ہین پاشا نے پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہتا تہا کا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کرتی اور خدا تعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نہ لے
اسلئی میری سمجہہ مین نہین آتا کہ یہہ خچہ پانکلی ذوالمجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تعالی نی خود سزا نہ دی —— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہر ہی اسپر بہی اہل فرانس اسپرگ گرٹ اور اتی تہسیل ادب زر در خیار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہاتے ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی اونکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالتی ہین اور گاہ
حبشی عورتون کو گونون مین سی دیتی ہین اور انہین لوبین فورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
—— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کر دی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمارے مصالحت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب پلٹنی شروع
کر دی اور اونکی اس مذہب پلٹنی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگو
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف ایک ہی ریٹ پادری جنہون نی سنہ ۱۶۱۷ع مین
بتمام ترکی خروج کیا اپنی پادری پن کے ماہیت کو سمجہہ گئی چنانچہ یہہ پادری ابتمام

نبوت مین پہیل گئے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت کی بدولت نتیجہ بخشا ہے جگہہ کے حاکم کی سچائی اتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت سے
کیونکہ انکی سعی کی صاف ظاہر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندی نے
حاکم مصر کی ایک بڑی معزز نوکر نے ۱۸۴۴ع مین مدرسہ سنیسیہ واقع جیربی کا ملاحظہ
کیا اور وہان کی افسر مدرسہ کے پاس اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا دنیا کی عورتین
پہنتی ہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جائے کیا یہہ
شخص ترک تہا انہون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے ہی شاعر نے
اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطہ اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہا کر مسجدین کے بنائی اور دایم الصوم ہو اور کعبہ کے ہزارون حج سی یہہ عبادت
خدا تعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین
جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکون کے نزدیک وہ مسلمان ہے نہین
اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین. ۱ ذکوٰۃ ۲ حج ۳ صوم رمضان
۴ نماز پنجگانہ ۵ اقرار مذہب باللسان — مین کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک
لوگ بڑے فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہین
کرتی اور یہان تک کہ دشمن کو بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر
اور غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی مہمان نواز ہین جیسا کہ ٹیسی ٹس
مورخ اہل جرمن کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبون یا گاؤن ہی مین

ہین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر اکثر چندی ڈال کر ایسی
عمارات بنا دین ہین کہ جنسی مسافرون کی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی اور
عمارات مین یہان کے اہل حقبہ کی ہمسایون اور ہم قومون کی غور و پرداخت نہین ہوتی
بلکہ جانورون تک بہی خبرگیری کیجاتی ہی فقرہ مذکورۃ الصدر مین ایک سائنس صاحب شہر
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکہتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بہاگ کر
اسی شہر کی دور دور کی محلون مین آچہپتی ہین اب بہی یہان کی رحمدل لوگ ہین جو
صبح کو انہین خوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبرگیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردی کی مارے مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر بہی اسلئی چہوڑ جاتی
ہین کہ جسکی آمدنی سی کتون کی خبرگیری ہوتی رہی — یہہ سچ ہی کہ کتا بہی مسلمانون
کی نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عیسائی ایسا ناپاک سمجہتی ہین کہ
اوسکی موجود ہونی سی وہ یہہ سمجہتی ہین کہ ہم ابہی شرع کی موافق پاک نہین ہوئی اسلئی
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگر ان کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ
اللہ تعالی نی تمام اون جانورون کا محافظ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہتی ہین
رہتا ہو اون آنحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکی سب نیکیون سی اول درجہ کی
ہے جس ترک لوگ جانورون تک سی بہی ویسا ہی مہمان نوازی کرتی ہین

آئی ہین القصہ یہی کوئی ایسی قوم نہین دیکھی جو نسکو ایسی زیادہ رحم دل ہو ایسی ایسی کہ ہم کو بہی اونکا اسطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات نسبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی نسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل ہین (١) آپنی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ جہپر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند نظری اور شہرت پرستی کی سبب سی نکالا (٢) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اوس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئے (٣) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دنیوی عیاشی سے مشابہ ہی (٤) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر پیروونکو جائز کردیا اب ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین ــــــ

الزام اول

(١) آپ نی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ جہپر خدا کے طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظر سے

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی صرف ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہتا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ اپنی باوصف اسباب کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہوگیا اور آپکا انتہا کی حکومت حاصل ہوگئی مگر آپ نے اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹھایا اور نہ بانداز فراغت کے رہی بلکہ ویسی ہی سیدہی سادی وضع رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری اس قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ تو انکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نے ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بے انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہر اور بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ
بدکاری اور بیہودگی کو خود منعدم کردی — علاوہ اوسکی جیسا کہ ہم پہلی صفحات
مین بیان کرچکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کی طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتی ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہی
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا اور ایسی
پاکدامنی اور عفت کے (ذیوی) سند پر گرا ہوا ہو سال کی دوسری کا دختر فتال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تھی اس زوجہ کو اوسکی باپ نے آپکی جلاوطنی کی زمانہ مین الیسی لیلیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر باین ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بھی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بھی بے تکلف نکاح کر لیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بیبیون سی اولاد تھی لیکن پھر بھی آورشلیم مین جا کر بہت کین اور
آخر کار بتشبا کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بھی کیا جب حضرت داؤد
ایسی ضعیف ہو گئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور بستر دہی نہ
ہوتی تو یہہ تجویز ٹھہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت بہم پہونچائی جائے
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتھہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا ایک نہایت
حسین اور نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کر سکتا ہی یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا اعتراض کرتی ہین اونہین اس
انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہئی — جو لوگ شیشہ محل مین رہتی ہین اونہین
پتھر پھینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی — آپنی اپنی اقتدار او حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کی پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار مقنن نبی ہین کوشش کرتی تو بنی اسرائیل کے بانی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یقینی اتبک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہم اختیار کی تھی کیونکہ اگر
آپ ایسا کرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام ندی سکتی جسکے واسطی

خدا تعالی نے آپ کو پیدا کیا تہا — وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطی اسکی سوا اور کوئی چارہ نہتہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کرادین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین —
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے — اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ اپکا اصل مسئلہ خدا تعالی کے وحدانیت کا اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا اگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ افترا مکر و جعلسازی ایکی
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے — اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنیاد ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطی خدا تعالی
نے نبی مقرر کیا تہا — یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کر دے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستی
سب سے پہلے تو اونکی رومن فرقی نے جسنی غلبہ حاصل ہو گیا

نہایت شگفون کو بدمذہبی کا صرف اسواسطی الزام لگایا کہ اونہون نی اون کے
بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا —— آنحضرت نے اون حکمون کے سوای جن مین بتون پرستی سے
کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون میں اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس
مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نے قرآن شریف مین
ان حکمون کے باب مین بہت رد و شد کیا ہی —— اون تمام قصون اور روایات
مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون سے
پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج پر کرتی ہین ان نکتہ
چینون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر ہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف
عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا —— ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر
پہر شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین
تمام سنسار مین کے بادشاہون کی شان و شوکت دکہائی حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان
معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے
یہ مراد ہی جو برق یا دی سی بہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جس پر سے
آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہی وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسے
چیز ہی کہ اسکی وسیلہ سے ہم تمام آسمانون پر پہونچ جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش
تک ہمارا گذر ہو جاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی سی خدا تعالی خوش ہوتا

اور

اور جنکی صدہا نہ کبھی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم و خیال مین آئی اس سی بعض مراد
صلحاے کی دعا ہی باقی چیزون کا بہی یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پوچہتی ہین کہ آنحضرت صلعم کے
احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم دیکہتی ہین کہ
ہزارون عیسائی فقیہ اپنی مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین
تاکہ بیہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکہو جس مین لکہا
ہی کہ خدا تعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کرتا تہا کہ آپ یعنی حضرت
ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نی کہا کہ کون آہب کو سمجہائیگا
کہ وہ اوپر جائی اور ریمتہ گلی اید مین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچہہ صلاح دی اور
دوسری نی کچہہ اور آخر الامر خدا تعالی کی سامنی ایک فرشتہ نکل کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین
اوسی سمجہاونگا خدا نی اوس سی پوچہا کہ کیونکر سمجہائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین
جاونگا اور تمام نبیون کی منہہ مین جہوٹ بلواونگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجہا دیگا
اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام مقولات کی بہی تاویل
نہین کیگئی کہ اون سی حضرت عیسی کی محبت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح
سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ
کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہے کیا اسمین استعارہ نہین
ہی استعاری کی انکار سی ایک بڑی بڑی طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیل گئی
ہی جو روم من کیتہلک طریقہ رکہتی ہین اس مسئلہ کو ٹرین سب سٹین شیئشن یا مسئلہ تجسم سے

اور خضری کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے کہ ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون مین جو بظاہر عقل سے کے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت نہین ہماری رائی مین اونکی مذہب مین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جب عیسائیونکا خمری اور خضری مسئلہ ہے
جس مین ایک روٹی کا ٹکڑا جیسے کہ سپاہی جاہل اور شریر عیسائی یا دری جیسے لفظ
پڑھکر پہونک دی اوس سے وہ قرین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بہی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ مین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکہانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب دوبارہ تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو الاعراب نے
سکہایا تہا اگر آنحضرت نے فی حقیقت مین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور لہذا
خلاف بیانی کے لیکن اگر صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون تا کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یقینی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب مین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نہ تہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ بلند شد سی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ ہے
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت بعقار رکہو اور

مطالب

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نی فرمایا ہی چنانچہ حضرت عیسی نی فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سی زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سی برابر محبت رکھنی یہی بڑے قانون ہین اور تمام
نبیون اور حضرت موسی ع نی بنی اسرائیل کو جو مذہب سکہایا اوسمین صرف
یہہ قانون تہی کہ خدای لایزال کی پرستش کرو اور اوسکی محبت رکہو اور ایک
دوسری کو چاہو اوراسی سبب سے حضرت عیسی کا مذہب کچھ نیا نہ تہا بلکہ وہی تہی
جو موسی نی آپ سی پہلی تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسی نی معاملات
باہمی کو زیادہ مدونشد سی ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سی جاہل آدمی بہی خوب سمجھ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سے پہلے اوس قانون کی برعکس کے ادر وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ تمسی کرین جب
حضرت عیسی علیہ السلام نی خروج کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے بنی اسرائیل یہودی نہایت بدچلن
اور انہین خودغرضی اور خودپسندی مدت سی پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور سپاہ کا
شہر دونون مین سکہلا لالچ اور لوٹ اور بی انصافی اور ظلم کی اور کچھ باقی نہ رہا تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہوکر اصول مذہب کو بالکل بہول گئی تہی اسلئے حضرت عیسی کو جب پیدا کیا تو اوسی خاص غرض کیلیئے
کہ وہ موسائیونکو پہر راہ راست پر لا دین اور یہہ بات حضرت عیسی کی سلوک سے صاف ظاہر ہی اونکی فکر کرنی سی یہہ
بات معلوم ہو چکی ہی کہ مذہب عیسائی مین اسواسطی نکلا تہا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

کر دی ـــــ انحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات
باہمی کا بہت بد و شد سی حکم دیں بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خدا تعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کریں کیونکہ جس قوم میں آپ پیدا ہوئی وہ دونوں باتوں میں گمراہ تہے
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خدا تعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہیلائیں اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ
انحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ میں نہیں نیا مذہب لا سکتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہوں جسکی تمکو تمہاری جد امجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہیں کہ کیا ہم یہہ خیال کر سکتی ہیں کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور
پایدار اصلاح اپنی ملک میں کی اور جسنے اور ذلیل بت پرستی کی جای جسمیں اوسکے
اہل ملک ہزارہا سال سی مستغرق تہی خدا تعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال نعدم کر دیا اور قمار بازی اور شراب خواری کو جو اصل اصول بد و
ہی علم بدرویہ گی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم بی بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہیں کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہیں
یا یہہ کہہ سکتی ہیں کہ تمام اوسکا دو رنگاری اور خیالات بیکار زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہیں ہرگز نہیں کہہ سکتی
یقینی آپکے نیت بخیر ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنی
دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپ سی کسی طرح کی خامی ظاہر نہیں ہوئی اور کبہی
آپنی اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سی ایسی بات نہیں کہی کہ جو آپکے دعوی سی

کو منصر منو جنبی آپ نی حضرت خدیجۃ الکبری سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوس دم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی ـــــ یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر بہت اعتماد کلی رکہتا ہو اور جسنی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کی
سو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہ ہی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہی
کہ ہم اوسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا لاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی منجملہ اون مصلحا کی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کیونکہ اسواسطی ہم یہہ یقین کرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین داعی حق اور
صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قوم لوگون کو خدا تعالی
کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اونکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اونکی واسطی بہتر اور لایق ہون ـــــ اسمین شک نہین ہی کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجہکو خدا تعالی نی ہی
مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ
اوسمین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت کی بنیاد محض نہ تہا ـــــ اگرچہ
لوگ آپس مین یہہ طعن و تشنیع پیش آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن اونسی
بہی آپنی دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تلقین فرماتی رہی اور اپنی ہم قوموں کی دہمکیون اور ایذارسانیکی کچہہ پرواہ نکی —
آپ جو مسائل وعظ فرماتی ہین وہ ایسی پر تہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے اونکی
مثل ابتک کبہی نہ سنی تہی — نہ آپ کچہہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ پادریانہ
فضیلت — آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجہی وعظ و پند سی باز
رکہنی مین کوشش نکرین اور مجہی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکہین اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی سامنی عجز اور
انکسار کرین اور جیسی سب نبیون مین لکہا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹہین گے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا —
اب آنحضرت اور آپکی دلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکہو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادرشاہ نی دہلی مین اور اون کمبختون کو دیکہو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری زمانہ مین کالوس اور سپیرس اور کسنڈر اجیروات کو ویران کردیا جیسی کی
پادشاہ اہل مشرق مین سی کوئی فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہونا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بیگنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرمان مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنے
درونکو
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سے جنکا ترجمہ یہہ ہے — صدق آیا ہی

جاتا رہنا چاہیے ۳۶۰ بت جو سیدھی کھڑی تھی اُنکی فتح مکہ کی بعد توڑ ڈالی اور جب آپ اپنا مطلب حاصل کر چکی تب آپنی اپنی اوس فتح مند ہمنام کیطرح جو اس نام مین ہوا ہی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپنی اپنا نام باقی رکھنی کیواسطے یہان کوئی محل تیار نہ بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کھڑا ہوتا آپ پھر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین آپکے باپ دادا رہتی تھی اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تھا اور پھر آپنی اپنی چھوٹی سی مکان مین جاکر رہنا شروع کر دیا جو اون لوگونکی مکانون کے پاس واقع تھا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتھ دیا تھا فقط

الزام دوم

آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکھون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارہا دل برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب صحیح کی ہے اور حقیقت مین بہت سی بت پرست ایسا تہہ تیغ کی گئی کہ اونہون نی خدا تعالے کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچھ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کر دیا وہ کسی زمانہ مین بی انصافانہ نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہی کہ یہہ تصدیق کرین کہ خدا نی بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سی حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع روشنی ہی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کر ڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسبات

کا بھی اقرار کرنا چاہیے کہ اگر آنحضرت نے بھی اپنا اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا تو
انہوں نے کچھ بھی انصافی نہیں کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نہ کرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا تعالی کو بت پرستی اوس زمانہ میں زیادہ بری معلوم ہوتی تھی اور اب
اتنی بری نہیں معلوم ہوتی اور آنحضرت کے زمانہ میں حضرت موسیٰ کے زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہوں کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا تعالے
نے صدق بس گناہ پر غارت کردیا خدا تعالی بت پرستی سے کم ناراض تھا یہہ بات
سچ ہے کہ آنحضرت بہت سی لڑائیاں لڑے مگر آپکی سب لڑائیاں حضرت موسیٰ کے
لڑائیوں سے بالکل مختلف تہیں کیونکہ آپکی لڑائیاں اس مطلب کے واسطے نہ تہیں کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کردیں بلکہ اسواسطے تہیں کہ تمام عرب کے قوم کو اپنے
سلطنت میں شامل کریں اور اون سے بت پرستی چھڑوائیں اور اونہیں خدا تعالے
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکہائیں ——— آنحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لے آتی تہی آپ اونسے بہت خلق سے پیش آتے تہے اور اونکی بہت مدد کیا
کرتے تہے البتہ منکروں کو آپ قتل کرڈالتے تہی مگر ہمیشہ آپ عورتوں اور لڑکوں
اور بچوں کو قتل سے بچاتے تہے القصہ آپ اپنے معتقدوں کو بہت تاکید فرماتے
کہ تم اون لوگوں کو تکلیف مت دینا جو قرآن شریف پر ایمان لے آئیں بلکہ
اونکو بہائی سمجہنا برخلاف اسکے حضرت موسیٰ نے سب قوموں کو قتل کرڈالا تہا
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کی تہی اور نہ کسیکے کوئی شرط مانی تہی آنحضرت کے بہی

ایسا کام نہین کیا مگر ہان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین جو ہسپانیہ والون نی دیکہو جب اونہون نی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم کیا ــــ قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکہتی کہ خدا تعالی کی نسبت ایسی حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بہی لکہی ہین ــــ اور موسی نی کہا کہ خدا تعالی کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنونکی فوج مین جا دی اور ہر ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور اوسکی ہمسایے کو قتل کری ــــ حضرت یوشع نے تمام اوس ملک اور تمام بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق زندہ نچہوڑا حضرت سیموئیل نے سال سی کہا جا اور عمالیق قوم کو قتل کر اور تمام چیزین جو اون پاس ہین وہ سب غارت کر دی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور نہ دودہ پیتا بچہ چہوڑ اور نہ روتی کہاتا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور نہ بہیڑ بکری ــــ لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا تعالی تیری واسطی میراث بناتا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ ــــ اور تو اپنی خدا کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کر دی یعنی حتی قوم کو اور امری قوم کو اور کنعانی کو اور اہل فرزی کو اور حوی کو اور یبوسی کو اسیطرح سی حضرت عیسی نی جو ہمارے نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کی اجازت کہان ہے

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون نے پہنچائی یہہ نصیحت سنکر تا پار رحم اور امن اور محبت
سی چہپی ہی اب ہم پوچھتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسان ہے
یعنی شاہنشاہ قسطنطین کی طرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق
نہ تہا حضرت عیسیٰ کے وفات کی بعد آپکے مقولون کی دو مختلف تمیں ہوئی اور
انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے
قسطنطین کے ـــــ اس بادشاہ نے صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب
عیسائی اختیار کیا تہا اور پہلا ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ پیشہ ثانی کہتی تہی اسکی ان ایک
مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا یا ناٹس کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت
عیسیٰ کے خدا ہونیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین ہوا ہی نیٹر ضلع کا بشپ
تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند
کرتا تہا جنکی سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین آج ہمین بہائی سمجہکر رہنا چاہئے
تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین ـــــ کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین
رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور
جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنا لیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو اوسی طرح بناوٹ سے
بیان کردیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب شایدہ کہنہون سے
بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین ـــــ جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بد دعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلونپر چلتی ہین تو ہم اون مسلون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلون پر چلتی ہین تو ہم اونھین لغو سمجھتی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکی ہمنی ایک دوسریکو برباد کردیا ہی —
قسطنطین نے نایسلی نایشا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دئی
یہہ نتیجہ نکلا اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کی باعث سی تو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریبا دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سی
بیشمار غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئی — رائن دریا
سی لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوئی — نیرو
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی — فرانس مین سینٹ بارتہولومیو
کی برسی کے دن ہزارہا پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس
اول کے زمانہ سی ہنری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
مارے گئے مجلس انکوزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تھے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تھی اور یہان ہم اور جگہ لوگونکو نوٹ کرتی مثلا اسپین فندقون کا

اختلاف اور بیس برس تک پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی بحث
کرنا اور انہی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور مارنا بہت
زیادہ ہوا پوپون کی سیکھی بڑی دعوی کرنی کی شبیہہ ہی پوپ ہی اور پائیلی ہیر دیا کلیسا گمراہ
سی ہر قسم کی بدی اور شرارت میں زیادہ تھی اور سب میں آخر امر یہہ کہ نئی دنیا
کی ایک کروڑ بیس لاکھ باشندی صلیب کی تلی قتل ہوئی یقینی ہمین اسبات کا
اقرار کرنا چاہیی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبھی عیسائیون کی سوا
اور کسی قوم میں نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبھی کسی
قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نی اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتھ سی
مذہبی تکرارون کی سبب سی خونکا ایک قطرہ بھی زمین پر گرا ہو —
صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی میں کچھ باک کرنا چاہیی سچ یہہ ہی کہ
فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طریقہ سی مذہب عیسائی کی فریسیز اور
سکسنی کی ملکون میں بناء ڈالی اور مسلمانون اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون
میں پھیلایا یہی طریقہ تعصب سی وحشی ویلڈن سیز اور ایلبی جن سیز فرقہ کی ساتھ جنہون نی
پوپون کی حکومت کا انکار کیا تھا برتا گیا اور نئی دنیا کی باشندون کی ساتھ بھی ایسی
سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام
نہ لگانا چاہیی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پھیلایا یعنی اور مذہب والون کو اونکی
مذہب پرستی کی اجازت نہ دی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کر سکتی ہین اور ہر ایک شخص

اپنی نقض کو اس بات کا حکم بنا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جائز نہین ہی تو
ہم اوسی کسی حال مین جائز نہین رکہتی آنحضرت یہہ بات نہی کہہ سکتی ہین کہ تمنی
تو چودھوین صدی سی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر
تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریف کی قابل نہو اس
واسطی تمہین اقرار کرنا چاہئی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر ہمنی اپنی
رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بیجا بات کی کیونکہ یہہ دعوی
بیہودہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہو وہ چودھوین مین اچہا ہو جائی یا جو چیز چودھوین
صدی مین اچہی ہو وہ پہلی مین بری ہو جائی اگر خدا چودھوین صدی مین نئی قانون
بناتا تو یہہ دعوی سچا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکہا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی
غارت کردو لیکن اوسپر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نی
اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا بیشک اونکو صرف وعظ و پند کا حکم ہے
لیکن سینکڑون برس سی وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین
مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بہی متعصب ہونا لین صاحب مشہور مورخ نی
اسطرح لکہا ہی صاحب موصوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی لڑائیون پر آنحضرت نی
تعصب کا فتوی دیا تہا مگر آنحضرت کی خلفائی اپکی احادیث اور عادات سی ایسی
باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضروری سا ثابت
ہوتا تہا اور اسی سبب سی اور مذہب والون کا کچہہ مسلمانون سی جہگڑا ہو جوی اوس

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تہا لہذا آنحضرت نے
مکرہ زمین کی اور قومون کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہین چاہے اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی تمام سے
واقف ہو وہ قتل ہوسکتا ہی مگر اپنی عقلمندی سے انصاف کو غرض کردیا ہی اور اسی سبب سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور بڑے
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی — حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسیٰ علیہما السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل تر ہے تم اسکو قبول کرلو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائی کا ذکر
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کیے گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاؤنکا
مذہب اختیار کرلیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل ایشیہ اور افریقیہ جو مسلمان عربونکی فوج مین
شامل ہین اونہون رغبت سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان اوسنی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اور سب
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور ہر طرح کی فرمان برداری اوسکی ذمہ سی ساقط ہوگئی اور وہ جو اسکے

تمہ

قسم تھی کہ تمام عمر مین تجرد مین بسر کرونگا وہ قسم اوسکی قسم سی جاتی ہی اور وہ جو اوسکی
خدمت مین لیاقتین نہین اور جنکی اظہار کا تہا عبادت خانہ مین موقع نہ تہا اون کے
اظہار کا وقت آگیا اور ہر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ
گیا ہیہ جو کہ مین صاحب نے آنحضرت کی بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسلئے ثبوت
کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہسٹری ریجنالڈ کو کر صاحب
مینہم کی تصنیف کی کتاب سنہ ۱۸۲۷ بکر مشرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب سنہ مین
چھپی تہی اور اوسکی اول جلد کی دو سو اٹھاسی صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ مصنف
صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس
فرمان مین انہون نی کچھہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی جو کہ اپنی کو سپاہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت
فرمایا — خدا تعالی بزرگ ہے اور جو کچھ اوسنی تمام نبیون کو بہیجا ہی اور کبھی اوسنی نا انصافی نہین
کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبد اللہ رسول خدا اور حامی
دنیا اون کی ذریعہ سی یہہ سند بہی ہم قومون اور امت کے نام لکہدی ہی اور
کی ساتھہ بہت پختہ اقرار ہی اور یہہ ہم مین سے ہر فرد بشر کی ساتھہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی
ہو خواہ ذلیل اور خواہ وہ معزز ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے کوئی میری اقرار
اور قسم کو جو اس عہد نامہ مین لکھی ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا
اور مذہب سے پہر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہے

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو — (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گاؤن یا اور آبادجگہ یا سمندر یا صحرا یا کسی گرجا یا
کنیسہ یا جہان کہین ہو اگر ٹھہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کی
محافظت کرون گا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بہی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بہی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم ندیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف ندی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سی نہ چہینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سی کسی
حکم کو بہی منسوخ کریگا وہ خواہ غریب جان لینا چاہئی کہ اوس نی خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور مستعدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہو ہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اسباب سب قسم وعدہ عہد اور فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئی کہ جو
راہب لوگ الگ تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ جزیہ لین نہ عشر اور نہ

جو اون کی

جو اونکی پاس مال ہی اوس سی حصہ لین کیونکہ یہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطی محنت کرتی ہین ---- (١٠) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہو جاوی
تو وہان کی باشندون کو ضروری ہی کہ وہ ہر ایک فصل مین سی ان لوگون کو کچھ
دین (١١) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بہی ان لوگون کو انکی مکانون سی
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ---- یہ
گیارہ فقری صرف راہبون سی متعلق ہین اور آیندہ کی بہات فقری عام
عیسائیونکی واسطی لکہی گئی ہین (١٢) جو عیسائی کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت اور دولت کی سبب جزیہ دینی کی لائق ہین اونہین
اوکی بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (١٣) اوس نی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہ ہی ---- جو لوگ خدا کی کتابون
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفظ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستاوی تو منع کرو ---- (١٤)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہیی کہ اوس کی
امور مذہبی مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور عبادت کرنی سی باز نہ رکہی
(١٥) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(١٦) جو کوئی اس فرمانکی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کہ
یقین نکریگا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

یہہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان ان عیسائیون سی جنگ نکری بلکہ برخلاف اسکی اگر کوئی انسی لڑی تو اوسکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمانمین مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس عہدہ کی خلاف کوئی کام نکری

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوے زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابوبکر ابن ابی قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن حنظلہ طلق ابن عمر — بقلم سردار قایم مقام علی ابن ابوطالب مزین بدستخط و نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوے سوم ماہ محرم سنہ ہجری مین جرأت کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور حالات لکھی گئی ہین ان سی ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہو جائیگا کہ دوسرا الزام آنحضرت کی نسبت بالکل بی بنیاد اور دروغ ہے فقط

الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسی دنیوی عیاشی ستایش ہے — آنحضرت کی نسبت تیسرا الزام یہہ ہے کہ آپنے ایمان لانیوالون اور اپنی پیروان سی بہشت کے ایسی نعمتونکا وعدہ کیا ہی جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کرنیسی یہہ بات معلوم ہو جائیگی کہ جسقدر عیسائی اس امر کو محض خیال کرتی ہین اوسقدر یہہ معنی نہین ہے و تفسیر نگارانِ لکہا ہی کہ ہماری جسم قیامت کی دن ایسی خوبصورت ہو جائینگی کہ انکا حسن وہم و خیال سے باہر ہی اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہو جائینگے کہ اونہین نہایت

حضرت نبی نے جیسا فرمون سکے ... اور اونکی حفاظت کا حکم دیا اس حکمنامہ کو خلیفہ سوم عمر رضی اللہ عنہ نی بہی منظور کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین ... غالباً اصلاح فرمان

سعد ابن عبادہ و قاسم ابن عبید

ذریعہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سے انکے کام چہڑوادین اور وہ چیزین اونسے لے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بے فایدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکے لئے ملی ہین کیونکہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملینگے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملینگے تو روحین بہی ضرور ملینگے تو اوسکی دلیل نہین معلوم ہوتی
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملینگے جس سے قوائے انسانی اور حواس کو علاقہ ہے اور جنکی
چکہنے اور دیکہنے سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرح کا گناہ یا شرم یا ذلت بہی عاید ہوسکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہو
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہے یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نے اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت دو نہایت کامل بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نے اونکے واسطے ہر ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئے تہی کہ جنسے وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنے یہہ طاقت دے
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین ــــ یہہ سچ ہے کہ آنحضرت نے قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہے کہ مومنونکو حورین ملینگے اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملینگے اور اور طرح کی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہے کہ آنحضرت نے صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہت بڑی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہے اسیطرح آپنے جسم کے

واسطے اوسکی لایق نعمتیں تجویز کیں اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تہی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجہتی تہی اسواسطی آپنی اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدا تعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجاوین چنانچہ یہہ
امر انکی حدیث سی ثابت ہی لیکن اسحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کی
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پہ فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو ہولیتی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی الله تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہیلی ہوئی دیکہیگا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خدا تعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت مین صرف کہانی پینی اور جسمانی بہشت کی نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونگی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین یقین کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سی حضرت عیسی کی محبت اونکی امت کی ساتھہ مراد ہی ـــــ ناڈ صاحب
اپنی کتاب موسومہ ہولوٹ ایڈ نای [illegible] کی گیارہوین صفحہ مین لکہتی ہین

سینٹ جون کی الہام کی کتاب اوس سادس فی بخم ۲۱ بہی کہا کہ اکثر علمای نو ہریکے اسحاب مین بہی یہہ رای ہی لیکن صاحب ہیکل کی کتاب در سیوم و منفر تفاخر السفر جلد ایک صفحہ ۲۷ کا حاشیہ ۱۲ موءلف

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی اونہین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتی
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطی بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجہہ مین آسکین چنانچہ اسیطرح انجیل مین بہی انسانکی سمجہانیکی واسطی
کتنی ہی چیزین اس طریقہ پر بیان کی گئی ہین مراکو کی سفیر کو بہی ایک باغ کی تعریف
لکہی اور یہہ لکہا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوسپر اوسکی جواب مین صحیح لکہا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہوسکتی اور نہ آنکہون نی
اوسی دیکہا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دلمین آیا اسکی بعد ہم جرجی پوتصاحب کی صداقت لکہتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب موسومہ بہ بیلیوتہیکا اوریئنٹلس مین لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑی خدا کی نعمت خدا تعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نہ حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین جو
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتی ہین وہ یہہ لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ انکا الزام
غلط ہی ——— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی [illegible]
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہی جسقدر لوگ اونپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکہین اور اوسکی بہشت کو غور
سی دیکہین تو اہل مشرق کی بلحاظ [illegible] اہل یورپ نکتہ چینیون کی نزدیک عجیب اور بلحاظ [illegible]

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ کہنی کو کام مین لائین تو بیشک اہل اسلام کو اسقدر الزام
نہ دینگے ہمین سرزمین اور وہانکی آب وہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا تہین — جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی خصلیت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش تہی اگر اونہون نے قصدًا
ناانصافی نہین کی تو اسمین بیشک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کی ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سروسامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہ
پروا نہ کرتی تہی جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بارزوجگی کو جائز کردیا — مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہے اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی قصون سی ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس ملک کی زمانہ مین بری نہ خیال کیجاتی تہی
ہم ان قصون کو ضرور اس بابمین نقل کرینگے — پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی ہون
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہیجی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یورپ[۱۵] کے
بابی دیگر حکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین — قدیم اہل روما
حد سی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نی کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارک اینٹونی اس رسم کو ترک کیا اور جسپر بیان کے

تھی اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی او دو دو سی [illegible] اور او نور سیس اور انگلینڈ کی بادشاہون
کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی رہی لیکن انگلینڈ میں سنہ ۹۳ سے پہلے پہل
مین اس امر کی مخالفت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان انگلینڈ مین اس دین [illegible]
بادشاہ نی منادی کرائی کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچھ
مخالفت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نی
اس حکم پر اعتراض کیا ہو [illegible] کونسٹنٹین اس قسطنطین اعظم کی بہت
سی بیبیان تہین کلوٹیر بادشاہ فرانس اور ہنری [illegible] اور ہنری [illegible] اوسکی دونو
بیٹی ان سب کی ہان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہون کی علاوہ سینٹ ارسن
[illegible] کا ہاتھ ہی [illegible] اور شارلی مین کی ہان بہی بہت سی بیبیان تہین اسوا اسکی
اشخاص [illegible] فیلپ کی ہان بہی اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرنولف [illegible]
جرمنی [illegible] فریڈرک باربروسا اور [illegible] اوسکا ایک بیٹا اور فیلپ [illegible] بادشاہ فرانس
اور فرنگ کی مستقل بادشاہون مین جنہون نی کئی کئی جوروان ایک زمانہ مین رکہین اور
بادشاہ [illegible] – چل [illegible] – گون [illegible] حرم سرا مین تین
بی بیان [illegible] اوسکی [illegible] جلد [illegible] بیان [illegible] کہ یہہ [illegible] بیبیان
ہین اور کیسری [illegible] بادشاہ [illegible] صاحب پادری خود
معترف ہین کہ فرانس کی بادشاہ بہت سی بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو انبیا کا بہی انکار نہین ہے کہ
[illegible] کی تین بیبیان تہین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہی کہ

تهوڑی دیر ٹلی ڈٹری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تها اور جب اوسکی ماں نری جلدی اسکی بی بی موجود تهی اور صاحب موصوف یہہ بہی
لکهتی ہین کہ تهوڑی دیر ٹلی اپنی چچا کلوٹیر کی نقل کے جنسی کر یوڈومر سے ہوا سی ہین جو سن بلوغ
ہوتی نکاح کیا تہا ——— مونٹسکیو صاحب جغرافیہ ملکی کی علم سی ایک سی زیادہ بی بیان
جمع کرنیکی دلیل کو لکهتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹهہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادیکی لایق ہوجاتی ہین پس اونکی شادی اور بچہ ہین دونون ہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ
بیس برس کی عمر مین بڈہی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین اونہین عقل نہین
ہوتی جبتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوئی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بڑہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلواسکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک سی زیادہ
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچهہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک سی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چهوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب نکاح جا
چاہتی ہین ——— اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچی جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتهہ آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل و علم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی گهرستی کی نسبت کیون نہو اونمین

سبب سی مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہو جاتی ہی اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہوگیا ہی خدا تعالی نی مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سی عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین دونون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی اللہ تعالی نی عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بہی مردون
پر سی جاتا رہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی — لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملک کے لحاظ سی صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہے ایشیا کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام اسی
آسانی سی ایشیا مین پہیل گیا اور یورپ مین آپہی مشکل سی پہیلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیا سی معدوم ہوگیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چین مین استقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اسقدر کم مسٹر کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہمارے باپ
دادا کی ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی —
جب مسٹر کیتہلک پادری انگلستان کی قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نی
تجرد کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سی نکاح کرنا گویا دو جورو ہوا ایسا
کرنی مین اور پادریون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ — اہل جرمن کیطرح

ایک جورو سے کرنی لگی ڈی سی لٹس صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی موری لیس جرمین نور لم
اب لگی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچھی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرے
دیکھنی سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ
برکت دینی کا وعدہ کرتا ہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدائش باب
صفحہ درس ۲۲ — ایک زوجگی باب ۲ صفحہ درس ۱۱ — ڈیوٹرونمی باب ۱۷
صفحہ درس ۱۷ — اشیوئیل باب ایک صفحہ درس ۱ اور ۲ و ۱۱ — اشموئیل باب ۲
صفحہ درس ۲ لغایت ۳۴ — ۲ اشموئیل باب ۱۲ صفحہ درس ۸ — ۲ اشموئیل باب ۵ صفحہ درس
۱۳ — باب ۸ صفحہ درس ۳۳ — باب ۱۰ صفحہ درس ۴ — حجر باب ۱۲ صفحہ درس ۹ و ۱۴
حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ کی بیان مین سنیٹہہ گبری سوس ٹم صاحب لکہتی ہین
کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سنیٹہہ اگسٹین صاحب
لکہتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچہہ الزام کی لائق نہ تہی بلکہ
اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح
کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کی ترقی منظور
تہی سنہ ۱۵۴۶ء مین یونی ٹس صاحب جرمنی کی پادریون نی پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچہا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنی جائز ہین ۲۳ تو اوس نی
یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیمار ہے ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت
نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر

کرویس صاحب کی کتاب موسوم بڑی ارد و جلد اول حاشیہ صفحہ ۲۸۶۰ دیکھو ۱۲ مولف

کہ ہمارا جورو کی ہر طرح خبرگیری کرتا ہی — عیسائیون نی خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکہی ہین برنارڈو - اوکینس نے جو فرقہ کپوچن کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اس رسم کی بابت چہاپی ہوئی ہین ایک کتاب لکہی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکہا ہی اس جواب
مضمون کی لکہنی والی کا اصلی نام لائی سیرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص
تہی او فیلس الیتہوپلس اختیار کر لیا تہا — سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہیبرائکا مین
ثابت کرتی ہین کہ بہت سی بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز تہین — مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسومہ جواب مضمون در باب
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کئے ہین صاحب موصوف
لکہتی ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت (حزقی ایل باب
۲۳) مین ایک مرد بنایا ہی جس نے آہولا اور آہولیبا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی اپنے نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس وقت ملک مین رائج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن یا درسے وہ لوگ بنائین جائین
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون ۱ تموتہی باب ۳ صحفہ ۵ درس ۲

اور مطو تھی تم باب ورس ۶ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطے
ہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
ہونگی جتنا کہ زیادہ جورو والی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکینگے اور چونکہ
اس فقرہ کی موافق کئی بیبیان جمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت ہی کچھہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
ایرانیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار درس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون جو
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرلی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہوسکتا ہی حضرت
موسی نی کوئی جھوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری نبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان جمع کی ہین لہذا مجھی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹھہرائی کیونکہ انجیل مین لکھا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خداتعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود محافظ ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹھہرا اور نکاح ہرطرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچھا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تھی بلکہ جسکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ جائز ہی اور عمدہ — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ اپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین سمجہے — وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہونے پاتی
اور اسکی سبب سے خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خودسری سی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسواسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
مرد نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کی بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر روکہی مین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نے اہل مشرق کی مصنفون کی ایسی کتابین پڑہی ہین جنمین
وہانکی رسم و رواج کا کچہہ حال ہی اونہین فوراً معلوم ہوجائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی ایسا
وکنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لونڈیان ہین اور جس حرم سرا مین وہ

رہتی ہین وہ اونہین قیدخانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کے عورتین بہت بااختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قیدخانہ ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام آزادی
ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی — جو نہین خاوند دہلیز پر قدم
رکہتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی بڑی ہوتی
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین لڑان اور ترسان ہوتی ہین انتہی باسٹہہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب خان ایک لکہنؤ کے امیرزادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سے دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور حالات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا ہے
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کے
نسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو مین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
حال ہماری دل سی بہلا دیا — فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہی اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کے پاس رہنی سی دو شیرون کے ساتہہ رہنا بہت آسان ہے پیر صاحب اپنی
کی بہی یہہ رای ہے وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت اور عیسائیون کے شادیکی حالت مین بہت فرق ہی — مجہی عرب مین جاکر کچہہ
ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے
ہوسکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور ہمارے
ملکے عورتون کو اس پر نہایت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان
کرتی اور بہت ہی حرصون سی عشرت کرنیکی رسم کا فائدہ کم اوٹہاتی ہین — عیاش امرا کے
سوا اور کوئی تین بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے
دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی بجاین کچہہ آرام نہین بلکہ تکلیف ہی شرع کے
موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کی موافق پیش آئی اور اون
مین تحفہ وہدایا برابر تقسیم کرتی مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس
طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب
مفلس ہوتی ہین — یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازدواج جیسی اہل محبت
رکہتی ہین خاوند اور زوجہ مین نہین ہوسکتی اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین
کثرت ازدواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوسکتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ
یہہ ہی کہ جیسی اب اہل عرب یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے
دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بہی کم ہوتی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے
کہ بیبیونکی واسطی شادیکی وقت کچہہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی
ایک نگہبان رکہتی ہین اور نکرہ آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان بیمون سے

وہ بی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیوں میں ہوتا ہے
ہماری ملک کے امرا میں ازدواج کی خرید و فروخت اون ملکوں کی بنسبت زیادہ ہوتی ہے
جہاں کثرت ازدواج جائز ہی ــــ اہل یوروپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازدواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب سے
ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون
ہی کو حاصل تہی ــــ اگر کثرت ازدواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبہی رایج نہوتی جہان علم و فضل نے بہت کم ترقی پائی ہے ــ

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہیگا کہ مین اور دوسری کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور یہہ نیت کریگا کہ مجہی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دو چند
ہو جائیگا ــــ پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہ
بہتری پاوینگی ــــ جو لوگ اپنا مال رات دن خفیہ اور ظاہر بد دیتی ہین وہ

اللہ تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے — نہ اللہ تعالی اونہین خوف
ہین نہ دلیگا اور نہ غم ہین — جو کچہہ تم للہ دیتی ہو اور جو کچہہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالی
سب جانتا ہی مگر وہ لوگ جو نا منصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا — تمہین
چاہئی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچہی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ ہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالی
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی — مومنین اور اونکی جزا مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجہ نہ ڈالینگے کہ وہ اوٹہا سکین اور وہ بوجہ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت ہین جاینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی — ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بہولا دینگی نہریا اونکی پیرون ہین بہین گے اور
اور وہ کہین گے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا تعالی ہماری ہدایت نہ کرتا تو ہمین کبہی یہہ راہ نہ معلوم ہوتی
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا — اور ان لوگون کو ایک
آواز آوی گی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کی سبب سے اسکی وارث ہنگی — مگر وہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجاینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون ہین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
ہین لیجاینگے جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین —

مخلوقات

وہ خدا تعالی ہی جسنی آسمانون کو بی ستون پیدا کیا اور مستعد فرمایا اپنی عرش پر

اور آفتاب اور ماہتاب کی لئی قوانین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتا ہی وہ سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کر
دیی ہین تا کہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا تعالی سی ملین گے — اوس (خدا تعالی) آسمان و
زمین اسکو بسطی خلق فرمائی ہی کہ میرا صدق ظاہر ہو مین چاہتا ہے کہ ہم اوسی سب الہ باطلہ سی
جنہین لوگ اوسکے ساتھہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجھین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتھہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی — اور اوس نے زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوسنے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر چار دن
مین خوراک پھیلائی ہے — بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمان کی طرف متوجہ کیا جو
اتبک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوسنے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر ہو اون دونون نے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور حکم اوسکا بجا لاتے ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہی خدا ہی جاوید
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی اگرچہ ذرہ برابر ہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجہانا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچھہ تکلیف نہین ہے

خدا تعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھ آسمان و زمین میں ہی خدا تعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر ہے
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزیں جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دنمین پیدا کئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز زمین
سی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا تعالی
جانتا ہے تم کوئی کہین ہو خدا تعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکھتا ہی آسمان
و زمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزیں خدا کیطرف رجوع کرتی ہین وہی
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی
خدا تعالی خدا تعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجہی سی مدد چاہتی ہین چلین راہ راست آپکیطرف
لیجا اور اون لوگون کا رستہ دکہلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ نہ دکہلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین ــــ کہہ تو خدا تعالی واحد ہی اور
بی زوال ہی نہ اوسکی ہان کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسیکی ہان پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی الله تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کی ہی تاکہ یہہ دیکہی کہ تم مین سی کون اچہا آدمی ہی اوسکو کام ہی وہ
طاقت ور ہی اور غفور ہی الا اوس نی سات آسمان اسطرح پر خلق کئے ہین کہ ایک کی

دوسرا دن وہی خدا تعالی رحیم کی مخلوقات میں کوئی عیب نہیں پا سکتا تو
سب چیزوں کو دیکھیجا اور تو تھکہ جائیگا — کیا تجھی یہہ نہیں معلوم کہ جو
کچھہ آسمان اور زمین میں ہی خدا تعالی سب جانتا ہی تین آدمیوں میں کوئی ایسی
تقریر نہیں ہوتی جنمین چوتھا خدا تعالی شامل نہو اور پانچ آدمیوں میں کوئی ایسی
تقریر نہیں ہوتی جنمین چھٹا خدا تعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہوں خواہ اونسی
کم مگر خدا تعالی ہر جا اونکی ساتھہ ہوتا ہی اور وہ قیامت کی دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتاویگا کیونکہ وہ سب چیزیں جانتا ہی — سب پوشیدہ چیزوں کی
کنجیاں خدا تعالی کی پاس ہیں اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہیں جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری میں ہی وہ سب جانتا ہی اگر ایک پتا بہی جھڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی — نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غاروں میں
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین میں نہ لکھا ہو — شان و شوکت اوسکی
واسطی میسر اوتی ہی سب سی جو شی بلند ہی ساتوں آسمان و زمین اور تمام چیزیں
جو اون میں ہیں اوسکی تعریف کرتی ہیں — کوئی ایسی چیز نہیں ہی کہ جس میں اللہ
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزوں کی تعریف کرنی تم سمجھہ نہیں سکتی زمین و آسمانوں
کی اسرار خدا تعالی ہی جانتا ہی دیکھو اور صرف اوسیکی حکم مانو — خدا تعالی
کی سوا انسان کا کوئی محافظ نہیں ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی راہ میں دخل ہے
— جو چیز آسمان و زمین میں ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلوں میں ہی خواہ تم

اوسی ظاہر کرو یا چھپاؤ خداتعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا — جب
تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خداسی ڈرینگی اور خلقت کو اسن پہونچاینگے
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خداتعالی سنتاہی اور جانتاہی — اگر تمہارے
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خداتعالی تمہین سزا ندیگا لیکن
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خداتعالی حلیم و رحیم ہی —
آسمانون و زمین کی اسرار خداتعالی جانتاہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی بس اوسکی عبادت کرو اور اوس پر وثوق کرو تیرا خدا تیری کامون سے
غافل نہین ہے — ای لوگو تم فقرا ہو مگر خداتعالی امیر ہی اور تعریف کے
لایق ہی — کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامعہ اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتاہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خداہی پہر تم کہو کہ کیا تم ایسی خداسی نہین
ڈرتی — کیا کوئی شخص عظمت چاہتاہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچھی بات
خداتعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتاہی مگر جو شخص ظلم کرنیکی
تجویز کرتاہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خداتعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کردیتاہی لوگ کہتی ہین کہ خداتعالی رحیم کی ہان بیٹا ہی انہی بڑی بی ادبی کی کچہہ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہو جاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہو کر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدای رحیم کیطرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اونکی شان سی بعید ہے

کہ اوسکی ہان بیٹا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو خدا تعالی پاس
بندہ سکا بندہ بنکر پہنچا ہی — کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی اوس رات
کی جو اپنا نقاب پہلاتی ہی قسم ہے اوس دن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کے کہ جسنی
عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلح کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جہوٹ جانتا ہی تم
اوسپر جلد مصیبت لائینگی — وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطے زمین کے بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچہی بنائی یہی خدا تعالی
تمہارا مالک ہے پس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے لہذا تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہوجا
وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گہوڑون کی اور لڑائیکی گہوڑدوڑ کی جو آگ کی شعلون کو روندڈالتی
ہین اور پاش پاش کردیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرد اوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور بیشک وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبرسی مردی اوٹہینگے اور جو آدمیون کے دلون مین ہی وہ ظاہر کیا جائیگا

یقینی ہو اوس دن اونکا خدا اونکی سب کاموں سی آگاہ ہو جاویگا ——

روز قیامت

اوس دن (آخر دن) صور پھونکیگا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈر جاینگی مگر
شخص نہیں ڈرینگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا پھر بچایگا اور سب آدمی اوس پاس
حاضری کرتی ہوئی آئینگے — اور تو دیکھیگا کہ وہ پہاڑ جنہیں تو مضبوط خیال کرتا ہی
بادلوں کی مانند پھٹ جاوینگی یہ خدا کا کام ہی جو ہر بات کا حکم کرتا ہی تمہاری سب
کاموں سے وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین زلزلونکی سبب
تھرّائیگی اور اپنی بوجھوں کو گرا دیگی اور آدمی چلائینگی کہ یہ زمین پر کیا
صدمہ ہی —— اوس دن وہ اپنی چیزیں ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالی
نی یقینی اوس میں چیز بھر دی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ
کی گروہ اپنا کام دیکھنی آئینگے اور جس نے ایک ذرہ برابر بھی نیکی کی
ہوگی وہ اپنی نیکی دیکھیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بھی بدی کی ہوگی
وہ اپنی بدی دیکھیگا جسدن آسمان شق ہو جاوینگے اور ستارے
ادھر ادھر پھیل جاوینگے اور سب سمندر آپس میں مل جاوینگے
اور جس دن قبریں تہ و بالا ہو جاوینگے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ
کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکھیگا —— مگر جب صور سے
ایک آواز نکلیگی اور زمین اور پہاڑ بلند ہو جاوینگے اور

اور دنیا ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاویگی اوس دن جو مصیبت آنیوالی ہے
وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہوجاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی والا ہوجاویگا
اوسدن تم خدا کی سامنی لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا نہین
رہنیکا ـــ جسدن آفتاب بینور کیا جاویگا اور جسدن ستارے گر پڑینگے اور جسدن
پہاڑ فنا ہوجاوینگے اور جسدن وہ اونٹنیان جنکو دس دس مہینہ کا حمل ہوگا
اونکی بہی کوئی خبر نہین لیگا ـــ اور جسدن تمام صحرائی درندے مجتمع کئے
جاوینگے ـــ اور جسدن سمندرون کا پانی کہولنی لگیگا اور جوش زن ہوگا
اور جسدن روحین پہر اپنے جسمون مین چلی جائینگے اور جسدن لڑکیان جو زندہ
دفن کی گئی ہین اونکے باب مین پرسش ہوگی کہ یہ کس گناہ پر ماری گئین ـــ
اور جسدن قرآن شریف کی ورقی کہولی جاوینگی اور جسدن جنت کہولی جاویگے
اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی ـــ
اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہوگا ـــ

مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور [illegible] سی ملاطفت پیش آؤ اور یتیمون اور
غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتہ دار ہون اور خواہ نئی آنیوالی اور ساتھ والی مسافرون
اور اپنے غلامون اور لونڈیون پر مہربانی کرو ـــ علاوہ اسکی ہمنی انسان کو

حکم کیا

جکم کیا ہی کہ اپنی ماں وباپ سی نیکی پیش آئی جب اوسکی ماں نی اوسی جنا تو
کہینچی تکلیف اوٹہائی اور اوسکی پالنی مین کیسی تکلیفین اوٹہائین اور اوسکی
چہٹی اور دودہ چہڑائی تک تین مہینی کیسی تکلیف اوٹہائی اور جب اوسمین طاقت
آجاتی ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتا ہی ای خدا مجہہ سی اپنی اون
عنایتون کا شکر کروا جو تونی مجہپر کی ہین اور میری ماں باپ پر کی ہین ——

قرآن شریف

وہ شخص برکت والا جسنی الفرقان روشن کتاب اپنی بندی پر نازل کیا کہ وہ
تمام مخلوقات کو متنبہ کردی وہ آسمان وزمین کا بادشاہ ہی اوسکی ماں بیٹا نہین
ہی اور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس نی خلق کی ہین
اور اونکی مقدار مقرر کی ہی قسم ہی غروب ہونی والی ستارونکی کہ تمہارا دوست محمد
غلطی پر نہین ہی اور نہ غلطی کرتا ہی اور نہ وہ کوئی اپنی دلسی بات کہتا ہی قرآن …
اوسپر وحی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت والی اور دانائی والی نی اوسی سکہایا
جب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا یہہ جانتی ہو کہ تمنی آگ روشن کی جس درخت
آگ کو جلانی سی آگ حاصل ہوتی وہ درخت تمنی بنایا تہا یا ہمنی —— ہمنی اوس آگ
کی روشن کرنی سی ایک نصیحت اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک
فائدہ مراد رکہا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سواے اسکی مین ستارونکے
غروب ہونیکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسے سمجہو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ صحیح …

قرآن ہی اور اصل قرآن جسکی یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین موجود ہے

اوس شخص کو قرآن چہونا چاہیی جو بی وضو ہو یہہ خدا تعالی خالق مخلوقات

کیطرف سی الہام ہے

خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہیے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اور ون سے تول کر لیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتہہ تول کر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتے ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوینگے اور وہ بڑا دن اونکا جب تمام انسان خدا تعالی مالک الملک کی سامنی کہڑی ہون گی خدا تعالی رحیم نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور اوسے زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی — آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی وقت مقرر ہی اور اشجار خدا تعالی کو سجدہ کرتی ہین — اور آسمان کو خدا تعالی نی بلند کیا ہی اور اوسی اسواسطی تلا ہوا رکہا ہی کہ تم بہی اپنی تول مین فرق نکرو لہذا تم ایمان داری سی تولو اور وزن مین کمی نکرو القارعۃ ما القارعۃ وما ادریک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال کالعہن المنفوش فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ہاویۃ وما ادریک ما ہیہ نار حامیۃ وہ دن ایسا ہے کہ جسدن آدمی پریشان

پروانوں کی مانند ہونگے اور پہاڑ ایسے ہونگے جیسی دہنکی ہوئی روئی کی گالی تب
جن شخصوں کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگے اور وہ
شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنے کی جگہہ غار ہونگی اور تجھے کون سمجھائیگا کہ غار دوزخ کا
کیسا خوفناک ہے یقینی وہ ایک جوش مارنی ہوئی آگ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزول قرآن بر آنحضرت (اے محمد) یہ قرآن ہمنی تجھے رنجیدہ کرنیکے واسطے یہہ قرآن
تجھپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطے نازل کیا ہے کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہو جو خوف کرتے
ہین — یہہ اوس خدا لطیف کا پیغام ہے جس نے زمین اور بلند آسمانونکو پیدا کیا
خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہے — جو کچھہ آسمانون پر ہے اور جو کچھہ زمین پر
ہے اور جو کچھہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچھہ زمین کے نیچے ہے وہ سب خدا تعالی کا
تجھے پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بھی سن لیتا ہے اور اس سے بھی زیادہ
پوشیدہ باتون کو جانتا ہے — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکے نام بہت
عمدہ ہین قسم ہے دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہے رات کی جب وہ تاریک ہو جاوے
کہ خدا نے تجھے نہین بھولا اور تجھہ سے ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آیندہ کا زمانہ
تیری گذشتہ کی زمانے سے بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجھے ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے
راضی ہوگا — کیا اوسنے تجھے یتیم نہین پایا اور رہنمائی نہین کے اور کیا تجھے بھولا ہوا نہین
پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجھے محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا لہذا
تو یتیم پر ظلم نکر اور سائل کو مت جھڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — بقیہ

اوس خدا کا نام لیکر پڑھ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑھ
کیونکہ تیرا خدا انفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جس نی قلم کا استعمال سکھایا (دیکھے
کا لکہنا) اور آدمی کو وہ سکہایا جو نجانتا تہا مین ڈہلتی دن کی قسم کہتا ہون کہ یقینے
آدمی کی قسمت کی جہپی فنا مین پڑی ہی مگر یہہ ان لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان
لائی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین
کہ باہم وفا داری چاہئی ——

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیونکہ وہ ناپاک چیز ہی اور برا رستہ ہی —— مومنون سے
کہدی کہ وہ اپنی آنکہین روکین اور اعتدال پر رہین اسطرح سی وہ اور بہی زیادہ پاک
ہو جائینگی جو کچہہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی —— زمین پر غرور
سی نہ چلو کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہو سکتا ہی
خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی —— اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح
اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا کے
شان و شوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکہین ان لوگون سی پہیر لی نہ اوس آدمی کا
کہنا مان جسکی دلسی ہمنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی
کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا —— آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تمپہ پر
فرض کیا ہی نہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہراؤ اور اپنی ماں باپکا ادب کرو

اور اپنی بچوں کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہیں اور اونہیں دونوں
کو رزق دینگی اور تم ظاہری اور باطنی بدیوں کی قریب نجاؤ اور کسیکو
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس سے خطا ہو تو قتل کرو یہہ خدا تعالی نے تمہیں اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجھو ـــــ ای مومنوں یقینی شراب اور جوا اور تصویرین
اور فال کے تیر شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتوں کو چہوڑ دو تاکہ تمہاری
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم مین شراب اور جوی کی سبب سے نفاق پہیلادی
اور تمسی خدا کی یاد بہلادی اور نماز چہوڑوادی اب کیا تم ان کاموں سی باز
نرہوگی خدا کی فرمانبرداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانوں اور خبردار رہو ای
مومنوں جب تم قسم کہا کر گواہی دو تو انصاف کے بات کہو اگرچہ اوس میں تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزوں کا نقصان ہی کیوں نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو ـــــ خدا
دونوں سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دل کی متابعت نکرو تا داہم صداقت
سی دور ہو جاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین پیچ رکہوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تعالی اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجہہ مین اور تمہہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری اوپر
اسواسطی وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور اون لوگوں کو تنبیہ کروں

یتیموں کا ذکر

جنہوں نے وہ ...

یتیمون کو اونکا مال دو اور یہہ نکرو کہ اونکی اچھی چیزون کی عوض بری چیزین دیدو
اور وہ خود لیلو اور اون مال نہ کہا جاو کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجہہ سی
یتیمونکی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی
بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہین تکلیف نہ پہنچاو کیونکہ
وہ تمہاری بہائی ہین خدا بخوبی جانتا ہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کون بدکار
اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا

والدین کا ذکر

خدا نی حکم دیا ہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی مان باپ سی بلطف
پیش آو خواہ ایک خواہ دونون تمہاری ساتہہ بڈہی ہو جائین اور تم اونہین اف نہ
کہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونون سی ادب سی بولو اور اونکی سامنی عجز سی محبت
کرو اور کہو کہ خدا اون دونون پر رحم کری اونہون نے مجہی پالا جب مین بہت
چہوٹا سا تہا ۔ وہ اسکی ہنی آدمی کو حکم دیا ہی کہ وہ اپنی مان باپ سی محبت کری اوسکی
مان کیسی دردسی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹہا کر اوسی پالتی ہی اور اوس کے
جنتی اور دودہ چہوٹانی مین تیس مہینی کا فاصلہ ہوتا ہی ۔

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچہہ پارسائی نہین ہی لیکن وہ شخص پارسا ہی
جو خدا اور قیامت اور فرشتون اور کتب آسمانی کا یقین کرتا ہی جو خدا کی محبت مین
اپنا مال اپنی عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون پر تقسیم کرتا ہی اور اون لوگونکو

دیتا ہی جو اپنی رہائی کی قیمت ادا کرنی کیواسطی مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی
اور جو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب اونہون نی وعدی
کرلئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین یہی لوگ پارسا ہین متقی
ہین یہی لوگ خداسی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ چیز جو ہمنی قرآن مین تجہپر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نماز گزاری کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون
اور بدرویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے —
تم ہمیشہ نماز گزاری کرو اور زکوۃ دو اور جو کچہہ نیکی تم نی کے ہین اور اپنی روحون کے
جانی سے پہلی اوسی وہان بہجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاؤگی کیونکہ جو کچہہ تم کرتی ہو
خدا اوسی یقینی دیکہتا ہی — مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف
تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کیونکہ وہ ہر جا موجود ہی اور سب باتین جانتا
ہی — یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور
اونسی مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکی
پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع
کرتا ہی اور اوسی آئندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ
خیال کرتا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہینکا جائیگا اور تجہی کون سکہا ئیگا کہ روندنی
والا حطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کیے ہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چہپڑ جائینگے
وہ انون دلون پر اسطرح چہپرینگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک سیخ محراب دینے
ہوتی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاندکی جب وہ
اوس کے پیروی کرتا ہی قسم ہی دنکی جب وہ خدا کی شان و شوکت دکہاتا
ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم ہے آسمان
کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جسنی
اوسی پہیلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی ہنرمندی سی بنایا اور
علم اوسکو دیا کہ وہ تمیز کرے اور رفاقت دی کہ انصاف پسند کری یا نا انصافی مبارک
ہی وہ شخص جسنے خدا تعالی کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ
لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکہون کو باز رکہین اور
اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آراستگی کو اپنی خاوندون یا پدرون
یا فرزندون یا اپنی خاوندکی فرزندون یا اپنی گہرکی عورتون یا غلامون یا مرد

لڑکون

لوگون سی جنہین قوت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون کے
بھیدونگی پر غور نہین کرتے ان سب کی سوا اور کسیکو نہ دکھاوین اور اونہین
چاہیے کہ اپنے دونون پانوون اس طرح سی نہ زمین پر مارین کہ جسسی اونکی
پوشیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہیے کہ وہ عورتون پر نہ ہنسین
جو شاید وہ اون سی بہتر ہو جائین اور اونہین چاہیے کہ وہ آپس مین ایک
دوسری کی ہجو نکرین اور نہ ایک دوسری کو برا کہین فقط

خاتمہ بالخیر

راست گفتاری آدمی کو نیک شہرتی سی اور نزدیک نیک نامی کی ساتھ مشہور
کر دیتی ہی صادق القول کبھی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ
نادانون پر دشوار گزرتا ہی الا اعتبار پایہ نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابون مین اہل صفت
کامیابی اور مصنفون نے رفاہ عام جانکر اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک انجامی
کی ہے جسکو خداوند تعالی عطا فرماے اوسکی خوش طالعی سمجھنی چاہیی مصداق اسکی صحیحہ
کی نظیر مجموعہ دلپذیر مصنفہ جون ڈیون پورٹ صاحب سی آشکارا ہو کہ صاحب
موصوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن مین فقط حق
لکہ کر کہتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راست گوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی مذہب کے
خلاف تصنیف کی — خدا صفا و دع ما کدر پر عمل فرمایا جو کچھ راست اور تحقیق تہا

نوٹ انگلی زمانہ مین ہوستا... عورتین تخت اور تاز... کی آواز پانون کو زمین پر رکہتی تہین کہ گھنگرو اور گوکھرو وغیرہ کی آواز سنادیا کرتی تہین اور ... کی ... اب ... کو حضرت ... نے ... ہی منع فرمایا

میں لکھا اگر آدمی انصاف سے دیکھے تو کہے کہ یہہ معجزہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم اور قرآن مجید کا ہے زبان انگریزی میں ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو
کیونکہ حیرت افزا ہو اگر اہل اسلام بھی جمیع اعتراضات کی اوٹھانی میں کوشش کریں تو یہہ سند
کامل ہے اور مصنف کو محقق مسلم جانیں حق تو یہہ ہے کہ حق نہیں چھپتا یہہ ثابت ظاہر زبان
انگریزی سے کمتر اہل اسلام کو تا واقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب ہندی زبان میں
تو شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تھا یہہ سبب تھا کہ خیال میں آیا کہ اس کو ترجمہ کرنے
تکرو واقف اسرار فروع و اصول و کاشف استار معقول و منقول راستی کیش صداقت
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خان صاحب ساکن ضلع بنارس پاش خاکسار خلایق
خواجہ میرزا قمر الدین خان سلمہ اللہ تعالی نے ہندی زبان میں ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم میں مترجم ہوئی کہ جسکا سمجھنا کسی پر دشوار نہیں جسطرح سمجھ جائے کیسا ہی کسی طبیعت کا قاصر
نہیں بعد ترجمہ کی نیازمند ازلی نے اس نسخہ نادر کو بغرض رفاہ عام و منفعت انام کے بشوق طبع
دیا اور ہزاران ہزار شکر و سپاس ایزد تعالی کہ بحمد اللہ [illegible] تصحیح تمام و تنقیح ما لا کلام اختتام
پایا فقط واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب رجسٹر ہو چکی ہے لازم ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت مہتمم
قصد اسکے طبع کا نہ کریں اور بلحاظ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرر نہ اٹھاویں فقط کتبہ محمد بخش خان

قطعہ تاریخ طبع از مرزا یوسف علیخان صاحب متخلص بعزیز

مطبع نصرت بدر الدجی * اندران یافت این کتاب انجام * متبرک بدرت بود سالش
طبع گشت این موید الاسلام * تمام شد موید الاسلام ۱۸۷۲ ماہ جنوری ۱۸۵